تاریخ علوم اسلامیہ

(جلد سوم - علم فقہ)

www.KitaboSunnat.com

تالیف: فواد محمد سزگین

ترجمہ: پروفیسر شیخ نذیر حسین

ادارۂ معارف اسلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

ادارہ معارف اسلامی

☆ یہ ادارہ اسلامی علوم و معارف کی ترویج و تحقیق کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد دور حاضر کے عظیم مفکر، قائد تحریک اسلامی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ نے جولائی ۱۹۶۳ میں رکھی اور اس کا پہلا مرکز کراچی میں قائم کیا تھا۔ بعد ازاں فروری ۱۹۷۹ء میں مولانا مرحوم نے لاہور کو اس کا دوسرا مستقر بنایا۔ اب کراچی اور لاہور، ادارہ معارف اسلامی کے دونوں مرکز داخلی طور پر خود مختارانہ اور مقصدی اور آئینی طور پر ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں۔ جن مقاصد کے لیے یہ دونوں مراکز کوشاں ہیں وہ یہ ہیں:

☆ اسلامی تعلیمات کو پوری تحقیق اور علمی جستجو کے بعد جدید ترین اسلوب اظہار کو اختیار کرتے ہوئے پیش کرنا اور تمدن، تاریخ، قانون، معیشت اور دوسرے دائروں میں جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل اسلام کی روشنی میں تلاش کرنا۔

☆ علمائے اسلام کے تحقیقی کارناموں کا ترجمہ، ترتیبِ نو، تشریح و توضیح اور اشاعت، اسی طرح قدیم خزانوں تک آج کے طالب علموں کی رسائی ممکن بنانا۔

☆ عالم اسلام کے موجودہ مسائل اور مستقبل کے امکانات کے بارے میں صحیح اور حقیقت پسندانہ فہم پیدا کرنے کے لیے مسلم ممالک کے بارے میں بالعموم اور پاکستان کے بارے میں بالخصوص تحقیقی کام کرنا۔

☆ اسلامی موضوعات پر دورِ حاضر کے مسلم علماء کے نمایاں کارناموں کی وسیع اشاعت اور نفوذ کی خاطر دنیا کی اہم زبانوں، بالخصوص عربی، اردو، انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور سواحلی میں تراجم اور اشاعت کا انتظام کرنا۔

☆ عام پڑھے لکھے لوگوں میں اسلامی تہذیب و تمدن، تاریخ اور مسلم دنیا کے موجودہ مسائل کا صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے مناسب طرز کی عام فہم کتابوں کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔

☆ تعلیم کو مثبت اسلامی آہنگ دینے کے لیے اور اسلامی بنیادوں پر تشکیل شدہ ایک نئے نظامِ تعلیم کے ارتقاء کی راہ ہموار کرنے کے لیے مختلف مراحل کی نصابی اور امدادی کتب کی تیاری اور اشاعت کا انتظام کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ علوم اسلامیہ

(جلد سوم۔ علم فقہ)

013006

تالیف

فواد محمد سزگین

ترجمہ

پروفیسر شیخ نذیر حسین

ادارہ معارف اسلامی ☆ منصورہ

لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

250-9
19-ت

(جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں)

نام کتاب: ———— تاریخ التراث العربی فی علم الفقہ

اردو ترجمہ: ———— تاریخ علوم اسلامیہ۔ علم فِقہ

تالیف: ———— فواد محمد سزگین

مترجم: ———— پروفیسر شیخ نذیر حسین

اِہتمام: ———— ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور

مطبع ———— مکتبہ جدید ریلوے روڈ لاہور

قیمت: ————

اشاعت اوّل: ———— ایک ہزار دسمبر 1998ء

ملنے کا پتہ:

مکتبہ معارف اسلامی۔ منصورہ

ملتان روڈ۔ لاہور پوسٹ کوڈ نمبر 54570

فون 448022,7830033,5419520

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱ مقدمہ مترجم ۲۱
۲ مقدمہ مصنّف

فصل اول

اموی عہد میں کتبِ فقہ

۱ حضرت زید بن ثابت ۲۹
۲ شریح بن الحارث ۳۰
۳ قبیصہ ۳۱
۴ النخعی ۳۱
۵ مکحول ۳۲
۶ حمّاد
۷ بکیر بن عبداللہ الاشج ۳۴
۸ ابوالزناد ۳۴
۹ زید بن اسلم ۳۵
۱۰ ربیعۃ الرائی ۳۵
۱۱ یحییٰ بن سعید
۱۲ دوسرے فقہاء

فصل دوم

عہدِ عباسی میں کتبِ فقہ تا ۲۳۰ھ

۱ مذاہب اربعہ ۳۸
فقہ حنفیہ ۳۹
۱ امام ابوحنیفہ
۲ امام زُفر ۴۵
۳ امام ابویوسف ۴۶
۴ امام محمد بن حسن الشیبانی ۴۷
۵ ہشام بن عبیداللہ الرازی
۶ لؤلؤی
۷ جوزجانی ۵۵
۸ المعلّی ۵۶
۹ عیسیٰ بن ابان ۵۶
۱۰ الخفّی ۵۷
۱۱ محمد بن سماعۃ ۵۷
۱۲ ہلال الرأی ۵۸
۱۳ محمد بن مقاتل الرازی ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳	محمد بن مقاتل الرازی	۵۸
۱۴	ابن الشلجی	۵۹
۱۵	الخصاف	۵۹
۱۶	ابن المغلس الحمانی	۶۰
۱۷	القلانسی	۶۱
۱۸	البرذعی	۶۱
۱۹	امام طحاوی	۶۱
۲۰	الکرابیسی	۶۴
۲۱	امام مروزی	۶۵
۲۲	امام کرخی	۶۶
۲۳	امام جصاص	۶۷
۲۴	امام ابواللیث السمرقندی	۶۷
۲۵	امام بیہقی	۷۰
۲۶	امام قدوری	۷۱
۲۷	امام دبوسی	۷۴
۲۸	امام عبدالرحمٰن سرخسی	۷۵
۲۹	ابن نصرویہ	۷۵
	مالکی فقہ	۷۹
۱	امام مالک	۷۹
۲	ابن زیاد تونسی	۸۳
۳	ابن القاسم العُتقی	۸۳
۴	عبداللہ بن وہب	۸۴
۵	اشہب	۸۵
۶	اسد بن الفرات	۸۶
۷	ابن عبدالحکم	۸۷
۸	ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی الغمر	۸۷
۹	عبداللہ بن حبیب	۸۸
۱۰	سحنون	۸۸
۱۱	ابومعصب	۹۱
۱۲	العتبی	۹۱
۱۳	ابن سحنون	۹۲
۱۴	ابن مزین	۹۳
۱۵	ابن بشیر	۹۳
۱۶	ابن عبدالحکم	
۱۷	ابن المواز	۹۵
۱۸	ابن وضاح	۹۵
۱۹	الکتانی	۹۶
۲۰	الجہفمی	۹۶
۲۱	الہیثم بن سلیمان	۹۷
۲۲	ابن الورّاق	۹۷
۲۳	ابن اللبّاد	۹۸
۲۴	الذہلی	۹۸
۲۵	الابہری	۹۹
۲۶	ابن الجلّاب	۹۹
۲۷	ابن زید قیروانی	۱۰۰
۲۸	ابن القصار بغدادی	۱۰۳
۲۹	ابن العطّار	۱۰۳
۳۰	ابن نصر الداودی	۱۰۴
۳۱	القابسی	۱۰۴
۳۲	القنازعی	۱۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳ البراذعی

شافعی فقہ ۱۰۷

۱ امام شافعی
۲ البویطی ۱۱۴
۳ ابوثور ۱۱۴
۴ الزعفرانی ۱۱۵
۵ المزنی ۱۱۶
۶ المروزی ۱۱۸
۷ ابن بنت الشافعی ۱۱۹
۸ ابن شریح ۱۱۹
۹ الزبیری ۱۲۰
۱۰ ابن منذر ۱۲۱
۱۱ ابن القاص ۱۲۲
۱۲ ابن الحداد ۱۲۳
۱۳ ابوحامد ۱۲۳
۱۴ القفال ۱۲۴
۱۵ الدقاق ۱۲۵
۱۶ الحسن بن حرب ۱۲۵
۱۷ القطان ۱۲۶
۱۸ ابن المحاملی ۱۲۶
۱۹ القفال الصغیر ۱۲۸
۲۰ اللالکائی ۱۲۸
۲۱ الدارمی ۱۲۹
۲۲ ابوالطیب الطبری ۱۳۰

حنبلی فقہ ۱۳۱

۱ امام احمد بن حنبل
۲ عبدوس ۱۳۸
۳ الکوسج ۱۳۸
۴ الاثرم ۱۳۹
۵ صالح بن احمد بن حنبل ۱۳۹
۶ حنبل بن اسحاق ۱۴۰
۷ غلام خلیل ۱۴۱
۹ عبداللہ بن احمد بن حنبل ۱۴۱
۱۰ الخلال ۱۴۲
۱۱ البربہاری
۱۱ الحرقی ۱۴۳
۱۲ النجاد ۱۴۴
۱۳ غلام الخلال ۱۴۵
۱۴ ابوبکر بن بطہ ۱۴۶
۱۵ ابوعبداللہ بن بطہ ۱۴۶
۱۶ ابن حامد ۱۴۷
۱۷ ابوالفضل تمیمی ۱۴۷
۱۸ ابوعلی محمد الہاشمی ۱۴۸

مستقل فقہی مدارس

۱ امام اوزاعی ۱۴۹
۲ ابن ایوب العبادانی ۱۵۱
۳ ابن ابی لیلی الکوفی ۱۵۱
۴ سفیان الثوری ۱۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ یونس الآیلی ۱۵۳
۶ ابن یسار ۱۵۴
۷ اللیث بن سعد ۱۵۴
۸ یحییٰ بن آدم ۱۵۵
۹ شریح بن یونس ۱۵۶
۱۰ ابوسلیمان داود الظاہری ۱۵۶
۱۱ ابوبکر محمد الظاہری ۱۵۷
۱۲ النبیل ۱۵۷
۱۳ المعانی بن زکریا ۱۵۸
۱۴ احمد بن کامل ۱۵۹
شیعی فقہ ۱۶۱

امامی فقہ
۱ ابورافع ۱۶۲
۲ علی بن ابی رافع ۱۶۲
۳ ربیعۃ بن سمیع ۱۶۳
۴ سلیم بن قیس ۱۶۳
۵ امام زین العابدین علی ۱۶۳
۶ امام باقر
۷ امام جعفر الصادق ۱۶۶
۸ الثمالی
۹ جعفر بن شریح
۱۰ عاصم بن حمید
۱۱ زید الزراد ۱۷۰
۱۲ زید النرسی ۱۷۰
۱۳ عبدالملک بن حکیم ۱۷۰
۱۴ مثنیٰ بن الولید
۱۵ خلاد
۱۶ حسین بن عثمان
۱۷ الکاملی
۱۸ سلام
۱۹ المفضل الجعفی ۱۷۱
۲۰ امام موسیٰ الکاظم
۲۱ المدنی
۲۲ امام علی الرضا
۲۳ محمد بن المثنیٰ ۱۷۵
۲۴ ظریف ۱۷۵
۲۵ ابوسعید عباد العصفری ۱۷۵
۲۶ علی بن اسباط ۱۷۵
۲۷ ابن شاذان
۲۸ البرقی
۲۹ الصفار ۱۷۷
۳۰ القمی ۱۷۷
۳۱ الاہوازی ۱۷۸
۳۲ فرات الکوفی ۱۷۸
۳۳ النوبختی ۱۷۸
۳۴ محمد بن جریر بن رستم الطبری ۱۷۹
۳۵ الکلینی ۱۸۰
۳۶ ابواسحاق بن نوبخت ۱۸۱
۳۷ ابوالقاسم الکوفی ۱۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸ النعمانی ۱۸۲
۳۹ ابن الرازی ۱۸۳
۴۰ الخزاز ۱۸۳
۴۱ ابوغالب ۱۸۴
۴۲ ابن داؤد ۱۸۴
۴۳ ابن قولویہ ۱۸۴
۴۴ ابن بابویہ ۱۸۵
۴۵ الجوہری ۱۸۸
۴۶ المفید ابن المعلم ۱۸۷
۴۷ ابوعبداللہ الجرجانی ۱۸۹

زیدی فقہ ۱۹۰

۱ حضرت زید بن علی ۱۹۲
۲ ہارون بن سعد العجلی ۱۹۵
۳ احمد بن عیسیٰ ۱۹۵
۴ ابومحمد القاسم ۱۹۶
۵ ابن القاسم الرسی ۱۹۷
۶ المرادی ۱۹۷
۷ الہادی الی الحق ۱۹۷
۸ الاطروش ۱۹۸
۹ المرتضیٰ لدین اللہ ۱۹۹
۱۰ الناصر لدین اللہ ۱۹۹
۱۱ ابن البقال ۲۰۱
۱۲ المنصور باللہ العیانی ۲۰۱
۱۳ عبداللہ المہدی لدین اللہ
۱۴ المؤید ۲۰۲
۱۵ علی بن بلال الآملی ۲۰۳
۱۶ ابوجعفر الہوسمی ۲۰۴
۱۷ الخلیل الزیدی ۲۰۴

اسماعیلی فقہ ۲۰۵

۱ ابوحاتم الرازی ۲۰۶
۲ النسفی ۲۰۷
۳ المنصور باللہ ۲۰۸
۴ المعز لدین اللہ ۲۰۸
۵ ابویعقوب السجزی ۲۰۹
۶ القاضی النعمان ۲۱۰
۷ المہیدی ۲۱۳
۸ جعفر بن منصور الیمن ۲۱۳
۹ یعقوب بن کلیس ۲۱۴
۱۰ محمد بن زید ۲۱۴
۱۱ ابوالفوارس ۲۱۴
۱۲ زید بن محمد ۲۱۴
۱۳ النیساپوری ۲۱۵
۱۴ حمید الکرمانی ۲۱۵

قرامطی فقہ ۲۱۸

۱ ابن حوشب ۲۱۹

نصیری فقہ ۲۲۰

۱ الخصیبی ۲۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ راس باش الدیلمی ۲۲۱
۳ الخد یحیٰی ۲۲۱
۴ المیمون بن القاسم الطبرانی ۲۲۱

اباضی فقہ ۲۲۲

۱ جابر بن زید
۲ بشر بن غانم ۲۲۳
۳ ابن رستم ۲۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

کسی قوم کی تاریخ اس کی بہت قیمتی متاع ہوتی ہے۔ اسی لئے ماہرین عمرانیات تاریخ کو ایک قوم کا حافظہ قرار دیتے ہیں۔ جس طرح ایک فرد کو اس کا حافظہ اس کے ماحول اور ماضی سے جوڑتا ہے' اسی طرح تاریخ ایک قوم کو اس کے ماضی سے آشنا کرتی ہے' اس کے مخصوص مزاج اور اس کے جداگانہ تشخص کو واضح کرتی ہے اور اس کے مستقبل کی تعمیر اور ترقی کے رہنما خطوط کی نشاندہی کرتی ہے۔

ہمارے انحطاط کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارا رشتہ خود اپنی شاندار تاریخ اور اپنے عظیم الشان ماضی کی فکری اور تہذیبی تحریکوں سے کمزور پڑگیا۔ اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کے لئے ہم اپنی قوم کے سامنے اپنی قابل فخر تاریخ اور علوم اسلامیہ کی تابندہ تاریخ کا وہ آئینہ پیش کریں جس میں ملت اسلامیہ کے حقیقی خد و خال نمایاں ہو سکیں۔

مسلمانوں کے افکار اور ان کے علوم کو جن اصل سرچشموں یعنی قرآن و حدیث نے سیراب کیا ہے ان کے تفصیلی مطالعہ اور ان کے زیر اثر رونما ہونے والے علوم کا ضروری تعارف کرانا نئے چراغ جلانے کے مترادف ہے۔

ادارہ معارف اسلامی منصورہ کے مقاصد میں سے پہلا مقصد تحقیق و تصنیف ہے جس کے ضمن میں ادارہ کے پیش نظر انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدید عصری اسلوب میں ایسا علمی و تحقیقی لٹریچر تیار کرنا ہے جو ایک طرف زندگی کے تمام میدانوں مثلاً تعلیم و تربیت' معیشت و معاشرت' فلسفہ و تاریخ' سیاست و حکومت وغیرہ میں کتاب و سنت کی روشنی میں رہنمائی کرتا ہو اور دوسری طرف ان شکوک و شبہات کے تسلی بخش جوابات بہم پہنچاتا ہو جو جدید جاہلی فلسفوں کے فروغ کے نتیجے میں ذہنوں میں بیدار ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تصنیف کے علاوہ تراجم بھی ادارہ کے مقاصد میں شامل ہیں۔ اس ضمن میں گزشتہ چودہ سو سال کے دوران میں امت کے اصحاب علم و فکر اور مجتہدین نے جو عظیم الشان لٹریچر پیدا کیا ہے اس میں سے اہم ترین اور مفید کتب کو اردو اور دوسری مقامی زبانوں میں منتقل کرکے ایک ایسے اسلوب میں پیش کرنا ادارہ کے پیش نظر ہے جو جدید ذہن کو مطمئن کرسکتا ہو۔

اس مقصد کے تحت ادارہ نے فاضل ترک محقق ڈاکٹر فواد محمد سیزگین کی شہرہ آفاق تالیف تاریخ میراث عربی (تاریخ التراث العربی) کا اردو ترجمہ جناب شیخ نذیر حسین صاحب مدیر اردو دائرہ معارف اسلامیہ' جامعہ پنجاب سے کرایا ہے۔ ڈاکٹر فواد محمد سیزگین کا یہ ایک بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے نامور جرمن مستشرق کارل بروکلمان کی "تاریخ ادبیات عربی" پر نظر ثانی کی ہے۔ بروکلمان کی غلطیوں کی اصلاح کی ہے اور بہت سے مفید اضافے کیے ہیں۔ فواد سیزگین کی یہ اہم کتاب آٹھ ضخیم جلدوں میں لائیڈن سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر امام محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض سعودی عرب نے ڈاکٹر محمود فہمی حجازی سے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کرایا ہے اور دس جلدوں میں شائع کیا ہے۔ شیخ نذیر حسین صاحب نے اس عربی ترجمے سے سلیس اور واضح اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ حصہ علوم فقہ سے متعلق ہے۔ امید ہے کہ پاکستان کے اہل علم' فقہا اور محققین اس علمی کاوش کو پسند کریں گے۔ اللہ کرے کہ علوم اسلامیہ کی شاندار تاریخ اور ماضی کے قابل فخر کارناموں سے آگاہی حاصل کرکے ہماری نئی نسل اپنی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کی جد و جہد میں رہنمائی حاصل کرے۔

یہ ایک بلند پایہ حوالہ کی کتاب ہے جس کی اشاعت ادارہ کی علمی مطبوعات میں اضافہ کے علاوہ مترجم کے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی۔

خاکسار

محمد اسلم سلیمی

ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی منصورہ

9/9/98

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ نذیر حسین

تاریخ علوم اسلامیہ
(تاریخ میراث عربی)

فواد محمد سزگین کا اہم کارنامہ

مُسلمانوں کے علماء اور فضلاء نے ہر دَور میں علوم و فنون کی اقسام اور ان کی تاریخ پر کتابیں لکھی ہیں، ان میں اولیت کا شرف یعقوب بن اسحاق کندی (م ۲۶۰ھ/۸۷۳ء) اور ابوزید سہل بلخی (م ۳۲۲ھ/۹۳۴ء) کو حاصل ہے جنھوں نے سب سے پہلے علی الترتیب "کتاب فی اقسام العلم الانسی" "کتاب فی ماہیۃ العلم واصنافہ اور کتاب فی اقسام العلوم" لکھیں۔ بدقسمتی سے یہ کتابیں آجکل ناپید ہیں۔ ان کے علاوہ کتابوں میں اس موضوع پر مندرجہ ذیل مصنفوں کی تصانیف کے نام ملتے ہیں :

۱۔ الفارابی (م ۳۳۹ھ/۹۵۰ء) - احصاء العلوم۔
۲۔ محمد بن احمد یوسف خوارزمی (م ۳۸۷ھ)۔ مفاتیح العلوم۔
۳۔ رسائل اخوان الصفاء و خلان الوفا (چوتھی صدی ہجری)۔
۴۔ ابن فریغون (م چوتھی صدی ہجری) - جوامع العلوم۔
۵۔ ابن الندیم (تالیف ۳۷۷ھ) - الفہرست۔
۶۔ ابن سینا (م ۴۲۸ھ/۱۰۳۷ء) - اقسام العلوم العقلیہ۔
۷۔ محمد بن خیر اشبیلی (م ۵۷۵ھ) - فہرست ما رواہ عن شیوخہ۔
۸۔ امام فخر الدین رازی (م ۶۰۶ھ) - حدائق الانوار فی حقائق الاسرار۔

اس کے بعد دائرۃ المعارف کی طرز پر لکھی جانے لگیں، مثلاً :

۱۔ النویری (م ۷۳۲ھ/۱۳۳۲ء) - نہایۃ الارب فی فنون الادب۔
۲۔ القلقشندی (م ۸۲۱ھ/۱۴۱۸ء) - صبح الاعشیٰ فی صناعۃ الانشاء۔

متاخرین میں مندرجہ ذیل علماء نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔

لہ مدیر اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ طاش کوپرلی زادہ (م ۹۶۸ھ/۱۵۶۱ء) : مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ ۔

۲۔ حاجی خلیفہ (م ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء) : کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ۔

۳۔ محمد اعلیٰ تھانوی (م بارہویں صدی ہجری) : کشاف اصطلاحات الفنون ۔

۴۔ (نواب) محمد صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) : ابجد العلوم

متاخرین کی تصانیف میں ممتاز ترین کتاب کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ہے، جسے فلوگل نے ۱۸۳۵۔۱۸۵۸ء میں لائپزگ (جرمنی) سے سات ضخیم جلدوں میں لاطینی ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ اس کتاب کے دو ایڈیشن استانبول سے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں ابجدی اعتبار سے مختلف علوم وفنون کی کتابوں کے نام مذکور ہیں اور یہ کتاب علمی کام کرنے والوں کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

علوم وفنون کی تاریخ کی تدوین کے علاوہ مسلمانوں کا مایہ ناز علمی کارنامہ تاریخ نویسی اور تذکرہ نگاری ہے۔ مغربی یورپ اور برطانیہ کی عام مسلسل اور مستند سیاسی تاریخ پندرہویں سولہویں صدی سے شروع ہوتی ہے جبکہ روس کی تاریخ کا آغاز سترہویں صدی عیسوی سے ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی تاریخ میں آغاز آفرینش کے بعد پہلی صدی ہجری سے لے کر زوال بغداد کے بعد تک سنہ وار واقعات اور مشاہیر کے حالات ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیرت پاک، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کی سوانح میں سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں، قرآن مجید کی ضخیم تفسیریں، کتب حدیث کی بے شمار شرحیں اور فقہ کے بھاری بھرکم دفاتر اُن کے علاوہ ہیں۔ قاریوں، مفسروں، محدثوں حدیث کے راویوں، فقیہوں، نحویوں، لغویوں، ادیبوں، شاعروں، منطقیوں، فلسفیوں، سائنس دانوں، طبیبوں، بیطاروں، صوفیوں، قاضیوں، نورِ بصیرت سے محروم عالموں، امیروں، وزیروں، شہزادوں، نامراد عاشقوں، منجموں، موسیقاروں، راہب خانوں اور قلعوں کے علاوہ عقلمندوں اور احمقوں کے حالات میں مستقل کتابیں موجود ہیں۔ بعض بڑے شہروں کی تاریخ کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ مثلاً خطیب بغدادی کی شہرۂ عالم تاریخ، تاریخ بغداد اور حافظ ابن عساکر کی تاریخ مدینہ دمشق۔ ان کے علاوہ بعض علمی مراکز، مثلاً قاہرہ، تونس، قیروان، فارس، اصفہان، نیشاپور، جرجان اور قزوین کی بھی تاریخیں ہیں، جن میں وارد علما کے دلچسپ حالات ملتے ہیں۔ مقری کی نفح الطیب مشرق سے اندلس جانے والے ارباب علم کے حالات کا سب سے بڑا ماخذ ہے۔ جغرافیہ اور سیاحت کی کتابیں ان سے الگ ہیں۔ بقول مولوی عبدالعزیز میمن مرحوم صرف استنبول کے کتاب خانوں میں ہزاروں قلمی کتابیں طباعت واشاعت سے محروم چلی آرہی ہیں۔

مذکورہ بالا کتابوں کے مصنفوں کے عہد بعہد حالات اور اُن کے نتائج علمی کو نئے مذاق اور علمی تاریخ کے جدید معیار کے مطابق زمانی اعتبار سے مرتب کرنا نہایت مشکل کام تھا۔ سب سے پہلے اس کام پر جرمن مستشرقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے توجہ کی۔ ان میں فان ہامر، برگسٹال اور کارل بروکلمان کے نام سرفہرست ہیں۔ بروکلمان نے اپنی شہرۂ آفاق تاریخ ادبیات عربی کی جمع و ترتیب اور تصنیف میں اپنی عمر گراں مایہ کے چالیس برس صرف کر دیے۔ فاضل مصنف کی وسعت معلومات، شوق اور محنت کی داد نہ دینا ظلم ہوگا۔ یہ تاریخ مع اپنے ضمیموں کے پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۰۱ء میں اور تیسرا ضخیم ضمیمہ یا تکملہ ۱۹۴۲ء میں شائع ہُوا۔ کتاب کے بعض اجزا کا عربی ترجمہ دارالمعارف قاہرہ کے اہتمام میں شائع ہو چکا ہے۔

بروکلمان کی کتاب چھپنے کے بعد گزشتہ چالیس برسوں میں بہت سے نئے مخطوطات دریافت ہو چکے ہیں اور بے شمار قلمی مسودات چھپ کر شائع ہو چکے ہیں اور علمی تحقیق کا قدم بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ علمی حلقوں میں ایک عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ بروکلمان کی کتاب پر نئی معلومات اور جدید مطالعات کی روشنی میں نظرثانی کی جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ یہ عظیم الشان کام ایک ترک فاضل فواد محمد سزگین FUAT SEZGIN نے کر دکھایا ہے۔ سزگین صاحب خود ترکیہ کے باشندے ہیں جن کی تعلیم و تربیت جرمن یونیورسٹیوں میں ہوئی ہے۔ موصوف کو علم حدیث سے بڑا لگاؤ ہے؛ چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے صحیح بخاری کے مآخذ پر ایک کتاب ترکی زبان میں لکھ کر ڈاکٹریٹ کی۔

موصوف کا دوسرا علمی کارنامہ ابو عبیدہ معمر بن مثنٰی (م ۲۱۰ھ) کی کتاب مجاز القرآن کی تحقیق، تصحیح اور تعلیق کے ساتھ اشاعت ہے (قاہرہ ۱۹۵۴ء)۔ اسلام کی پہلی تین صدیوں میں مجاز القرآن، معانی القرآن اور غریب القرآن مترادف اور مشترک الفاظ کے طور پر مستعمل رہے ہیں۔ ابو عبیدہ سب سے پہلے قرآن مجید کے مشکل الفاظ کے معنی لکھتے ہیں اور اُن کی تائید میں کلام عرب سے استشہاد لاتے ہیں۔ یہ وہی ابو عبیدہ ہیں جن کا امام بخاری اپنی صحیح کی کتاب التفسیر میں بار بار حوالہ دیتے ہیں۔ امام بخاری کے علاوہ مجاز القرآن سے اخذ و استفادہ کرنے والوں میں ابن قتیبہ (م ۲۷۶ھ)، الطبری (م ۳۱۰ھ)، الزجاج (م ۳۱۱ھ)، جوہری (۳۹۱ھ) اور متاخرین میں حافظ ابن حجر العسقلانی، شارح صحیح البخاری کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

• سزگین صاحب کا تیسرا اہم اور زندہ و جاوید کارنامہ بروکلمان کی تاریخ ادبیات عربی کی نئی اور نظرثانی شدہ اشاعت ہے، جس کا نام جرمن زبان میں GESCHICHTS DES ARABISCHEN SCHRINFUMS (SCHRIFTTUMS) (تاریخ التراث العربی) ہے اور جو لائیڈن سے آٹھ ضخیم جلدوں میں شائع ہُوئی ہے (۱۹۶۷ء تا ۱۹۸۰ء)۔ کتاب کے مواد کی جمع و ترتیب میں فاضل مصنف نے پندرہ بیس برس صرف کیے ہیں، مخطوطات کی نقلیں حاصل کرنے کے لیے اُنھوں نے یورپ کے علاوہ مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ اور ہندوستان تک کا سفر کیا ہے۔[1]

[1] اس تاریخ کی چالیس جلدیں مجمع اللغۃ، دمشق کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں اور ہنوز طباعت جاری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علمی رسائل سے مضامین کی نقلیں حاصل کرنے کے لیے زرکثیر صرف کیا ہے۔ عربی مخطوطات کا جتنا وافر ذخیرہ ترکیہ کے کتب خانوں میں ہے، وہ کسی دوسرے ملک میں نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ سزگین صاحب خود ترک ہیں اور انہیں ترکیہ کے خزائن مخطوطات پر آسانی سے دسترس حاصل ہے۔ مزید برآں ان کے اساتذہ میں پروفیسر ریٹر RITTER اور ریشر RESCHER جیسے ارباب علم شامل ہیں، جن کی عمریں استنبول کے کتاب خانوں میں عربی کی قلمی کتابوں کی تلاش و دریافت اور تحقیق میں گزری ہیں۔ ان جرمن فضلا نے ترتیب و تنسیق میں سزگین صاحب کی مدد کی ہے، اس لیے بروکلمان کی نسبت سزگین صاحب کی کتاب (تاریخ التراث العربی) زیادہ جامع اور کامل تر ہے۔

بروکلمان کی تاریخ ادبیات عربی پر سزگین صاحب کی کتاب کی فوقیت کی چند اور وجوہات بھی ہیں، مثلاً وہ سب سے پہلے بروکلمان کی غلطیوں کی تصحیح کرتے ہیں۔ اُن کی خامیاں دُور کرتے ہیں، فروگزاشتوں کی تکمیل کرتے ہیں اور بہت سے اضافے کرتے ہیں۔ اس کے بعد زیر بحث قلمی مسودے کے اوراق یا صفحات کی تعداد اور سنہ کتابت بھی لکھ دیتے ہیں اور کتاب کے مبہم عنوان یا موضوع کی تشریح بھی کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ زمانی ترتیب کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں، جس سے کتاب سے استفادہ آسان اور سہل ہو گیا ہے۔ وہ اپنے اضافات پر * کا نشان لگا دیتے ہیں۔ افسوس ہے کہ مصنف کا دائرہ کار صرف چار سو تیس ہجری (۴۳۰ھ) تک کے ارباب علم اور ان کی تصانیف کے تذکرے تک محدود ہے۔ کیونکہ فاضل مصنف کے خیال میں یہ زمانہ علوم عربیہ اسلامیہ کی نشاۃ کا سنہری دَور تھا اور اس کے بعد اصحاب علم کی توجہ شرح، حاشیہ اور تلخیص پر مذکور ہو گئی تھی۔

کتاب کی پہلی جلد علوم قرآن، حدیث، فقہ عقائد اور تصوف کے مضامین اور اُن پر لکھی جانے والی کتابوں کے بیان پر مشتمل ہے، اس کے مقدمہ میں مشرق و مغرب کے مختلف کتاب خانوں کی قلمی کتابوں کی تفصیلی فہرستوں کا ذکر ہے، اس کے بعد پھر عربی مصادر اور یورپی مآخذ مذکور ہیں۔

دوسری جلد تاریخ اور تیسری جلد میں زمانۂ جاہلیت، صدر اسلام، عہد بنی امیہ اور عہد بنی عباس کے شعراء اور ان کے فکر و فن پر لکھی جانے والی کتابوں کا تفصیلی ذکر ہے۔ متنبی کے دیوان کی چالیس شروح کی تفصیل ہے اور اس کی شاعری اور اس کی مدح و قدح پر لکھی جانے والی کتابوں کا ذکر اس کے علاوہ ہے اور یہ جلد سب سے زیادہ ضخیم ہے۔ چوتھی جلد علم طب اور پانچویں علم کیمیا، علم نباتات اور زراعت اور ان کی کتابوں کے بارے میں ہے۔ چھٹی میں ریاضیات اور اس کی شاخوں کا ذکر ہے، ساتویں جلد میں فلکیات، احکام النجوم اور علوی آثار کے علوم اور متعلقہ کتب مذکور ہیں، آٹھویں میں علم لغت کا بیان ہے، جبکہ نویں علم نحو اور اس پر تصانیف کے لیے مخصوص ہے۔ افسوس ہے کہ آخری پانچ جلدیں ہمیں دستیاب نہ ہو سکیں۔ ان ضخیم مجلدات کے سرسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ سے فاضل مصنف کی وسعت معلومات، وسعت نظر اور علوم عربیہ اسلامیہ سے عشق کی حد تک لگاؤ کا کسی قدر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کتاب کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر الہیئۃ المصریۃ العامۃ للتالیف والنشر، قاہرہ نے اصل جرمن کتاب کی پہلی جلد جو قرآنی علوم پر مشتمل ہے، کا عربی ترجمہ ۱۹۷۱ء میں تاریخ التراث العربی کے نام سے شائع کیا تھا اس کے بعد نامعلوم وجوہات کی بنا پر یہ کام التوا میں پڑ گیا۔ اب پچھلے چند برسوں میں ریاض کی جامعہ امام محمد بن سعود نے تمام جلدوں کے کامل ترجمے کا ذمہ لیا ہے۔ ان میں سے ہمیں ترجمہ کی دس جلدیں مل سکی ہیں جو اصل جرمن کتاب کی تین جلدوں کے برابر ہیں۔

سزگین صاحب کو علم حدیث سے بڑی دلچسپی ہے؛ چنانچہ انہوں نے حدیث کی کتابت اور اس کی تدوین اور تالیف پر بصیرت افروز بحث کی ہے جو اہل علم کے لائق مطالعہ ہے۔ اُنھوں نے صحیح لکھا ہے کہ علوم اسلامیہ کی نشوونما اور ان کی ترقی اور پیشرفت سے گہری واقفیت کے لیے علم حدیث کا فہم نہایت ضروری ہے۔ اُنھوں نے حدیث کے بارے میں یورپین فضلاء، مثلاً سپرنگر، گولڈ تسیہر GOLDZIHER اور یوسف شاخت کے بعض غلط سلط نظریات کی بھی پُرزور تردید کی ہے۔ مصنف کے خیال میں ان کی فکری گمراہی اور کج فہمی کی بڑی وجہ اصولِ حدیث اور مصطلحات سے ان کی ناواقفیت ہے۔ اس لیے یہ یورپی فضلاء کتابت حدیث اور تدوین حدیث کے فرق کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے اور تنگ نظری اور کم علمی سے سلاسل رواۃ کی صحت، ضرورت اور اہمیت کے منکر ہو گئے۔

مصنف کے بیان کے مطابق حدیث کی اولین کتاب معمر بن راشد (م ۱۵۴ھ) کی الجامع ہے جس کی بیشتر روایات مصنف عبدالرزاق[1] میں شامل ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق امام بخاری، امام مسلم اور امام احمد بن حنبل وغیرہ ہم نے اپنے پیشرو محدثین کے صحائف اور مجامع کو جو آجکل ناپید ہیں، اپنی جوامع اور مسانید میں شامل کر دیا ہے۔ اس ضمن میں وہ صحیفۂ ہمام بن منبہ کا ذکر کرتے ہیں۔ سزگین صاحب کی تحقیق کے مطابق امام بخاری نے بہت سی لغوی، تاریخی اور فقہی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔

مصنف کے طریقہ کار اور کتاب کے مشمولات اور مندرجات سے واقفیت کے لیے یہاں ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ وہ مشہور محدث ابن ابی شیبہ کا ان الفاظ میں تذکرہ لکھتے ہیں:

> "ابوبکر عبداللہ بن محمد ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی المعروف بابن ابی شیبہ ۱۵۹ھ/ ۷۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں زندگی گزاری اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن الجراح وغیر ہم سے روایت کی اور خود ان سے بخاری، مسلم، ابوداؤد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ وہ اپنے زمانے کے مشہور و معروف محدث تھے،

---

[1] مصنف عبدالرزاق مولانا حبیب الرحمان اعظمی مدظلہ کی تصحیح و تحقیق اور تعلیق کے ساتھ بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُنھوں نے ۲۳۵ھ/۸۴۹ء میں وفات پائی ۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن سعد: طبقات، ۷: ۲۸۸، (۲) ابن ابی حاتم: الجرح والتعدیل ۲/۱۶۰۲، (۳) ابن الندیم: الفہرست (۴) قیسرانی: الرجال (۵) خطیب بغدادی: تاریخ بغداد (۶) الذہبی: میزان الاعتدال (۷) الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، ۴۳۲ - ۴۳۳ (۸) ابن حجر: التہذیب، ۲۰۶-۴ (۹) ابن العماد: شذرات الذہب، ۲/۸۵، (۱۰) ابن کثیر: النہایۃ ۱۰/۳۱۵، (۱۱) ابن تغری بردی: النجوم الزاہرۃ، ۲/۲۸۲، (۱۲) الزرکلی: الاعلام ۴/۲۶۰، (۱۳) کحالہ: معجم المؤلفین ۶/۱۰۷ (۱۴) بروکلمان: تکملہ، ۱/۲۱۵ ۔

آثارِ علمیہ

۱۔ المصنف (المسند) فاضل مصنف نے تقریباً پندرہ کتاب خانوں کا حوالہ دیا ہے جن میں المصنف کی مختلف جلدیں موجود ہیں ۔ ان کتاب خانوں کی فہارس کی مدد سے ہر جلد کے صفحات کی تعداد اور سنہ بھی مذکور ہے ۔

۲۔ کتاب الرد علی ابی حنیفہ (اردو ترجمہ جو ملتان سے شائع ہونے والے چند اجزا سے ماخوذ ہے) دہلی ۱۹۳۳ء محمد زاہد کوثری: النکت الطریقہ فی التحدیث عن ردود ابن شیبہ، قاہرہ ۱۳۶۵ھ (۳) التاریخ (۴) کتاب الایمان (۵) کتاب الادب، ان ہر سہ کتابوں کے چند اوراق کتاب خانہ الظاہریہ دمشق میں موجود ہیں۔ (تاریخ التراث العربی جلد اول، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۷)۔

جامع الصحیح البخاری کے ضمن میں سزگین صاحب نے صحیح بخاری کی چھپن (۵۶) مطبوعہ وغیر مطبوعہ شروح کے نام لکھے ہیں ۔ ان میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے صاحبزادے نورالحق کی فارسی شرح بعنوان تیسیر القاری فی شرح صحیح البخاری (دو جلدیں، مطبوعہ لکھنو ۱۳۰۵ھ) بھی شامل ہے ۔ وہ مولوی وحید الزمان کی کتب حدیث کے اُردو تراجم کا بھی ذکر کرتے ہیں اور بعض پنجابی تراجم کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن انہیں مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی بذل المجہود فی حل ابوداؤد اور مولانا عبدالرحمان مبارک پوری کی تحفۃ الاحوذی (شرح ترمذی) کا علم نہیں ہے ۔ تاریخ علم فقہ کے ذکر میں مصنف نے فقہ اور فقہائے مجتہدین کی تصانیف کا تفصیل سے تعارف کرایا ہے ۔ اُنھوں نے دُنیا کے مختلف کتاب خانوں میں امام محمد کی الجامع الکبیر کی سترہ شرحوں کی نشاندہی کی ہے، جن میں دو منظوم ہیں ۔

لے مصنف ابن ابی شیبہ کے بعض اجزا ملتان سے شائع ہو چکے ہیں ۔ کامل کتاب بمبئی اور غالباً بیروت سے شائع ہو چکی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ التراث العربی کی طباعت واشاعت کی داستان بھی بڑی دلچسپ ہے۔ کتاب تکمیل کے بعد کئی برس تک اقوامِ متحدہ کے ذیلی ادارہ یونیسکو میں طباعت کے لیے پڑی رہی۔ ادارہ کے اربابِ اہتمام حیرت میں تھے کہ فردِ واحد نے کسی معاون و مددگار کے بغیر اتنا بڑا کام کیسے پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا۔ وہ مختلف حیلے بہانوں سے کام کو ٹالتے رہے۔ اس ٹال مٹول کے پیچھے یہودی کارپردازوں کا روایتی تعصب کارفرما تھا۔ بالآخر مطبع بریل لائیڈن (ہالینڈ) کے مینیجر نے تمام مخالفتوں اور اعتراضوں کے پروا نہ کرتے ہُوئے کتاب کی تمام جلدوں کو اپنے پریس کی روایتی صحت وصفائی اور حسن وخوبی کے ساتھ شائع کر دیا۔ شاید آخری دو جلدیں ابھی تک شائع نہیں ہو سکیں۔

افسوس ہے کہ کتاب کے عربی ترجمے میں ہندوستانی علما اور ان کے شہروں کے نام غلط چھپ گئے ہیں، حالانکہ عربی ترجمہ پر نظرِ ثانی کرنے والوں میں شیخ عبدالفتاح ابو غدہ بھی شامل رہے ہیں، جو پاکستان اور بھارت اکثر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس کتاب میں مولوی محمد شفیع (پنجاب یونیورسٹی) کو محمد شافعی، مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کو جابر احمد دیمبندی پٹنہ کو باتنا، دہلی کو دلہی اور کانپور کو کوانپور لکھ دیا گیا ہے، لیکن ان معمولی فروگزاشتوں کی وجہ سے کتاب کی قدر وقیمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سزگین صاحب نے تاریخ التراث العربی کی تصنیف کے علاوہ ابو عبید قاسم بن سلام کی فضائل القرآن اور الناسخ والمنسوخ فی القرآن (دو جلدیں)، ابوبکر بن وحشیہ کی کتاب الفلاحۃ النبطیہ اور ابو زید بلخی کی مصالح الابدان والانفس اور دوسری طبی کتابوں کے اصل قلمی نسخے عکسی طباعت سے جامعۂ فرانکفرٹ کی جانب سے شائع کیے ہیں۔ ان علمی خدمات کے اعتراف میں سعودی حکومت نے سزگین صاحب کو شاہ فیصل انعام بھی عطا کیا ہے، لیکن انہوں نے اس انعام سے حاصل ہونے والی رقم کو جامع فرانکفرٹ کے شعبہ تاریخ طبِ اسلامی کی نذر کر دیا ہے۔

آخر میں ہم فاضل مصنف کے علاوہ سعودی حکومت کے بھی شکر گزار ہیں، جس کی علم پروری کے طفیل یہ قیمتی علمی تحفہ علوم عربیہ اسلامیہ کے شائقین کو حاصل ہُوا ہے۔

جلد اوّل (حصّہ سوم۔ چہارم) متعلقہ علم فقہ کا اُردو ترجمہ شائقین علم کی خدمت میں پیش ہے۔

مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابوں کے قلمی نسخوں کی تفصیل کے حذف کے علاوہ متعلقہ کتب خانے کی فہرست کے حوالے کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

نذیر حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ علوم اسلامیہ
(علم فقہ)

مقدّمہ

مختلف علوم اسلامیہ میں تصنیف و تالیف میں پیشرفت کے بارے میں ہماری ایک رائے ہے جس کا اظہار ہم اس کتاب میں کر چکے ہیں۔ اس کے مطابق جس طرح سیبویہ کی یادگار زمانہ کتاب سے پیشتر نحو میں بہت سی کتابیں لکھی جا چکی تھیں یا جس طرح بڑے بڑے مؤرخوں، مثلاً ابن اسحاق اور سیف بن عمر نے اپنی کتابوں میں سابقہ تاریخی کتابوں کا مواد شامل کر لیا تھا یا پہلی صدی ہجری میں لکھی جانے والی کتب تفسیر زمانۂ مابعد کی کتب تفسیر میں شامل ہو گئی ہیں، اسی طرح دوسری صدی ہجری میں فقہ میں لکھی جانے والی بھاری بھرکم کتابیں فقہ کے علمائے متقدمین کی علمی کاوش کا ثمرہ ہیں، جن کے حالات زمانی اور مکانی اعتبار سے کتب طبقات طبقات الفقہاء، ادب القضاۃ اور اخبار القضاۃ کے حوالے سے ہم تک پہنچے ہیں۔

علم فقہ میں تصنیف و تالیف کے فروغ کے علم کے لیے ضروری ہے کہ ابن الندیم سے حاصل کردہ قلیل مگر بنیادی معلومات کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی معلومات جمع کر لیں۔ اس سے ہماری غرض مقصود اپنے بیان کی تکمیل نہیں ہے، بلکہ ہم تو صرف ابتدائی کتب فقہ سے شناسائی پیدا کرنا چاہتے ہیں جو دوسری صدی ہجری میں لکھی جانے والی مشہور کتابوں سے قبل لکھی گئیں۔

(فقہ میں) زمانۂ حال کے مطالعات ہشام بن عروہ کی ایک روایت کا حوالہ دیتے ہیں: "میرے باپ کے پاس فقہ کی بہت سی کتابیں تھیں جو یوم حرّہ (۲۶-۲۷ ذی الحجہ ۶۳ھ/۲۶/۸/۶۸۳ء) میں جل گئی تھیں اور جس پر میرے والد بہت غمگین ہوئے تھے (طبقات ابن سعد، ۱۳۳/۵)"۔

بہت سے محقق علما نے اس واقعہ کو معمولی اور غیر اہم قرار دیا ہے کیونکہ یہ کتابیں اصطلاحی اور مشہور مضمون میں مرتب اور منظم کتابیں نہ تھیں بلکہ یہ چند غیر منظم اوراق تھے (دیکھیے گولڈ تسیہر، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۲/۸/۱۰ یورپی ایڈیشن و بروکلمان تکملہ، ۲۸۲/۱)۔ یہی مطلب اُن روایتوں کا ہے جن کی رُو سے صدر اسلام میں کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہی رائے زمانۂ حال کے مطالعات میں دہرائی گئی ہے۔ جبکہ بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محقق علماء ان معلومات کی صحت کو جھٹلا نہیں سکے۔ ان علماء میں سے کسی نے جزم سے نہیں کہا کہ یہ چند اوراق معروف معنوں میں ضخیم اور مرتب کتابیں تھیں بلکہ اُس زمانے میں مروّج معنوں میں کتابیں کہلاتی تھیں۔ اب ہم اپنی معلومات کے طریق کار اور ان بچی کھچی کتابوں کے ٹکڑوں کے حوالے سے ان کا تعارف دِقت نظر سے کراتے ہیں۔

عہدِ رسالت اور صحابہ کرام کے زمانے سے فقہی مسائل کی تدوین کا پتہ چلتا ہے۔ اس لیے صحابہ کرام کے لیے لکھے گئے فقہی مسائل کم ازکم پہلی صدی ہجری میں مروّج اور متداول تھے۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ (م ۱۰۱ھ/ ۷۲۰ء) امویوں کی طرف سے گورنر بن کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو اُنھوں نے دو تحریروں (نوشتوں) کی تلاش کا حکم دیا۔ ان میں ایک نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے "کتاب الصدقات" تھا اور دوسرا حضرت عمر بن الخطاب کا مذکورہ تام کا تھا۔ ان کی دستیابی پر حضرت عمر بن عبد العزیز نے اُن کی نقل اور تحریر کا حکم دے دیا، دیکھیے ابو عبید (کتاب الاحوال، ۵۰۱، ۵۰۲، السیوطی (تاریخ الخلفاء، ۲۴۱) [1] مذکورہ بالا نوشتوں کا اصلی نسخہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم (م ۱۲۰ھ/ ۷۳۷ء) کے پاس تھا۔ دیکھیے السرخسی: المبسوط، ۲/ ۱۵۲)۔ اُن کے دادا عمرو بن حزم بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک رسالہ کی بھی روایت کی تھی جس میں فرائض، زکاۃ اور دیت کے بارے میں احکام تھے۔ یہ رسالہ بعد میں لکھی جانے والی امام ابو داؤد اور امام نسائی وغیرہ کی فقہی کتابوں میں شامل ہو گیا۔ اس رسالے کو عمرو بن حزم اور اُن کے پوتے نے بھی روایت کیا ہے۔ (الاصابہ، ۲/ ۱۲۷۴)۔

حضرت انس بن مالک کو فرائض الصدقہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک فرمان حضرت ابو بکر صدیق سے ملا تھا؛ دیکھیے مسند احمد بن حنبل، ۱/ ۱۸۳-۱۸۴؛ (۲) الدارمی والرد علی بشر المریسی، ص ۱۳۰؛ (۳) خطیب بغدادی (تقیید العلم، ص ۸۷)۔

حضرت عمر بن الخطاب کے پوتے کا بیان ہے کہ اُس کے اپنے دادا کی وفات کے بعد ایک صحیفہ تلوار کے پر تلے میں دیکھا تھا، جس میں چوپاؤں پر خراج کا ذکر تھا؛ دیکھیے خطیب بغدادی (الکفایۃ، ۳۵۳-۳۵۴)

اسی طرح حضرت علیؓ کے پاس بھی ایک صحیفہ تھا جس میں فقہی مسائل مذکور تھے، دیکھیے (الدارمی ص ۱۳۰) اور یہ اُن کی تلوار کے میان میں تھا، دیکھیے مسند احمد بن حنبل ۲/ ۳۵-۳۶، ۱۲۱ تا ۱۲۲، ۱۳۱)۔

حضرت علی بن ابی طالب کے بیٹے ابن الحنفیہ بیان کرتے تھے کہ اُن کے والد نے ایک چھوٹا سا صحیفہ

---

[1] الزہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے سالم بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ صدقات کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب کے طرزِ عمل سے مطلع کریں۔ اُنھوں نے جواباً لکھا کہ اگر آپ نے حضرت عمرؓ کے زمانے اور اشخاص کے مطابق عمل کیا تو آپ کو حضرت عمرؓ سے زیادہ ثواب ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان کو دینے کے لیے دیا تھا۔ اس صحیفہ میں صدقات کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین تھے، دیکھیے ابن حجر (فتح الباری، ۷/۲۳)۔ اس کے علاوہ قدیم زمانے سے سعد بن عبادہؓ (م ۱۵ھ/۶۳۶ء) کی ایک یادداشت کا ذکر چلا آ رہا ہے، جس میں حضرت سعدؓ بن عبادہ کے ایک بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض تشریعی احکام کی روایت کی تھی، دیکھیے گولٹ تسیہر (MUH. STUD ۲/۹۔۱۰)، الترمذی (۱/۲۵۱)، ابن عبدالبر (جامع بیان العلم، ۱/۷۲)۔

مذکورہ بالا کتابوں کے گہرے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صحائف چند اوراق پر مشتمل تھے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ دوسری اور تیسری ہجری میں لکھی جانے والی فقہی کتابوں نے کس حد تک ان سے اخذ و استفادہ کیا ہے۔ ہم یہاں دو مراسلوں کا ذکر کریں گے۔ ان میں سے حضرت عمر بن الخطاب کا ایک خط ابو موسیٰؓ اشعری اور دوسرا قضاء کے بارے میں امیر معاویہؓ کے نام ہے۔ یہ دونوں خطوط کتب فقہ کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی مذکور ہیں، دیکھیے الوکیع (اخبار القضاۃ، ۷۰، ۷۳، ۲۸۴، جاحظ (کتاب البیان والتبیین ۲/۲۹۲۔۲۹۳)۔

مذکورہ بالا کتابوں پر فقہی رسائل کا اطلاق نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ صرف فقہی ضوابط یا فقہی فتاویٰ تھے۔ کتب فقہ کی جمع و ترتیب کی تاریخ میں قدیم ترین رسائل کی تالیف بعض نوجوان صحابہ کی کاوشس کی مرہونِ منت ہے۔ مصر کے مؤرخ ابن یونس (م ۳۴۷ھ/۹۵۸ء) کا ایک بیان ہمارے مُدعا کی وضاحت کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص (م ۶۵ھ/۶۸۴ء) کے ایک شاگرد حسین بن شفی بن مانع الشقفی (م ۱۲۹ھ/۴۹ ء) نے مصر میں اُن سے دو کتابوں کی روایت کی تھی۔ ایک کا نام قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے اور "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ دوسری کتاب کا نام مَا یَکُوْنُ مِنَ الْاَحْدَاثِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ" (قیامت تک ہونے والے واقعات) تھا۔

حضرت زید بن ثابتؓ (م ۴۵ھ/۶۶۵ء) کا شمار مشہور اولین فقہاء میں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے مذکورہ بالا رسائل کی طرح بہت سی کتابیں جمع کر لی تھیں۔ وہ اپنی ذاتی رائے کو ترجیح دیا کرتے تھے (دیکھیے ص ۶۲، ہذا الکتاب)۔ اُن کے ایک شاگرد قبیصہ (۱ھ/۶۲۲ء تا ۸۶ھ/۷۰۵ء) جو مدینہ کے مشہور فقیہ تھے، اُن سے فرائض میں ایک کتاب کی روایت کیا کرتے تھے۔ دیکھیے احمد بن حنبل (العلل، ۱/۳۶) اور یہ کتاب چھٹی صدی ہجری تک متداول رہی۔ فرائض کے بارے میں یہی کتاب امام مالک اور امام شافعی کی معتمد علیہ رہی ہے، حتیٰ کہ بقول ابن خیر الاشبیلی الطبری نے اپنی کتاب الفرائض میں اسی پر انحصار کیا ہے (الفہرست، ص ۲۶۳)۔

مذکورہ بالا روایات کے علاوہ اور بھی بہت سی روایتیں ہیں جن کو امام بیہقی (م ۴۵۸ھ/۱۰۶۶ء) نے اپنی کتاب "السنن" کے بابِ میراث میں جمع کر دیا ہے۔ اس میں اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت کے علمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام اور اُن کی کتاب الفرائض کے لیے علٰحدہ باب مختص کر دیا ہے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تابعین عظام اس رسالے کو مواریث کے بارے میں بُنیادی اہمیّت دیتے تھے جس سے کوئی بھی مستغنی نہیں ہو سکتا تھا۔ امام زہری کا بیان ہے کہ اگر فرائض کے بارے میں حضرت زید بن ثابت یہ کتاب نہ لکھتے تو یہ علم معدوم ہو گیا ہوتا۔ اس رسالے کی قدر و قیمت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ شروع ہی سے اس رسالے کی شرحیں لکھی جانے لگیں۔ اس کی ایک شرح ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان (م ۱۳۶ھ/ ۷۴۸ء) نے لکھی تھی جو اپنے زمانے کے بلند پایہ فقیہہ تھے۔ اُن کی توصیف کی جاتی ہے کہ وہ علمِ حساب کی ایک کتاب کے مُصنّف تھے۔

امام بیہقی کے ہاں ابوالزناد کی کتاب کے جو اجزا تھے۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابوالزناد کے پاس حضرت زید بن ثابت کی کتاب الفرائض بروایت خارجہ بن زید تھی۔ یُوں لگتا ہے کہ شارح سب سے پہلے متنِ کتاب لکھتا ہے اور پھر قال لکھ کر اُس کی شرح کرتا ہے۔ اس شرح کے راوی عبدالرحمٰن بن ابی الزناد ہیں۔ اس میں یہ جملہ بار بار آتا ہے۔ اس رسالے کی اصل عبارت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے جبکہ تفسیر و تشریح ابوالزناد کی قلم سے ہے۔ دیکھیے السنن الکبریٰ، ۶/۲۱۳، ۲۲۵ الخ۔ بالخصوص صفحات ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۵۰۔

حضرت زیدؓ کی بعض عبارتوں کی تشریح کے علاوہ یُوں لگتا ہے کہ امام بیہقی کے ہاں کتاب الفرائض کی بہت سی اصل عبارتیں محفوظ تھیں۔ خارجہ بن زید نے اس بارے میں اپنے باپ کے رسالۂ 'میراث' کی روایت بھی کی ہے۔ یہ رسالہ حضرت امیر معاویہ کو بھی ارسال کیا گیا تھا اور اس کے بعض اقتباسات امام بیہقی نے بھی دیے ہیں (ص ۲۴۷ تا ۲۴۹)۔ حضرت زیدؓ بن ثابت کی ایک اور کتاب "کتاب الدّیات" ہے جس کے جلانے کا حکم حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیا تھا؛ دیکھیے ابن حنبل (کتاب العلل، ۱/۲۵۶)۔ اس فرمان کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

بہت سی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کے ہاں یہ رواج تھا کہ وہ بعض فقہی معاملات کے بارے میں مراسلات لکھ کر ایک دوسرے سے تبادلہ معلومات کیا کرتے تھے۔ مثلاً نافع بن الازرق نے میراث میں قریبی رشتہ داروں کے حصص کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس سے استفسار کیا تھا اور بچّوں کے قتل کے بارے میں اُن سے استصواب کیا تھا۔ دیکھیے ابن ابی حاتم الرازی (کتاب العلل ۱/۳۰۷)۔ عبداللہ بن ہرمز حضرت عبداللہ بن عباس کے کاتب تھے اُنھوں نے نجدۃ الحروری (م ۶۹ھ/ ۶۸۸ء)، جس سے فرقہ حروریہ منسوب ہے۔ سے پُوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی اُن کے ساتھ جنگوں میں جاتی تھیں یا بالکل شریک نہیں ہوتی تھیں؛ دیکھیے البلاذری (انساب الاشراف، ۱/۵۱۷)۔

مذکورہ بالا مراسلات کی ایک قسم المدونۃ (۶/۳) کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسلمان دوسرے مذاہب کی کتابوں پر بھی دسترس رکھتے تھے اور اُن میں بعض کتابیں فقہی بھی تھیں۔ ایک عجیب وغریب روایت یہ بھی ہے کہ بوزنطیوں کے خلاف معرکہ یرموک (۱۶ھ کے لگ بھگ) میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ بہت سی کتابیں آئی تھیں جو دو اونٹوں کے بوجھ کے برابر تھیں اور حضرت عبداللہ بن عمر لوگوں سے اس واقعہ کا ذکر کرتے رہتے تھے؛ دیکھیے الدارمی (الرد علی بشر المریسی، ص ۱۳۶)، ابن حجر (فتح الباری، ۱/۱۶۶)۔ یہ کتابیں کس زبان میں تھیں اور کب ترجمہ ہوئیں۔ اس بحث میں ہم یہاں نہیں پڑنا چاہتے۔ اس کے لیے ملاحظہ ہو باب الترجمہ۔

ترجیحی بات یہ ہے کہ تابعین کی درمیانی نسل جس طرح کتب مغازی اوّل اور قرآنی تفاسیر سے اشتغال رکھتی تھی۔ اسی طرح ابتدائی کتب فقہ کی بھی دلدادہ تھی۔ مشہور ہے کہ امام شعبی (م ۱۰۳ھ/۷۲۱ء) جو کہ مؤرخ، فقیہ اور شعر وسخن کے شناسا تھے ان ابتدائی کتب فقہ سے استفادہ کرتے رہتے تھے۔ مجاہد بیان کرتے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ امام شعبی صدقات اور فرائض کے بارے میں تین اوراق کی عبارتیں لکھاتے رہتے تھے دیکھیے ابن حنبل (العلل، ۱/۳۴۰)۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد، ۱۲/۲۳۲) میں امام شعبی کی کتاب الفرائض اور کتاب الجراحات کا ذکر کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان حلال وحرام کے مسائل لکھا کرتے تھے اور امام الزہری جو کچھ سُنتے تھے وہ لکھ لیا کرتے تھے، دیکھیے ابن عبدالبر (جامع بیان العلم، ۱/۲)۔ حاجی خلیفہ نے ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی کی کتاب الفرائض کا ذکر کیا ہے۔ (کشف الظنون، عدد ۱۲۴۶)

معلوم ہوتا ہے کہ بعض مصادر، مثلاً امام بیہقی کی السنن الکبریٰ اور "المدونہ" میں قدیم کتب الفرائض کے بعض اجزاء محفوظ چلے آرہے ہیں [۱]

معلوم ہوتا ہے کہ ابواب کے لحاظ سے کتب فقہ کی تالیف کا آغاز پہلی صدی ہجری کے اواخر یا دوسری صدی ہجری کے اوائل سے ہوتا ہے، جبکہ کتب حدیث میں تصنیف وتالیف دوسری صدی ہجری کی دوسری چوتھائی

---

[۱] اس بارے میں مغیرہ ابن مقسم، اور اُن کے اصحاب۔ ابراہیم النخعی اور الشعبی وغیرہم سے جو مختلف اور کثیر روایتیں منقول ہیں۔ دیکھیے السنن الکبریٰ (ص ۶، ۲۴۱، ۲۴۷، اور ۲۵۰) ان سے غرض مقصود مغیرہ بن مقسم (م ۱۳۶ھ/۷۵۳ء) کی کتاب الفرائض ہے۔ دیکھیے الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۱۴۳) (۲) ابن حجر (التہذیب، ۱۰/۲۶۹-۲۷۱)۔ (۳) ابن حجر (التقریب، ۲/۲۷۰، اس میں الشعبی اور ابراہیم النخعی کی کتابوں کے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یادگار ہے۔ امام ابن قیم نے لکھا ہے کہ امام زہری کے فتاویٰ تین جلدوں اور امام حسن بصری کے فتاویٰ سات جلدوں میں تھے اور یہ سب فقہی ابواب کے اعتبار سے مرتب تھے۔ دیکھیے اعلام الموقعین ۱/۲۶، مطبوعہ قاہرہ، ۱۳۲۵ھ) گولڈ تسیہر، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۲/۱۰۸، بروکلمان تکملہ /۲۸۲۔

اس بارے میں قدیم ترین کتاب جو ہمارے علم میں ہے وہ مکحول بن شہراب جردم ۱۱۶ھ/۷۳۴ء) کی "السنن فی الفقہ" ہے، (دیکھیے ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۲۷) اور GOLDZIHER (MUH. STUD) mul ۲/۲۱۲) فقہائے متاخرین اُن کی ایک دوسری کتاب کتاب الحج سے بھی شناسا تھے۔

صدر اسلام میں بعض ایسے فقہاء بھی تھے جنہوں نے رائے اور قیاس کو بھی راہ دی۔ بہت سے صحابہ رائے سے بھی حکم لگاتے تھے جب اُنہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کوئی حدیث یا فرمان نہیں ملتا تھا۔ اُن کے بہت سے اسمار کتب طبقات اور کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ اُن کے سرخیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (م ۳۲ھ/۶۵۳ء) اور اُن کے بعد آنے والے علقمہ بن قیس (م ۶۲ھ/۶۸۱ء) اور اسود بن یزید (م ۷۵ھ/۶۹۴ء) تھے۔ عراق میں مکتبہ رائے کے سرحلقہ حماد بن ابی سلیمان (م ۱۲۰ھ/۷۳۸ء) تھے جن کے بہت سے تلامذہ تھے۔ مدینہ منورہ میں ربیعۃ بن ابی فروخ الیتمی (م ۱۳۶ھ/۷۵۲ء) تھے، جن کا مذہبی لقب ربیعۃ الرائی تھی۔ حماد بن سلیمان کے ممتاز شاگرد امام ابوحنیفہ تھے جبکہ ربیعۃ رائی کے تلمیذ امام مالک تھے۔ جب ربیعہ کو دفن کر چکے تو اُن کے شاگرد امام مالک نے کہا کہ آج ربیعۃ کے ساتھ علمِ فقہ بھی دفن ہوگیا۔ (دیکھیے الزرقانی (شرح الموطا ۲/۴۴)

اُس زمانے میں یہ حقیقت مشہور تھی کہ امام ابوحنیفہ سے منسوب فقہی مسلک قدیم زمانے کے فقہی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جاحظ نے اپنی کتاب "کتاب التوحید" جو آجکل نایاب ہے، مَیں چند سطریں لکھ دی ہیں جو تاریخ فقہ اسلامی میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ اُن میں لکھا ہے کہ ثمامۃ المعتزلی (م ۲۱۳ھ/۸۲۸ء) نے اپنی کتاب میں جو اُس نے امام ابوحنیفہؒ کے نقد و جرح میں لکھی ہے کہا ہے کہ اُس کا مقصد امام ابوحنیفہ پر نقد و نظر نہیں ہے، بلکہ اُس کی غرض مقصود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، علقمہ اور الاسود کی فقہی آراء پر تنقید ہے۔ کیونکہ ان اکابر نے امام ابوحنیفہ سے قبل ہی رائے اور قیاس کو مدارِ فقہ ٹھہرا لیا تھا، دیکھیے ابن معصوم (الدرجات الرفیعۃ ص ۲۶)۔

یہاں ایک غلط تصوّر کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ اہلِ حدیث کے ہاں خودساختہ ایک مجموعہ احادیث تھا جو اہل الرائے سے متعارض تھا۔ اس میں بعض خلائے تھے جنہیں بھرنے کے لیے وہ قصّے اور کہانیاں گھڑ لیتے تھے۔ اسی طرح اہل الرائے جو تدوینِ حدیث کے خلاف تھے، نے بھی کئی مجموعے تیار کر لیے تھے۔ یہ غلط تصوّر کتابت حدیث کے اصطلاحی مفہوم سے عدمِ فہم کا نتیجہ ہے جس پر ہم بحث و تحقیق علمِ حدیث کے مقدمہ میں کر چکے ہیں بعض روایات اور قصص جن کا ذکر کتب حدیث میں ملتا ہے وہ کتابت حدیث کے منافی نہیں ہیں، بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ روایت حدیث بطریق کتابت کو متضمن ہیں۔

اس دلیل میں بھی کوئی وزن نہیں کہ بعض روایات وقصص مکتبہ رائے وقیاس کی اختراع ہیں۔ کتاب "تقیید العلم" کے فاضل محقق نے اس غلط رائے کی تردید کی ہے کہ اہل الرائے والقیاس تدوین حدیث کے مخالف تھے اور دوسرے لوگ اس کی تائید بھی کیا کرتے تھے، کیونکہ بہت سے اصحاب الحدیث کتابت حدیث کے قائل نہ تھے۔ افسوس ہے کہ کسی کا یہ قول کہ اہل حدیث اور اہل الرائے دونوں تدوین کے مخالف تھے، غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔

تاریخ فقہ کے اس اولین دور میں بہت کم کتابیں ہم تک پہنچی ہیں اور وہ بھی نایاب شئے ہیں۔

۱۔ سُشکیم بن قیس الھلالی (م ۹۵ھ/۷۱۴ء) جو حجاج بن یوسف کے زمانے میں زندہ تھا۔

۲۔ قتادہ بن دعامہ (م ۱۱۸ھ/۷۳۶ء) کتاب المناسک

۳۔ زید بن علی (م ۱۲۲ھ/۷۴۰ء) کتاب مناسک الحج وآدابہ

۴۔ زید بن علی: کتاب المجموع۔

اُس زمانے کی کتابوں کی عدم دستیابی قدیم ترین کتب فقہ کے سلاسل رواۃ پر نقد وجرح سے پوری ہو سکتی ہے، کیونکہ ہمارے پاس جو قدیم ترین کتب فقہ ہیں ان میں سابقہ کتب جو اب ضائع ہو چکی ہیں، کے اقتباسات من وعن موجود ہیں۔ اس کی وضاحت علم حدیث کے باب میں ہو چکی ہے۔

اب ہم اُن بعض مشاہیر فقہاء کا ذکر کریں گے جو پہلی صدی ہجری میں بقید حیات تھے اور انہوں نے کتب فقہ کے فروغ میں حصّہ لیا۔ ہم نے اُن فقہاء کو منتخب کیا ہے جن کی کتابوں کے واسطے سے ہم اُن سے متعارف ہیں۔ ہم اس جگہ دوبارہ یہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری کے اکابر علماء کے حالات میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ وہ بڑے عالم اور مُصنّف تھے، لیکن کتب رجال وطبقات میں اُن کی کتابوں کے ناموں کا پتہ نہیں چلتا ہاں دوسری کتابوں میں اُن کی تحریروں کے حوالے سے اُن کی تصانیف سے شناسائی ہوئی ہے۔

مثال کے طور پر ہم پہلی اور دوسری صدی ہجری کے علماء کے ضمن میں ربیعۃ الرائی کا ذکر کریں گے۔ وہ اگرچہ مصنف بھی تھے، لیکن اُن کا علاحدہ ذکر کسی اہم ماخذ یا کتب رجال میں نہیں آیا۔ اُن کے بارے میں صرف یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ وہ بڑے عالم تھے (ابن حجر: التہذیب ۳۵۹/۳۰) ابن الندیم نے الفہرست (ص ۲۰۲) میں اُن کی کسی کتاب کا پتہ نہیں دیا۔

یہ بات مشہور ہے کہ ابن الندیم اپنے زمانے میں موجودہ تمام کتابوں سے واقف نہ تھے۔ اگر متأخر کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیعۃ الرائی سے منسوب فقہی آراء کا ذکر نہ کرتیں اور مختلف مصادر اُن کے علم وفضل کی توصیف نہ کرتے اور اُن کے معاصرین اور سابقین صاحبِ تصنیف و تالیف نہ ہوتے تو ہم ابن الندیم کی رائے سے ضرور اتفاق کر لیتے۔

ربیعۃ الرّائی امام مالک کے اُستاد تھے۔ اس بارے میں فقہ مالکیہ کی کتابیں بہترین مآخذ ہیں، کیونکہ المدّونہ نہ صرف ربیعۃ الرائی کی فقہی آراء بلکہ تمام علمائے متقدمین کے فقہی افکار کا خزینہ ہے۔ المدّونہ کا بڑا حصّہ عبداللہ بن وہب (م ۱۹۷ھ/۸۱۳ء) کی مؤطا پر مبنی ہے، کیونکہ المدّونہ کے مؤلّف نے کبھی تو دیگر مصادر سے استفادہ کیا ہے اور کبھی خود براہِ راست اصل مآخذ سے۔ اس آخری ذریعہ سے بعض مقامات پر اُس نے ربیعہ کی آراء نقل کی ہیں اور ابن وہب اور ابوالزناد کی آراء کی شرح ربیعۃ الرائی کی کتاب کے حوالے سے کرتا اور اُن پر بحث و تحیص بھی کرتا ہے اور کتاب مذکور کے باب کا بھی حوالہ دیتا ہے۔ دیکھیے المدونہ (۱/۲۹) مثلاً "وقد قال ربیعۃ فی اوّل الکتاب فی تبعیض الغسل"۔ اس طرح وہ اُن کی کتاب کا ذکر کرتا ہے اور کتاب کا قاری یہ فرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ربیعۃ الرائی سے ماخوذ ایسے ہی اقتباسات اُن کی کتاب پر مبنی ہوں گے۔

بطور مثال مؤطا امام مالک کے مصادر کو یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ امام مالک اپنے مآخذ کا حوالہ نہیں دیتے ماسوائے اُن کتابوں کے جن کا ذکر مدّونات قدیمہ میں ہوتا ہے۔ اس بارے میں مؤطا امام مالک کے شارحین بھی ہماری شاذ و نادر ہی مدد کر سکتے ہیں، بالخصوص وہ مآخذ جن کا تعلق رواۃ کے ناموں سے ہوتا ہے، مثلاً "عن الثقۃ عندہ، عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج، عن بسر" الخ۔ شارحین بھی لفظ 'الثقۃ' کے نام کی تعیین نہیں کر سکتے بعض شارحین نے اس بارے میں لکھا ہے کہ یہ عبارت بکیر بن عبداللہ کی کتابوں سے ماخوذ ہے جن کی روایت اُن کے بیٹے مخرمہ نے کی تھی۔ دیکھیے ابن عبداللہ (تجرید التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، ص ۲۴۴-۲۴۵) یعنی امام مالک نے یہ معلومات مخرمہ سے حاصل کردہ کتب بکیر سے لی تھیں۔

ایک دوسری عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ امام مالک کی بکیر بن عبداللہ (م ۱۲۰ھ/۷۳۶ء) سے جان پہچان تھی، لیکن اُن کی کتابوں سے شناسائی اُن کے بیٹے کی روایت کے واسطے سے تھی۔ اُنہیں بکیر بن عبداللہ سے براہِ راست سماع نہ حاصل تھا، کیونکہ وہ ربیعۃ الرائی، امام مالک کے اُستاد سے منحرف تھے۔ اصلی عبارت کا مفہوم یہ ہے۔ امام مالک نے بکیر بن عبداللہ کا زمانہ پایا، لیکن اُن سے سماع نہ کیا، کیونکہ ربیعہ کے متعلق بکیر کی رائے کچھ زیادہ اچھی نہ تھی، اس لیے امام مالک نے اُن سے استفادہ نہیں کیا، بلکہ مخرمہ کی کتابیں اُن سے معرفت کا ذریعہ نہیں۔ دیکھیے ابن حجر (التہذیب، ۱/۴۹۳)

سابقہ زمانے کے فقہاء کتب طبقات الفقہاء میں مکانی اعتبار سے مشہور فقہی مذاہب کا ذکر کرتے ہیں، پھر اُن کو تاریخی اعتبار سے مرتّب کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

اموی عہد کی کتب فقہ

حضرت زید بن ثابتؓ

حضرت زید بن ثابت بن الضحاک الانصاری، گیارہ برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہُوئے جبکہ اُنھوں نے قرآنِ پاک کی بہت سی سورتیں زبانی یاد کر لی تھیں۔ اس کے بعد وہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کاتب وحی مقرر ہُوئے۔ وہ نہایت ذہین و فطین تھے۔ اُنھوں نے حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خواہش اور فرمائش پر تھوڑی سی مُدّت میں سُریانی زبان بھی سیکھ لی تاکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس آنے والے خطوط کا جواب دے سکیں[۱]۔ اور تھوڑے سے عرصے کے بعد وہ تورات بھی پڑھنے لگے۔ بہت سے لوگوں نے ذہانت و فطانت اور وفورِ علم کی بنا پر اُنہیں ربّی (عالم) کا لقب دیا ہے۔

خلفائے راشدین نے بہت سے سرکاری امور اُن کے سپُرد کر دیے تھے۔ حضرت زید بن ثابت علم الفرائض (مواریث) کے بہت بڑے عالم تھے، اُنھوں نے معرکہ یرموک میں حضرت عمرؓ کے ساتھ شرکت کی تھی اور مالِ غنیمت کی تقسیم کی بھی نگرانی کی تھی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اُنہیں مصحف کی تدوین (کرنے والی جماعت) میں بھی شامل کر لیا تھا۔ اُنھوں نے ۴۵ھ/۶۶۶ء میں وفات پائی۔

د حالات کے مآخذ

ابن سعد (طبقات، ۲/۲/۱۱۵-۱۱۷)، نیز دیکھیے فہارس سیرت ابن ہشام، ۵۶۰، (۳) البخاری (تاریخ الکبیر، ۲/۱/۳۸۰-۳۸۱)، (۴) ابن قتیبہ (المعارف، ص ۱۳۲)، (۵) تاریخ الطبری (فہارس)، (۶) وکیع (اخبار القضاۃ، ۱/۱۰۷-۱۱۰)، (۷) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۱/۲/۵۵۸)، (۸) الشیرازی (طبقات الفقہاء ۱۵-۱۶)، (۹) ابن حجر (التہذیب، ۳/۳۹۹)، (۱۰) نولدکہ (Geschichte (GESCHICHTS ORIENS) ۲/۳۵۹)

---

[۱] طبقات ابن سعد (۲/۲ - ۱۱۵ مطبوعہ بیروت کا یہ ترجمہ ہے کہ اُنھوں نے عبرانی یا سریانی سیکھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے یہود کی نوشت و خواند سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مجھے یہود کی کتابت پر بھروسہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱) وینسک، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، طبع اوّل، ۴/۱۲۹۳-۱۲۹۴۔ (۲) سارٹن، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ طبع ثانی، ۱/۴۶۵، (۱۳) الزرکلی (الاعلام، ۳/۹۵)۔

ب علمی آثار

۱۔ کتاب الفرائض۔ ابن خیر اشبیلی کے پاس اس کتاب کا اجازت نامہ تھا۔ ابن الخیر کا بیان ہے کہ امام مالک اور امام شافعی کی کتب کا انحصار تمام تر حضرت زیدؓ بن ثابت کی کتاب "کتاب الفرائض" پر ہے۔ الطبری کی کتاب پر یہی فیصلہ صادق آتا ہے۔ اب تک یہ تحقیق نہیں ہوسکی کہ فقہ اور حدیث کی متاخر کتابوں میں مذکورہ بالا کتاب کا کتنا حصّہ شامل ہے۔ اس کتاب کا بڑا حصّہ ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان (م ۱۳۱ھ/۷۴۸ء) کی شرح کے حوالے سے بیہقی کی سنن الکبریٰ میں آگیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس کتاب کے بہت سے حصوں کی تشریح نہیں کی گئی۔

۲۔ "رسالہ فی الفرائض" یہ میراث کے بارے میں رسالہ ہے جو انہوں نے لکھ کر امیر معاویہؓ کو بھیجا تھا۔ اس کا ایک حصّہ بیہقی کی کتاب السنن میں موجود ہے۔ (۲۴۷ تا ۲۴۹)

۳۔ "کتاب الدّیات" کسی نامعلوم وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کے جلانے کا حکم دیا تھا۔

۲ حضرت شُریح بن الحارث

ابو اُمیہ شُریح بن الحارث بن قیس الکندی کا تعلق یمن سے تھا۔ وہ عہدِ رسالت میں پیدا ہُوئے، لیکن آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے محروم رہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عثمانؓ بن عفان کے ادوارِ خلافت پھر اموی عہد میں بھی منصب قضا پر فائز رہے۔ ایک سال کوفہ پھر بصرہ میں قاضی رہے تاآنکہ حجّاج بن یوسف نے انہیں ۷۷ھ/ ۶۹۹ء میں معزول کر دیا۔ شریح نے حضرت عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب اور ابن مسعود (رضی اللہ عنہم) وغیرہ سے روایت کی ہے جبکہ خود اُن کے راوی شعبی، ابن سیرین اور ابراہیم النخعی وغیرہم تھے۔ شُریح کا شمار صدر اسلام کے ممتاز ترین فقہا اور قضاۃ میں ہے۔ اُن کی بہت سی آرا ہم تک پہنچی ہیں جو اختلافی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ اُن کا ساٹھ برس تک فقہ سے اشتغال رہا ہے۔ اسی وجہ سے ہم کوئی سخت اور شدید حکم نہیں لگا سکتے اور نہ ہم دست معلومات میں کسی قسم کا شک کر سکتے ہیں۔ شُریح نے بڑھاپے کے عالم میں ۷۸ھ/۶۹۷ء میں وفات پائی۔

ا۔ حالات کے مصادر

(۱) ابن سعد (طبقات، ۶/۹۰-۱۰۰، مطبوعہ بیروت ۶/۱۳۱-۱۴۵، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر ۲/۲/۲۲۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۰)(۳) ابن قتیبہ (المعارف، ص ۲۲۱ ، (۴) ابو نعیم (حلیۃ الاولیاء، ۴/۱۳۲ - ۱۴۱) ، (۵) الشیرازی (طبقات الفقہاء ۵۹ - ۶۰)، (۶) ابن ابی الحدید (شرح نہج البلاغۃ ۴/۲۸ - ۲۹)، (۷) ابن حجر (التہذیب، ۴/۳۲۶ - ۳۲۸)، (۸ الزرکلی (الاعلام، ۳/۲۳۶/۹۱ ، (ORIGINS : SHACHT) Orig، ۲۲۸ - ۲۲۹) -

علمی آثار

وکیع نے اخبار القضاۃ (۲/۱۸۹ - ۱۹۹) میں شریح کی قیمتی آراء دی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وکیع نے شریح کے تلامذہ، مثلاً الشعبی اور الحکم بن عتبہ (م ۱۱۳ھ/۷۲۱ء) کے واسطے سے شریح کی کتابوں سے استفادہ کیا تھا۔

قَبِیْصَہ

قبیصہ بن ذؤیب بن حلحلۃ الخزاعی ۸ھ میں مدینہ منورہ میں تولد ہوئے۔ وہ اُن صحابہ کرام میں تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو تھا، لیکن آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ اُنہوں نے بہت سے صحابہ بالخصوص حضرت زید بن ثابتؓ سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ اُن کا شمار طبقۂ اولیٰ کے فقہاء میں ہوتا ہے، وہ کثیر الاطلاع عالم تھے۔ اُن کی آخری عمر امویوں کے صدر مقام دمشق میں بسر ہُوئی۔ وہ عبدالملک کے کاتب اور اُس کی انگوٹھی کے محافظ بھی تھے۔ اُنہوں نے ۸۶ھ/۷۰۵ء یا ۸۷ھ میں انتقال کیا۔

ا حالات کے مراجع

(۱) ابن سعد (طبقات، ۵/۱۳۱)، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر، ۴/۱/۱۷۴)، (۳) ابن قتیبہ (المعارف ص ۲۲۸)، (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۳۳)، (۵) ابن حجر (التہذیب، ۸/۳۴۶ - ۳۴۷)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۶/۱۲۶) -

ب۔ علمی آثار

قبیصہ نے اپنی کتاب (الفرائض) کی روایت حضرت زید بن ثابت سے کی ہے، دیکھیے ابن حنبل (العلل ۱/۲۳۶)، لیکن اُن کی فقہی کتابوں سے ہم تاحال ناآشنا ہیں، البتہ اُن کی آراء متأخر فقہی کتابوں میں ملتی ہیں۔

۴ حضرت النخعی

ابو عمران ابراہیم بن یزید بن قیس النخعی کا وطنی تعلق کوفہ سے تھا، وہ ۵۰ھ/۶۷۰ء میں پیدا ہُوئے۔ وہ تابعی تھے اور حضرت عائشہؓ، انس بن مالک اور قدیم تابعین سے روایت کرتے تھے۔ اُن کے تلامذہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواۃ میں حماد بن ابی سلیمان تھے جو امام ابو حنیفہؒ کے اُستاد تھے۔ امام نخعی کا شمار کوفہ کے بڑے عُلمائے فقہ میں تھا۔ وہ فقہ میں رائے پر بھی عمل کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ روایت کے بغیر رائے صحیح نہیں ہو سکتی اور روایت کی صحت کا مدار بھی رائے پر ہے۔ اس بارے میں اُن کے بڑے مُرشد و رہنما حضرت عبداللہ بن مسعُود تھے۔

یہ قول کہ حضرت ابراہیم نخعی کے زمانے سے قبل جس میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور اُن کے معاصرین تھے، اُس میں بڑے بڑے فقہاء موجود تھے کسی تاریخی بُنیاد پر قائم نہیں۔ شاحت کے قول کے مطابق بہت سی آراء جو حضرت نخعی سے منسوب ہیں، غلط ہیں، بلکہ یہ اُن کی ذاتی آراء قرار دی جاسکتی ہیں۔ یہ اُس تصوّر کا نتیجہ ہیں کہ علوم اسلامیہ کی تدوین بڑی دیر کے بعد شروع ہوتی۔ المدوّنہ۔۔

امام ابو یوسف اور امام محمد الشیبانی اور امام شافعی کی کتابوں میں حضرت ابراہیم النخعی کی فقہی آراء شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ابو نعیم کی کتاب حلیۃ الاولیاء (۴/ ۲۱۹ - ۲۴۰) کے صدقے میں اُن کی بہت آراء محفوظ ہوگئی ہیں۔ حضرت ابراہیم النخعی نے ۹۷ھ/ ۷۱۵ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۱۔ حالات کے مآخذ

(۱) ابن سعد (طبقات، ۶/ ۱۸۸ - ۱۹۹)، (۲) البخاری (التاریخ الکبیر، ۱/ ۱/ ۳۲۳ - ۳۲۴)، (۳) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۳۴ - ۲۳۵)، (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۶۲)، (۵) ابن الجزری (غایۃ النہایۃ، ۱/ ۲۹)، (۶) ابن حجر (التہذیب، ۱/ ۱۷۷ - ۱۷۹)، (۷) الزرکلی (الاعلام، ۱/ ۷۶)،

ب۔ علمی آثار

ابو نعیم نے مختلف راویوں کی زبانی حضرت ابراہیم نخعی کی فقہی آراء نقل کی ہیں۔ ان کا ماخذ جریر بن حازم کی کتابیں ہیں جو خود ابراہیم النخعی یا منصور بن المتمر (م ۱۳۲ھ/ ۷۴۹ء) کی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

۵۔ حضرت مکحول

حضرت مکحول بن ابی مسلم شہراب الدمشقی، تابعی تھے۔ وہ حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہؓ اور اُبی بن کعب وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ خود اُن کے راوی الاوزاعی اور محمد بن اسحاق وغیرہ ہیں۔ وہ محدث تھے اور اُنہوں نے بہت سے مقامات کا سفر کیا تھا۔ وہ اپنے زمانے کے مشہور محدث تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ (عقائد کے اعتبار سے) قدری تھے۔ انہوں نے ۱۱۲ھ/ ۷۳۰ء اور ۱۱۹ھ/ ۷۳۷ء کے درمیان وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ حالات کے مراجع

(۱) ابن سعد (طبقات، ۷/۱۶۰-۱۶۱)، (۲) البخاری (التاریخ الکبیر، ۴/۲/۲۱)، (۳) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۲۷)، (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ص ۵۳)، (۵) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۲/۱۶۰-۱۶۱)، (۶) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳/۱۹۸)، (۷) ابن حجر (التہذیب، ۱۰/۲۸۹-۲۹۳)؛ (۸) الزرکلی (الاعلام، ۸/۲۱۲)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۲/۳۱۹)۔

ب۔ علمی آثار

ابن الندیم نے مکحول کی دو کتابوں کا ذکر ہے۔ کتاب السنن فی الفقہ اور المسائل فی الفقہ، جبکہ اُن کی کتاب، کتاب الحج، کی روایت اُن کے ایک شاگرد العلاء بن الحارث الحضرمی نے کی ہے (م ۱۳۶ھ/۷۵۳ء) معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی بچی کھچی بہت سی کتابیں زمانۂ مابعد کی فقہی کتاب میں شامل ہیں، بالخصوص مؤطا (امام مالک) اور کتاب "المدونہ"۔

۶ حمّاد

حضرت حمّاد بن ابی سلیمان الاشعری، ابو اسماعیل الکوفی تابعی تھے۔ اُنہوں نے حضرت انس بن مالک اور دوسرے قدمائے تابعین، جن میں ابراہیم النخعیؒ، الشعبی، سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب شامل تھے، سے روایت کی۔ وہ اُن سابقون الاوّلون میں ہیں جنہوں نے کوفہ میں فقہ میں رائے کو راہ دی۔ ابراہیم النخعیؒ اُن کے مشہور استاد اور امام ابو حنیفہؒ اُن کے مشہور ترین شاگرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حمّاد مرجئی تھے۔ وہ غیر ثقہ محدث شمار ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے ۱۲۰ھ/۷۳۸ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

ا حالات کے مآخذ

(۱) ابن سعد (طبقات، ۶/۲۳۱)، (۲) البخاری (التاریخ الکبیر، ۲/۱/۱۸-۱۹)، (۳) ابن قتیبہ (المعارف، ص ۲۴۰)۔ (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ص ۶۳)، (۵) ابن حجر (التہذیب، ۲/۱۶-۱۸)، (۶) گولڈ تسیہر، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی، ۲/۱۵۸)؛ (۷) (ORIGINS : SHACHT) ص ۲۳۷-۲۴۰)

ب علمی آثار

مآخذ میں حضرت حمّاد کی کسی کتاب کا ذکر نہیں، لیکن ہم یہ فرض کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اُنہوں نے معاصر علماء کی طرح کتابیں ضرور لکھی ہوں گی۔ امام ابو یوسف کی کتاب، "کتاب الآثار"، امام محمد شیبانی کی "الآثار"، امام شافعیؒ کی "کتاب الاُم" اور مدونہ سے حضرت حمّاد کی کتابوں کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے، اگرچہ صراحت سے اُن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مذکور نہیں۔

۷۔ بکیر بن عبداللہ بن الاشج

بکیر بن عبداللہ بن الاشج القرشی مدینہ منورہ سے وطنی تعلق رکھتے تھے، لیکن اُن کی عمر مصر میں گزری۔ وہ تابعین متقدمین سے روایت کرتے ہیں جبکہ خود اُن کی راوی یزید بن حبیب اور اُن کے بیٹے مخرمہ ہیں۔ وہ اپنے زمانے کے ممتاز فقیہ اور محدّث تھے، انھوں نے ۱۴۰ھ/ ۷۳۷ء کے لگ بھگ وفات پائی۔

ا۔ حالات کے مآخذ

(۱) البخاری (تاریخ الکبیر، ۱/ ۲/ ۱۱۳)، (۲) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل (۴۰۳-۴۰۴)، (۳) ابن حجر (التہذیب، ۴۹۱-۴۹۳)۔

ب۔ علمی آثار

امام مالکؒ نے مؤطا اور المدونہ کے مؤلف نے بکیر بن عبداللہ کی کتاب الفقہ سے بہت استفادہ کیا ہے۔ دیکھیے المدونہ (۲/ ۱۵، ۲۲، ۳۳، ۴۹، ۹۷، ۹/ ۲۴-۲۵)

۸۔ ابوالزّناد

ابوالزّناد عبداللہ بن ذکوان القرشی، کی ولادت ۶۵ھ/ ۶۸۴ء میں ہُوئی۔ مدینہ منورہ کے تابعین میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ وہ ربیعۃ الرائے سے بڑھ کر عالم تھے۔ اسی طرح وہ محدث، عربیت کے عالم اور پختہ حساب دان تھے۔ انھوں نے ۱۳۱ھ/ ۷۴۸ء میں وفات پائی۔

ا۔ حالات کے مصادر

(۱) البخاری (التاریخ الکبیر، ۳/ ۱/ ۸۳)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ص ۲۳۵)، (۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۲/ ۲/ ۴۹-۱۵۰)، (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ص ۳۸)، (۵) ابن عساکر (التہذیب، ۷/ ۲۸۲-۲۸۳)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۴/ ۲۱۷)

ب۔ علمی آثار

حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ ابوالزّناد نے فقہ میں ایک کتاب لکھی تھی، لیکن اُس کتاب کا نام نہیں لیا۔ امام مالکؒ نے مؤطا میں ابوالزناد کی روایت سے جن ۵۴ احادیث کا ذکر کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ ابوالزناد کی متذکرہ فقہی کتاب سے ماخوذ ہوں۔ اُن کی کتاب تفسیر علی فرائض زید بن ثابت کے بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتباسات البیہقی کی کتاب (السنن الکبرٰی) کے واسطے سے ہم تک پہنچے ہیں ۔ (دیکھیے البیہقی ص ۲۹۶) ۔

۹۔ زید بن اسلم

زید بن اسلم العدوی ۔ تابعی ہیں اور حضرت عائشہؓ ابوہریرہؓ اور جابر بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ، جبکہ خود اُن کے راوی اُن کے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن ، مالک بن انس ، ابن جُریج اور ایوب السختیانی وغیرہ ہم ہیں ۔ زید مدینہ منوّرہ کے ممتاز فقہاء اور مفسرین سے تھے ۔ وہ اُن علمائے فقہ میں تھے جنہیں ولید بن یزید نے بعض فقہی معاملات میں مشورہ کے لیے دمشق بلا بھیجا تھا ۔ اُنہوں نے ۱۳۶ھ/ ۷۵۳ء میں وفات پائی ۔

ا۔ حالات کے مراجع

(۱) البخاری (تاریخ الکبیر ، ۲/۱/۳۸۷) ، (۲) ابن قتیبہ (المعارف ، ص ۹۵) ، (۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل ، ۱/۲/۵۵۵) ، (۴) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ ، ۱۳۲) ، (۵) ابن حجر (التہذیب ، ۳/۳۹۵ - ۳۹۶) ، (۶) الزرکلی (الاعلام ، ۳/۹۵) ۔

ب۔ علمی آثار

ہمیں زید بن اسلم کی کسی فقہی کتاب کا علم نہیں ، لیکن ہم یہ فرض کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اُنہوں نے فقہائے معاصرین کی طرح کوئی نہ کوئی کتاب ضرور لکھی ہوگی ، کیونکہ متاخر مصادر میں اُن کے نام سے بہت سی آراء مذکور ہیں ۔ امام مالک نے الموطا میں اُن سے ۵۱ روایات نقل کی ہیں ۔

مذکورہ بالا روایات کے علاوہ ابن عبدالبر نے الموطا سے لے کر اُن کی خاص روایتیں "مراسیل زید بن ثابت عن نفسہٖ" کے نام سے الگ جمع کر دی ہیں ۔ دیکھیے ابن عبدالبر (التجرید ، ص ۵۱ تا ۵۴) علاوہ ازیں اُن کی فقہی آراء اُن کی اپنی تفسیر سے بھی دستیاب ہوسکتی ہیں جو اُن کے بیٹے کی اپنی تفسیر کا مآخذ بھی اور اُس کے بعض ٹکڑے الطبری کی تفسیر میں بھی مذکور ہیں ۔ فقہی اغراض کے تحت زید بن اسلم کی تفسیر سے استفادے کے لیے دیکھیے الوکیع (اخبار القضاۃ ، ص ۱/۴۴) ۔

۱۰۔ ربیعۃ الرّأی

ربیعہ بن عبدالرحمان فروخ التیمی کی پیدائش اور گزر بسر مدینہ منوّرہ میں ہوئی ۔ اُنہوں نے مشہور صحابی انس بن مالک اور کبار تابعین سے حدیث روایت کی ، جبکہ خود اُن سے حضرت امام مالکؒ ، سفیان الثوری شعبہ اور حماد بن سلمہ وغیرہ روایت کرتے ہیں ۔ ربیعہ کا شمار اصحاب الرّأی میں ہے ، کیونکہ وہ قرآن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی شہادت کی عدم موجودگی میں رائے سے فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اصحاب حدیث اُن کو بہترین راوی قرار دیتے ہیں اور اُن کے لقب کی تردید کیا کرتے ہیں۔ ساری عمر مدینہ منورہ میں اُن کا حلقہ درس قائم رہا اور امام مالک اُن کے بہترین شاگرد شمار کیے گئے ہیں۔ ربیعہ نے ۱۳۶ھ/۷۵۳ء میں عراق میں وفات پائی۔

ا۔ حالات کے مصادر

(۱) البخاری (تاریخ الکبیر، ۲/۱/۲۸۶-۲۸۷)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۳۴، ۲۴۹)، (۳) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء، ۳/۲۵۹-۲۶۶)۔ (۴) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۸/۴۲۰-۴۲۷)۔ (۵) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۳۷-۳۸)۔ (۶) ابن حجر (التہذیب، ۳/۲۵۸-۲۵۹)۔ (۷) الزرکلی (الاعلام، ۳/۴۲)۔ GOLDZIHER : Muh. STUD ۲/۶۹-۸۰، SCHACHT : ORIGINS ۵۴ ببعد، ۱۱۴ ببعد، ۲۴۷-۲۴۸۔

ب۔ علمی آثار

اگرچہ ابن الندیم نے ربیعۃ الرائی کی ایک بھی کتاب کا ذکر نہیں کیا؛ تاہم کم ازکم اُن کی ایک کتاب موجود تھی جو تیسری صدی ہجری تک فقہاء کا منبع وماخذ بنی رہی، کیونکہ یہ کتاب عبداللہ بن وہب کی کتاب (الموطاء) کا بڑا ماخذ ہے۔ المدونہ میں ربیعہ کی کتاب کے بہت سے اقتباسات شامل ہیں۔ المدوّنہ کے مؤلف پہلے تو ان اقتباسات کا حوالہ 'قال' لکھ کر دیتے ہیں اور بعض مقامات پر 'قال ربیعۃ فی اوّل الکتاب فی تبعیض الغسل' کے حوالے سے دیتے ہیں۔ دیکھیے۔ المدوّنہ (۱/۲۹)۔ اوّل کتاب میں کتاب سے مُراد "کتاب المدوّنہ" ہے۔ ترجیحی قول یہ ہے کہ ربیعہ کی دوسری منقولہ روایات کے علاوہ امام مالک نے 'المؤطا' میں ربیعہ کی بہت سی آراء سے استفادہ کیا ہے۔

۱۱۔ یحییٰ بن سعید

ابوسعید یحییٰ بن سعید بن قیس الانصاری، مدنی تابعی تھے۔ وہ حضرت انس بن مالک اور دوسرے کبار تابعین سے روایت کرتے تھے جبکہ خود اُن کے راوی امام زہری، امام مالک، اوزاعی، سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ ہم راوی تھے۔ وہ ولید بن عبدالملک (۸۶ھ/۷۰۵ء-۹۶ھ/۷۱۵ء) کے زمانہ خلافت میں مدینہ کے قاضی اور جعفر المنصور ۱۳۶ھ/۷۵۴ء تا ۱۵۸ھ/۷۷۵ء کے دورِ حکومت میں ہاشمیہ (عراق) کے قاضی رہے۔ یحییٰ بن سعید کا شمار مدینہ کے بلند پایہ فقہاء میں ہوتا ہے۔ سفیان الثوری فرماتے تھے کہ اہل مدینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحیٰی بن سعید کو الزہری سے بڑا عالم سمجھتے تھے۔ ربیعۃ الرائی نے اُن کی فقہی آرار کو جمع کیا تھا۔ یحیٰی بن سعید نے ۱۴۳ھ/۷۶۰ء میں بصرہ میں انتقال کیا۔

د حالات کے مراجع

(۱) ابن سعد (طبقات، ۷/۲/۴۷)۔ (۲) البخاری (التاریخ الکبیر، ۴/۲/۳۷۵-۳۷۶)۔ (۳) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۵۷)۔ (۴) الوکیع (اخبار القضاۃ، ۱/۱۷۸-۱۷۹)۔ (۵) الشیرازی (طبقات الفقہار، ۳۹)۔ (۶) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۴/۱۰۱-۱۰۶)۔ (۷) ابن حجر (التہذیب) ۱۰/۲۲۱-۲۲۴)۔ (۸) الزرکلی (الاعلام، ۹/۲۸۱)۔ (۹) SHACHT (ORIGINS ؛ ۲۴۸)۔

ب علمی آثار

ہمیں یحیٰی بن سعید کی کسی فقہی کتاب کا پتہ نہیں چل سکا، البتہ اُن کی فقہی آرار موطّا (امام مالک)، کتاب الاُم (امام شافعی) اور "المدوّنہ" میں مذکور ہیں (ابن عبدالبر: التجرید، ۲۰۹-۲۳۶)۔

اس کتاب کے مختلف ابواب میں بہت سے متقدمین علمائے فقہ کا ذکر آچکا ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس (م ۶۸ھ/۶۸۷ء)
۲۔ عُروہ بن الزبیر (م ۹۴ھ/۷۱۲ء)
۳۔ سعید بن المسیّب (م ۹۴ھ/۷۱۳ء)
۴۔ الشعبی (م ۱۰۳ھ/۷۲۱ء)
۵۔ الضحاک بن مزاحم (م ۱۰۵ھ/۷۲۳ء)
۶۔ الحسن البصری (م ۱۱۰ھ/۷۲۸ء)
۷۔ وَہب بن منبہ (م ۱۱۰ھ/۷۲۸ء یا ۱۱۴ھ)۔
۸۔ محمد بن سیرین (م ۱۱۰ھ/۷۲۸ء)۔
۹۔ عطار بن ابی رباح (م ۱۱۴ھ/۷۳۲ء)
۱۰۔ قتادہ بن دعامہ (م ۱۱۸ھ/۷۳۶ء)
۱۱۔ الزہری (م ۱۲۴ھ/۷۴۲ء)۔
۱۲۔ یزید بن ابی حبیب (م ۱۲۸ھ/۷۴۵ء)۔
۱۳۔ ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی (م ۱۳۱ھ/۷۴۸ء)
۱۴۔ عُبیداللہ بن ابی جعفر (م ۱۳۵ھ/۷۵۲ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

عباسی عہد

مذاہب اربعۃ

دوسری صدی ہجری کی دوسری چوتھائی میں اوائل اموی عہد کے علماء کے تلامذہ نے اپنے شیوخ کے علمی کام کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ اکابر علماء بھی اپنے اساتذہ کی طرح محدث اور فقیہ تھے۔ ان شیوخ نے فقہی مواد کو فقہی ابواب پر مرتب کرنا شروع کر دیا تھا جن کی کثیر تعداد علمِ حدیث میں "المصنف" کے ابتدائی مؤلفین اور مدونین کا درجہ رکھتی ہے۔

عباسی عہد کی ابتدا ہی سے مختلف مقامات میں مخصوص فقہی مسالک قائم ہو چکے تھے۔ کوفی فقہ کے ماننے والوں کے ہاں فقہ میں رائے اساسی درجہ رکھتی تھی۔ حماد بن ابی سلیمان (م ۱۲۰ھ/ ۷۳۸ء) کی وفات کے بعد لوگ اُن کے شاگرد امام ابوحنیفہ کے گرد جمع ہو گئے جو کہ اوّلین فقہی مذہب کے بانی تھے۔ ان کے معاصرین میں سفیان ثوری (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۸ء) نے بصرہ میں اور اوزاعی (م ۱۵۷ھ/ ۷۷۴ء) نے شام میں مختلف فقہی مکاتب قائم کر لیے اور ان کے ماننے والوں نے اُنہیں مستقل فقہی مسالک کے بانی قرار دیا۔

عباسی عہد کے اوائل میں امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ/ ۷۹۲ء) مکتب مدینہ کے فقہی نمائندہ تھے۔ اُن کی فقہ کی یہ خصوصی صفت ہے کہ وہ تعامل اہل مدینہ کو شریعت میں اساسی درجہ دیتے ہیں۔ امام مالک کے پیرو اُن کو فقہ مالکی کا بانی سمجھتے ہیں۔ مالکی فقہ شمالی افریقہ میں جاری و ساری ہے۔ مالکی مذہب کی بدولت ہم اوزاعی اور ظاہری مذاہب سے شناسا ہیں۔ مالکی مذہب آج بھی اہل السنت کے چاروں فقہی مذاہب میں شمار ہوتا ہے۔

امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ/ ۸۲۰ء) شافعی مذہب کے بانی مبانی ہیں۔ اُنہوں نے امام مالک سے تلمذ کے بعد امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ سے بھی استفادہ کیا تھا۔ اس لیے اُن کی آراء مالکی اور حنفی مذاہب کے بین بین ہیں۔ شروع میں مصر اور بغداد امام شافعی کی فقہی آراء کا مرکز تھے، لیکن تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں سارے عالمِ اسلام میں شوافع کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا۔ بعض اسلامی ممالک میں آج بھی مذہب شافعی کے حلقہ بگوشاں پائے جاتے ہیں۔

چوتھا اہم فقہی مذہب جس کے بانی مبانی امام احمدؒ بن حنبل (م ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء) تھے، آج بھی قائم ہے وہ کتاب و سنت کو سب شرعی احکام کا منبع و مصدر مانتے ہیں اور صرف شدید ضرورت کے تحت رائے سے استمداد کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنفی

امام ابُو حنیفہؒ

(امام) ابو حنیفہ النعمان بن ثابت کی پیدائش ۸۰ھ / ۶۹۹ء کے لگ بھگ کوفہ میں ہُوئی۔ اُن کے دادا زوطی فارس سے غلام بنا کر کوفہ لائے گئے تھے، لیکن اُن کے مالک جو قبیلہ تیم اللہ سے تعلق رکھتے تھے، اُنہیں غلامی سے آزاد کر دیا۔ امام ابو حنیفہ کے والد ثابت اس قبیلہ میں آزاد پیدا ہُوئے تھے۔ امام موصُوف نے خوش قسمتی سے کوفہ میں بہت سے کبار تابعین سے حدیث سُنی اور اُن سے تعلیم پائی۔ اصل بات یہ ہے کہ اُنہوں نے بہت سے صحابہ کو دیکھا تھا، لیکن اُن سے روایت کا اتفاق نہیں ہُوا۔ اُن کے شیوخ میں ابو عمرو الشعبی (م ۱۰۴ھ / ۷۲۲ء)، عطاء بن ابی رباح (م ۱۱۴ھ / ۷۳۲ء) اور حمّاد بن ابی سلیمان (م ۱۲۰ھ/ ۷۳۷ء) شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سب سے زیادہ حمّاد کے افکار و نظریات سے متأثر ہُوئے اور اُن کے دامنِ فیض سے اٹھارہ برس تک وابستہ رہے۔ www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ حمّاد بصرہ تشریف لے گئے تو اُن کی غیر حاضری میں مسندِ درس پر امام ابو حنیفہؒ بیٹھ گئے اور جب حماد واپس آگئے تو اُنہوں نے امام ابو حنیفہؒ کے بعض جوابات کی تغلیط کی۔ اب امام ابو حنیفہ صرف حمّاد کے حلقۂ درس سے متعلق ہو کر رہ گئے اور اپنے اُستاد کی وفات کے بعد ہی درس و تدریس کا اہتمام کرنے لگے۔ امام موصوف کے حلقۂ درس سے مستفید ہونے والوں میں امام ابو یوسف (م ۱۸۲ھ/ ۷۹۸ء)، امام زفر بن ہذیل (م ۱۵۸ھ/ ۷۷۴ء) اور امام محمد بن الحسن الشیبانی (م ۱۸۹ھ/ ۸۰۵ء) کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ عقائد میں مرجئہ کی طرف میلان رکھتے تھے اور اُن کی معاش کا مدار تجارت پر تھا۔ مشہور ہے کہ متأخر خلفائے امویہ اور خلیفہ عباسی منصور اُنہیں منصب قضاء قبول کرنے کے لیے مجبور کرتے رہتے تھے لیکن وہ ہر دفعہ انکار کر دیتے تھے۔ اِس سبب سے اُنہیں قید و بند کے مصائب برداشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پڑے۔ بالآخر اُنہوں نے بغداد میں ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء میں وفات پائی۔

جہاں تک امام ابوحنیفہؒ سے منسوب تصانیف کا تعلق ہے تو اُن کی صحت اور عدم صحت کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنا ہمارے لیے بے حد مشکل ہے، اگرچہ یہ مقبولِ عام روایت ہے کہ امام موصوف نے از خود کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اس کے باوجود ہم یہ کس طرح تصوّر کر سکتے ہیں کہ اُنہوں نے کوئی کتاب نہیں لکھی ہوگی، جبکہ اُن کے اساتذہ اور سب معاصرین ابواب پر کتابیں مرتب کر رہے تھے۔ امام صاحب کے بعض معاصرین نے اُن کی کتب کی موجودگی کا ذکر کیا ہے[۱]۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سفیان الثوری (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۸ء) نے جو خود مستقل فقہی مذہب کے بانی ہیں، امام ابوحنیفہ کی کتاب "الرہون" نقل کی تھی[۲]۔

اگرچہ امام اوزاعی خود بھی ایک فقہی مذہب کے بانی تھے، لیکن وہ امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے تھے اور نہ اُن کے عظمت کے قائل تھے۔ امام عبداللہ بن مبارک (م ۱۸۱ھ/ ۷۹۷ء) نے امام اوزاعی کو امام ابوحنیفہ کی ایک کتاب دکھائی تھی[۳]۔

حضرت عبداللہ بن مبارک نے امام ابوحنیفہ کی طرف کتاب الحِیَل کی نسبت کو مشکوک ٹھہرایا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا طرزِ تصنیف و تالیف اُن کے معاصرین جیسا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کی بیشتر کتابیں جو ہم تک پہنچی ہیں اُن کے شاگردوں کی علمی مساعی کا نتیجہ ہیں، لیکن کم از کم ایک رسالہ جو اُنہوں نے عثمان البتی (م ۱۴۳ھ/ ۷۶۰ء) کو "ارجاء" کے بارے میں لکھا ہے، وہ اُن کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔

د۔ حالات کے مآخذ

(۱) اشعری (مقالات، ۱/ ۱۳۸-۱۳۹)، (۲) ابن الندیم (الفہرست، ۲۰۱)، (۳) الشیرازی کی (طبقات الفقہاء، ۶۷-۶۸)، (۴) خطیب بغدادی (۳۶۱ھ/ ۷۵۶ء) تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۲۳-۴۵۴)۔ (۵) ابن عبدالبر (الانتقاء، ۱۲۱-۱۷۵)، (۶) ابن خلکان (۲/ ۲۱۵-۲۱۹، مطبوعہ بولاق)۔ (۷) ابن الاثیر (اللباب، ۱/ ۳۲۵)، (۸) القرشی (الجواہر، ۱/ ۲۶-۳۲)، (۹) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۱۶۸-۱۶۹)۔ (۱۰) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ ۱۰/ ۱۰۷)۔ (۱۱) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۱/ ۳۰۹-۳۱۲)۔ (۱۲) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۲/ ۱۲-۱۵)۔

---

[۱] خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۱۳/ ۳۴۲) میں لکھا ہے کہ منصور عباسی (۱۳۶ھ/ ۷۵۴ء) کے زمانۂ خلافت میں ابومسلم المستملی نے یزید بن ہارون سے امام ابوحنیفہ اور اُن کی کتابوں کے بارے میں اُس کی رائے دریافت کی تھی تو اُس نے جواب دیا۔ اگر تم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہو تو امام ابوحنیفہ کی کتابوں کا ضرور مطالعہ کرو۔ کیونکہ میں نے کسی فقیہہ کو امام موصوف کے اقوال کو ناپسندیدہ سمجھتے ہُوئے نہیں دیکھا۔ [۲] تاریخ بغداد (حوالہ سابق) [۳] حوالہ سابق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) جونبول ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی) ۱/۹۶-۹۷)، (۱۴) کیرن گولٹ

Champion of liberism چارلس آدمنر (۱۵) and Tolerance in Islam در ارمغان طوغان زادہ، ۲۶۹-۲۷۸، ۱۹۵۰ تا ۱۹۵۰ -

Codification of Muslim Laws

امام ابوحنیفہؒ پر تصانیف

۱۔ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم (م ۱۸۲ھ/۷۹۸ء) - اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ بتحقیق ابوالوفا الافغانی قاہرہ ۱۳۵۷ھ -

۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ (م ۲۲۵ھ/۸۴۹ء) : ردّ علی ابی حنیفہ بتحقیق زاہد الکوثری، قاہرہ ۱۳۶۵ھ

۳۔ ابو العباس احمد بن الصلت الحِمّانی (م ۳۰۲ھ/۹۱۴ء) فصل فی مناقب ابی حنیفہ، چند اوراق کتب خانہ طلعت بے میں ہیں -

۴۔ مقام ابی حنیفہ، درکتاب مکارم الاخلاق، مؤلّفہ نامعلوم مؤلّف (چوتھی صدی ہجری) کے چند اوراق -

۵۔ ابو الحسین احمد بن محمد القدوری : نبذۃ من مناقب ابی حنیفہ - ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب الکرخی کی المختصر کی شرح ہو۔ اس کے چند اوراق کتب خانہ راغب پاشا میں ہیں -

۶۔ ابو عبداللہ حسین بن علی بن محمد الصیمری : مناقب ابی حنیفہ، اس کے منتشر اوراق ترکیہ اور مصر کے کتب خانوں میں ہیں -

۷۔ ابو محمد عبداللہ بن الحسین الناصحی (م ۴۴۷) مختلف بین ابی حنیفہ والشافعی، کتب خانہ وہبی میں ۳۳۱ اوراق مکتوبہ ۴۲۱ھ ہیں -

۸۔ کتاب البیان والبرہان فی جمل من فضائل الامام الاعظم، مصنفہ ابوبکر عتیق بن داؤد (م ۴۶۰ھ/۱۰۶۸ء) کتب خانہ شہید علی میں ۶۴ اوراق نوشتہ آٹھویں صدی ہجری ہیں -

۹۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی (م ۴۶۳ھ/۱۰۷۱ء) - مناقب الامام الاعظم، اس کا رد شرف الدین عیسٰی بن ابی بکر بن ایوب (م ۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء) نے السہم المصیب فی الرد علی الخطیب کے نام سے لکھا تھا، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۵۱ھ

۱۰۔ ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن احمد بن یحیٰی السعدی (زمانۂ حیات پانچویں صدی ہجری)، فضائل ابی حنیفہ - چند اوراق قاہرہ میں ہیں -

۱۱ موفق بن احمد بن المکی الخوارزمی (م ۵۶۸ھ/۱۱۷۲ء) مناقب الامام ابی حنیفہ، مطبوعہ حیدر آباد (دکن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۲۱ھ۔ اس کا اختصار تقی الدین یحییٰ بن محمد بن یوسف الکرمانی (م ۸۳۲ھ) نے کیا تھا جس کے ۵۳ اوراق نوشتہ ۸۵۴ کتب خانہ حکیم اوغلی (ترکیہ) میں ہیں۔

۱۲۔ ابوالحسن الدینوری (متوفی چھٹی صدی ہجری)، مناقب ابی حنیفہ واخبار اصحابہ، جس کے ۶۵ اوراق مانیسا میں ہیں۔

۱۳۔ محمود بن منصور بن ابی الفضل (متوفی چھٹی صدی ہجری) فصل علی تقویم مذہب ابی حنیفہ، چسٹر بیٹی میں چند اوراق ہیں۔

۱۴۔ ابوالوجد محمد بن محمد بن عبدالستار العمادی الکردری (م ۶۴۲ھ/۱۲۴۴ء)؛ الرد والانتصار لابی حنیفہ امام الفقہاء یا الفوائد المہمۃ فی الذب عن ابی حنیفہ۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۸۱)

۱۵۔ محمد بن محمد بن النقیب حراجی زادہ (۷۴۵ھ میں بقید حیات تھے، مناقب الامام ابی حنیفہؒ مصنف کے خود نوشتہ پچاس اوراق بورسہ میں ہیں۔

۱۶۔ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (م ۷۴۸ھ/۱۳۴۸ء) مناقب الامام ابی حنیفہؒ شائع کردہ محمد زاہد الکوثری اور ابوالوفا الافغانی، قاہرہ ۱۳۶۶ھ۔

۱۷۔ محمد بن محمود اکمل الدین البابرتی (م ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء)۔ الرسالۃ النضرۃ لمذہب امام الاعظم ابی حنیفہؒ۔ قاہرہ میں چند اوراق ہیں۔

۱۸۔ یحییٰ بن ابراہیم بن محمد السلماسی۔ منازل آئمۃ الاربعۃ، کتب خانہ الفاتح میں چند اوراق ہیں۔

۱۹۔ مناقب.... الخ، مصنفہ محمد بن محمد الکردری البزازی (م ۸۲۷ھ/۱۴۲۴ء) مصنفہ حراجی زادہ مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۳۲۱ھ)

۲۰۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (م ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ" مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۱۴ھ

۲۱۔ شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف الدمشقی (م ۹۴۲ھ/۱۵۳۵ء) قلمی نسخے آیا صوفیہ قاہرہ اور پٹنہ میں ہیں۔

۲۲۔ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (م ۹۷۳ھ/ ۱۵۶۵ء) الخیرات الحسان فی مناقب الامام .... الخ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۰۴ھ۔

۲۳۔ قلائد عقود الدرر والعقیان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان، مصنفہ ابوالقاسم عبدالعلیم بن ابی القاسم بن عثمان الحنفی (مؤلفہ ۹۷۳ھ/۱۵۶۶ء)، ۱۳۷ اوراق کتب خانہ الظاہریہ دمشق اور موصل میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔ عبدالغفور بن حسین بن علی الالمعی ؛ مناقب .... الخ ۔صرف تین اوراق کتب خانہ سلیم آغا میں ہیں ۔

۲۵۔ ابواللیث محرم بن محمد الزیلعی (م ۱۰۰۷ھ/ ۱۵۹۹ء) : مناقب ابی حنیفہ وصاحبیہ ابی یوسف ومحمد بن الحسن؛ مولف کے خود نوشتہ اوراق کتب خانہ تیموریہ قاہرہ میں ہیں ۔اس کے علاوہ ترکیہ کے بعض کتب خانوں میں بھی قلمی اوراق ہیں ۔

۲۶۔ نوح بن مصطفیٰ الرومی المصری (م ۱۰۷۰ھ/ ۱۶۵۹ء) الدر المنظم فی مناقب الامام الاعظم، ترکیہ اور مصر کے بعض کتب خانوں میں اس کے منتشر اوراق ہیں ۔

۲۷۔ احمد بن عبدالمنعم بن خیام الدمنہوری (م ۱۱۹۲ھ/ ۱۷۷۸ء) اتحاف المجتہدین بمناقب ائمۃ الدین (الاربعۃ) قاہرہ میں قلمی نسخہ ہے ۔

۲۸۔ نامعلوم مصنف ؛ الریحان لمناقب النعمان ، ۵۲ اوراق سرائے احمد ثالث میں ہیں ۔

۲۹۔ نامعلوم مصنف : مناقب ابی حنیفہ ، قاہرہ میں چند اوراق ہیں ۔

۳۰۔ نامعلوم مصنف ؛ مناقب الائمۃ الاربعہ ، مطبوعہ تونس ۱۲۸۰ھ ۔

۳۱۔ عبدالاول جونپوری ؛ النوادر المنیفہ بمناقب الامام ابی حنیفہ ، مطبوعہ کانپور ۱۳۱۰ھ

۳۲۔ السید عفیفی : حیاۃ الامام ابی حنیفہ ، قاہرہ ۱۳۵۰ھ

۳۳۔ محمد ابوزہرہ ، ابوحنیفہ ، قاہرہ ۔ ۱۹۴۷ء ۔

۳۴۔ محمد یوسف موسیٰ ؛ ابوحنیفہ والقیم الانسانیۃ ، قاہرہ ۱۹۵۷ء ۔

۳۵۔ شبلی نعمانی (سیرت النعمان ، اردو) ، مطبوعہ اعظم گڑھ ۔

ب تصانیف :

۱۔ الفقہ الاکبر ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۳ھ وحیدرآباد دکن ۱۳۴۲ھ اردو ترجمہ ، مطبوعہ دہلی ۱۲۸۹ھ ، ترجمہ پنجابی ، مطبوعہ لاہور ۱۸۹۰ء ، ترجمہ جرمن زبان از HELL ۱۹۱۵ء

شروح

بہت سے علماء نے فقہ الاکبر کی شرحیں لکھی تھیں ، جن میں اکمل الدین محمد بن محمود بن احمد البابرتی (م ۷۸۶ھ/ ۱۳۸۴ء) ابوالمنتہی احمد محمد المغنیسوی) ، علی القاری الہروی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء ، عبدالقادر سلہتی کی شرحیں قابل ذکر ہیں اور یہ سب چھپ چکی ہیں ۔

۲ الفقہ الابسط : کہا جاتا ہے کہ امام صاحب کے شاگرد ابوالمطیع الحکم بن عبداللہ بن سلمہ (م ۱۹۹ھ/ ۸۱۴ء) نے اس کی روایت کی تھی اور یہ محمد زاہد الکوثری کی تحقیق سے ۱۳۶۸ھ میں قاہرہ میں چھپی تھی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروح

یہ ایک شرح ابراہیم بن اسمٰعیل الملطی (پانچویں صدی ہجری) نے لکھی تھی۔ دوسری شرح امام ابومنصور الماتریدی نے لکھی تھی اور حیدر آباد (دکن) سے ۱۳۲۱ھ میں شائع ہوئی تھی۔

تیسری شرح عطا ابن علی بن محمد الجوزجانی (مصنفہ قبل از ۶۸۷ھ/۱۲۸۸ء) ہے۔ اس کے قلمی نسخے کتب خانہ فاتح (ترکیہ) میں ہیں۔

۳ مسند ابی حنیفہ

بہت سے اکابر نے مذکورہ بالا مسند کو روایت کیا ہے جن میں امام ابو یوسف اور امام حسن بن زیادہ اللؤلؤی (م ۲۰۴ھ/۸۱۹ء) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ موسیٰ بن زکریا بن ابراہیم الحصکفی (م ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء) اور ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی (م ۶۴۵ھ/۱۲۴۵ء) کی روایت سے یہ مسند علی الترتیب لاہور اور حیدر آباد (دکن) سے شائع ہو چکی ہے۔

۴ الوصیتہ

امام ابوحنیفہؒ نے اپنے دوستوں اور مداحوں کو مختلف اوقات میں وصیتیں کی تھیں۔ ان میں سے ایک وصیت اصول الاسلام کے بارے میں ہے۔ یہ وصیت قاہرہ میں ۱۹۳۶ء میں چھپی تھی اور اس کا ترجمہ ترکیہ میں ہوا تھا۔

شروح

۱۔ اصول الاسلام کی ایک شرح محمد بن محمود البابرتی (م ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء) نے لکھی تھی جس کے بہت سے قلمی نسخے ترکیہ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

۲۔ مُلا حسین بن اسکندر الرّومی المتوفی ۱۰۸۴ھ/۱۶۷۲ء) الجواہر المنیفہ، مطبوعہ حیدر آباد (دکن) ۱۳۲۱ھ۔

۳۔ ابراہیم (بن حسن) نورالدین آفندی الاشکذراوی (م ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء، مطبوعہ استانبول۔

۴۔ اپنے بیٹے حماد کے نام۔ غیر مطبوعہ

۵۔ اپنے شاگرد یوسف بن خالد السمتی البصری کے نام۔ غیر مطبوعہ

۶۔ قاضی ابو یوسفؒ بن ابراہیم (م ۱۸۲ھ/۷۹۸ء) کے نام۔ غیر مطبوعہ

۷۔ عثمان البتی بن جرموز (م ۱۴۳ھ/۷۶۰ء) کے نام ایک رسالہ جس میں انہوں نے مرجئی ہونے کی تردید کی ہے۔ مطبوعہ محمد زاہد الکوثری، قاہرہ ۱۳۶۸ھ۔

۸۔ عثمان البتی کے نام دوسرا رسالہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ کتاب العالم والمتعلّم ۔ شائع کردہ محمد زاہد الکوثری ، قاہرہ ۱۳۶۸ھ اس کی شرح ابوبکر محمد بن الحسن بن فورک (م ۴۰۶ھ / ۱۰۱۵ء) نے کی تھی۔

۱۰۔ القصیدۃ الکافیۃ (النعمانیہ) در مدح النبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) یہ قصیدہ ترکی ترجمہ سمیت استانبول سے شائع ہو چکا ہے۔ (۱۲۶۸ھ) اس کی شرح اُردو میں محمد اعظم بن محمد یار نے لکھی تھی جو دہلی سے ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔

اِن کے علاوہ اُن کے رسالے معرفتہ المذاہب، ضوابط الثلاثۃ (کتاب فقہ)، رسالہ فی الفرائض، دعاء ابی حنیفہ، فتاویٰ ابی حنیفہ و محمد بن الحسن الشیبانی، اور کتاب المقصود فی الصرف وغیرہ ہیں۔

امام زُفر

ابوالھذیل، زُفر بن الھذیل بن قیس العنبری امام ابوحنیفہ کے ایک ممتاز شاگرد، ۱۱۰ھ / ۷۲۸ء میں پیدا ہوئے، اُن کے والد اصفہان کے رہنے والے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ امام زُفر نے اہل بصرہ کو حنفی مذہب سے آشنا کیا جبکہ وہ بصرہ کے قاضی تھے۔ اُنھوں نے ۱۵۸ھ / ۷۷۵ء میں انتقال کیا۔

ا۔ حالات کے مصادر

(۱) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۴۹) ۔ (۲) الوکیع (اخبار القضاۃ، ۱/۳۲۳، ۲/۸۲)، (۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۱/۲/۶۰۸ - ۶۰۹) ۔ (۴) ابن الندیم (الفہرست، ۲۰۴ - (۵) ابونعیم (اخبار اصفہان ۔ ۱/۳۱۷ - ۳۱۸) ۔ (۶) ابن عبدالبر (الانتقاء ۱۷۳) ۔ (۷) ابن خلکان (الوفیات، ۱/۲۳۷، (۸) الذہبی۔ (میزان الاعتدال، ۱/۳۴۸) ۔ (۹) القرشی (الجواہر، ۲/۲۴۳، ۲۴۴، ۲/۲۵۳) ۔ (۱۰) ابن حجر (لسان المیزان، ۲/۴۷۶ - ۴۷۸) ۔ (۱۱) ابن العماد (شذرات الذہب، ۱/۲۴۳)، (۱۲) الزرکلی (الاعلام، ۳/۷۸)، (۱۳) الکمالہ (معجم المؤلفین، ۴/۱۸۱) ۔

ب۔ علمی آثار

ابن الندیم نے الفہرست نے لکھا ہے کہ امام زُفر نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون (۱۷۲۲) میں اُن کی کتاب "مقالات" کا ذکر کیا ہے۔ امام موصوف کی کتابوں کے بہت سے اقتباسات فقہ حنفیہ کی کتابوں، بالخصوص، سرخسی کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اُن کی فقہی آراء کے لیے دیکھیے محمد زاہد الکوثری (لمحات النظر فی سیرت الامام زفر، قاہرہ ۱۳۶۸ء) ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ امام ابو یوسفؒ

امام ابو یوسف الکوفی یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن سعد بن حَبتہ ، سعد بن حَبتہ صحابی تھے۔ امام ابو یوسف ۱۱۳ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ہشام بن عروۃ ، ابو اسحاق الشیبانی ، سلیمان التیمی، محمد بن اسحاق وغیرہ ہم سے تعلیم پائی۔ فقہ میں اُن کے اساتذہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور امام ابو حنیفہؒ تھے لیکن آخر میں امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ ہی کے ہو رہے۔ امام ابو یوسف ہمہ تن تعلیم میں منہمک رہتے تھے اور انہیں کھانے کمانے کا خیال نہ تھا، حتیٰ کہ اُن کے تنگدست اہل خانہ نے تنگی معاش کی شکایت کر دی۔ امام ابو حنیفہ نے اپنے شاگرد کی لیاقت اور شوقِ علم کو دیکھتے ہوئے اُن کے خاندان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ امام ابو یوسف خلیفہ الہادی کے زمانۂ خلافت (۱۶۹ھ/۷۸۵ء تا ۱۷۰ھ/۷۸۶ء) میں بغداد کے قاضی مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک نہایت عدل و انصاف اور فقہی بصیرت سے فیصلے کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے وہ قاضی القضاۃ کہلائے۔ وہ اپنے فقہی مذہب میں رائے پر بھی عمل کرتے تھے۔ امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ میں تھوڑا سا فرق بھی رہا ہے کہ امام ابو یوسف حدیث پر زیادہ اعتماد کرتے تھے اور امام ابو حنیفہ کے ہاں قبول حدیث کے لیے زیادہ شرائط تھیں۔ امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں سرکاری احکام کے مقابلے میں دینی احکام کی پاسداری کا اظہار کیا ہے۔

ل حالات کے مراجع

(۱) الوکیع (اخبار القضاۃ، ۲۵۴/۳ - ۲۶۴)۔ (۲) ابن الندیم (الفہرست، ۲۰۳)، (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۲۴۲/۱۴)، (۴) موفق المکی (مناقب الامام الاعظم، ۲۰۸/۲ - ۲۴۶)، (۵) السہمی (تاریخ جرجان، ۴۴۴ - ۴۴۵)، (۶) ابن خلکان (الوفیات، ۴۰۰/۲ - ۴۰۶)؛ (۷) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳۲۱/۳)۔ (۸) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۲۹۲ - ۲۹۴)۔ (۹) الجواہر (قرشی، ۲۲۰/۲ - ۲۲۲)۔ (۱۰) کردری (مناقب الامام الاعظم ۱۱۷/۲ - ۱۴۵)۔ (۱۱) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۸۰/۱۰ - ۱۸۲)، (۱۲) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ص ۸۱)۔ (۱۳) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۱۰۷/۲ - ۱۰۹)، (۱۴) الیافعی (مرآۃ الجنان ۳۸۲/۱ - ۳۸۸)، (۱۵) شاخت در دائرہ معارف اسلامیہ (انگریزی)، ۱۶۴/۱ - ۱۶۵)، (۱۶) الزرکلی (الاعلام، ۲۵۲/۹)، (۱۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲۴۰/۱۳ - ۲۴۱)، (۱۸) بروکلمان، ۱۷۱/۱)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو یوسفؒ پر تصانیف

۱۔ الذہبی (مناقب ابی یوسف) بتحقیق محمد زاہد الکوثری و ابوالوفار الافغانی قاہرہ ۱۳۶۶ھ)۔

۲۔ الزیلعی محرم بن محمد ابی البرکات (م ۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۹ء) مناقب ابی حنیفہ و صاحبیہ ابی یوسف و محمدؒ بن الحسن الشیبانی "۔

۳۔ محمد زاہد الکوثری حسن التقاضی فی سیرۃ الامام ابویوسف القاضی، قاہرہ ۱۹۴۸ء

۴۔ المحمصانی؛ قاضی قضاۃ بغداد و اثرہ فی الفقہ الاسلامی، در مجلۃ المجمع العلمی (دمشق ۴۰/۱۹۶۵/ ۱۱۷-۱۱۸۔

تصانیف:

کتاب الخراج : قاہرہ سے دو بار چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اطالوی زبان میں ترجمہ روما سے اور پیرس سے فرانسیسی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ (۱۹۲۲) کتاب الخراج کا اُردو میں ترجمہ چھپ چکا ہے)۔ ترکی زبان میں بھی اس کے تراجم ہیں۔

شروح

۱۔ عبدالعزیز بن محمد الرّحبی: فقہ الملوک و مفتاح الرتاج المرصد (مؤلفہ ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۶ء) مصنف کا خود نوشت نسخہ لالہ لی ترکیہ) میں ہے۔

۲۔ کتاب المخارج فی الحیل : اس کا بڑا حصہ امام شیبانی کی تہذیب میں ہے۔

۳۔ کتاب الآثار: شائع کردہ ابوالوفار الافغانی ، قاہرہ ۱۳۵۵ھ)

۴۔ کتاب الرد علی سیر الاوزاعی: بتحقیق ابوالوفار الافغانی ، قاہرہ ۱۳۵۷ھ۔

۵/۶۔ ادب القاضی ، قلمی نسخہ ٹونس میں ہے۔

۷ کتاب اللطائف : اس کے لیے دیکھیے ابن حجر (الاصابہ ۱۰/ ۸۶۲ ۔

۸ الآمالی : امام سرخسی نے کتاب الاصول (۱/ ۲۳۳) میں اس کا ذکر کیا ہے۔

امام محمدؒ بن حسن شیبانی

ابوعبداللہ ۔ محمدؒ بن الحسن بن فرقد الشیبانی ۱۳۲ھ/ ۷۴۹ء میں واسط میں پیدا ہُوئے۔ اور کوفہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشوونما پائی۔ اُنہوں نے چودہ برس کی عمر میں امام ابوحنیفہؒ کی مجالس درس میں شامل ہونا شروع کردیا اور اُن سے رائے سے استدلال کرنا سیکھا۔ اُن کے اساتذہ میں سفیان ثوری، اوزاعی اور امام مالک بن انس وغیرہم شامل تھے۔ امام محمد کو امام فقیہ بنانے میں امام ابویوسفؒ کا بڑا ہاتھ ہے۔ امام محمدؒ ابھی بیس سال کے تھے کہ اُن کے درس وتدریس کی شہرت پھیل گئی اور وہ اپنے اُستاد امام ابویوسفؒ کی ہمسری کرنے لگے۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ۱۸۰ھ/۷۹۶ء میں اُنہیں رقہ کا قاضی مقرر کردیا، لیکن جلد ہی اُنہیں معزول کردیا۔ جب خلیفہ الرشید ۱۸۹ھ/۸۰۵ء میں خراسان کے سفر پر روانہ ہُوا، تو امام محمدؒ بھی اُس کے ہمراہ تھے اور اُس نے اُنہیں دوبارہ منصب قضاء پر فائز کردیا، لیکن وہ اُسی سال رَے کے علاقہ بَرَنبویہ میں انتقال کرگئے۔ امام محمدؒ علومِ لغت کے بھی بڑے عالم تھے۔ وہ عقائد میں مرجیہ کی طرف میلان خاطر رکھتے تھے۔ حقیقت میں امام موصوف فقہ حنفی کے بانیوں میں سے ہیں۔ فقہی احکام کی تشریح وتعبیر میں وہ اگرچہ رائے سے استدلال لانے سے یکسر گریزاں نہ تھے، لیکن وہ بالعموم رائے پر حدیث کو مقدم رکھتے تھے۔

ا۔ حالات کے مآخذ

(۱) ابن سعد (طبقات، ۷/۲/۷۸م)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۰۱)، (۳) تاریخ الطبری، ۳/۲۵۲۱)، (۴) ابن الندیم (الفہرست، ۲۰۳-۲۰۴)، (۵) الشیرازی (طبقات الفقہاء ۱۱۴)، (۶) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۲/۱۷۲-۱۸۲)، (۷) ابن عبدالبر (الانتقاد، ۱۷۴)، (۸) السمعانی (کتاب الانساب، ۳۴۲)، (۹) ابن خلکان (الوفیات، ۱/۴۵۳)، (۱۰) القرشی (الجواہر، ۴۲-۴۴)، (۱۱) الصفدی (الوافی بالوفیات، ۲/۲۳۲-۲۳۴)، (۱۲) الکردری (مناقب الامام الاعظم، ۲/۱۴۶-۱۶۷)، (۱۳) ابن حجر (لسان المیزان، ۵/۱۲۱-۱۲۲)، (۱۴) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ص ۴۰)، (۱۵) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۰/۲۰۲-۲۰۳)، (۱۶) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۲/۱۳۰-۱۳۱)، (۱۷) ابن العماد (شذرات الذہب، ۱/۳۲۱)، (۱۸) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۴۲۲-۴۲۴)، (۱۹) الزرکلی (الاعلام، ۶/۳۰۹)، (۲۰) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/۲۰۷)، (۲۱) ہفننگ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۴/۲۹۱)، (۲۲) بروکلمان ۱/۱۷۱)، (۲۳) مجیب اللہ ندوی (تبع تابعین، مطبوعہ اعظم گڑھ۔)

اس کے علاوہ بہت سے جرمن اور فرانسیسی فضلاء نے امام محمد پر مقالات لکھے ہیں۔

امام شیبانی پر تصانیف

۱۔ امام محمد بن ادریس الشافعی، کتاب الرد علی محمد بن الحسن۔ در کتاب الام، ۷/۲۷۷-۳۰۳، تا ۳۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ الذہبی (م ۷۴۸ھ/۱۳۴۸ء): مناقب محمد بن الحسن الشیبانی، دیکھیے بروکلمان، ۲/۴۶، شائع کردہ محمد زاہد الکوثری و ابوالوفا الافغانی، قاہرہ ۱۳۶۶ھ۔

۳۔ الزیلعی محمد بن ابی البرکات: م ۱۰۰۷ھ/۱۵۹۹ء): مناقب ابی حنیفہ و صاحبیہ ابی یوسف و محمد بن الحسن الشیبانی۔

۴۔ محمد زاہد الکوثری: بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام الشیبانی۔

ب۔ تصانیف

۱۔ المبسوط یا (کتاب الاصل فی الفروع): اس کے بعض اجزاء قاہرہ اور حیدرآباد (دکن) سے شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا اختصار عبدالرحیم بن ابی عصام البلخی نے کیا تھا۔ اس کے ۱۱۹۔ اوراق کتب خانہ جاراللہ میں ہیں۔

۲۔ الزیادات: اس کے بہت سے اوراق ترکیہ، دمشق اور قاہرہ کے کتاب خانوں میں ہیں۔ اس کی ترتیب و تدوین ابوالمحامد محمود بن احمد الحصیری (م ۶۳۶ھ/۱۲۳۸ء) نے صدر الدین سلیمان بن وہب الحنفی (م ۶۷۷ھ/۱۲۶۸ء) حسین بن منصور قاضی خاں کی شرح کو پیش نظر رکھتے ہوئے) کی تھی۔ اس پر تعلیقات محمد بن محمود بن محمد السدیدی الزوزنی (م ۸۰۱ھ) نے ملاک الافادات فی شرح الزیادات کے نام سے لکھی تھیں؛ دیکھیے بروکلمان، ۲/۱۹۸۔

المبسوط کی شرحیں

۱۔ احمد بن محمد بن عمر العتابی (م ۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء) کی شرح۔

۲۔ فخر الدین الحسن بن منصور بن محمود الازجندی قاضی خاں (م ۵۹۲ھ/۱۱۹۶ء) کی شرح۔

۳۔ کسی گمنام شارح کی شرح۔

مذکورہ بالا شرحوں کے قلمی نسخے ترکیہ اور مصر کے کتب خانوں میں ہیں۔

۳۔ زیادات الزیادات: اس کے چند قلمی اوراق ترکیہ کے بعض کتب خانوں میں ہیں۔

۴۔ زیادات کی شروح

۱۔ محمد بن احمد السرخسی (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) النکت، شائع کردہ ابوالوفاء الافغانی حیدرآباد (دکن) ۱۳۷۸) نیز دیکھیے شاخت۔ در مجلہ ORIENS، ۱۳۔۱۴/۱۹۶۱/۴۸۶۔

۲۔ احمد بن محمد العتابی (م ۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء) الشرح شائع کردہ ابوالوفاء الافغانی۔ حیدرآباد (دکن) ۱۳۷۸ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ الجامع الکبیر

مذکورہ بالا کتاب فروع میں فقہ کی ہے اور قاہرہ اور ابوالوفاء الافغانی کی تحقیق سے حیدرآباد (دکن) سے شائع ہو چکی ہے (۱۳۵۶ھ)۔

شروح

تقریباً پندرہ علماء نے الجامع الکبیر کی شرح لکھی ہے جن میں ممتاز ترین شرحیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ احمد بن علی الجصّاص الرازی (م ۳۷۰ھ/۹۸۱ء)۔اس کے بعض اجزاء قاہرہ میں ہیں۔

۲۔ احمد بن منصور الاسبیجابی (م ۴۸۰ھ/۱۰۸۷ء): اس کا ناقص نسخہ کتب خانہ مراد ملّا میں ہے۔

۳۔ احمد بن محمّد السرخسی (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء): قلمی اجزاء قاہرہ میں ہیں۔

۴۔ عمر بن عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳۶ھ/۱۱۴۰ء) ترکیہ کے کتب خانوں میں قلمی اجزاء ہیں۔

۵۔ محمد بن الحسین ابی بکر البخاری جواہر زادہ (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) جلد دوم کتب خانہ فاتح میں ہے۔

۶۔ ابوالفضل عبدالرحمٰن بن محمد الکرمانی (م ۵۴۳ھ/۱۱۴۹ء) نکت الجامع الکبیر یا اشارات الجامع الکبیر بعض اجزاء ترکیہ کے کتاب خانوں میں ہیں۔

منظوم کتاب الجامع الکبیر

بعض شعراء نے جامع الکبیر کو نظم بھی کیا ہے۔ان میں قابل ذکر یہ ہیں۔

۱۔ احمد بن ابی المؤید المحمودی النسفی (سنہ تالیف ۵۱۵ھ/۱۱۲۱ء) اور یہ منظوم کتاب شرح سمیت پیرس میں ہے۔

دوسری منظوم شرح محمود بن عبیداللہ بن سعید الحارثی (م ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء) کی ہے جس کا نام تفہیم التحریر فی شرح الجامع الکبیر ہے، جس کے بہت سے اوراق مصر میں ہیں۔

۲۔ بدرالدّین محمود بن عمر النقادی (تالیف ۸۰۵ھ/۱۴۰۲ء): الفرائد شرح نظم تلخیص الجامع الکبیر جس کے ۲۸۳ قلمی اوراق سرائے احمد الثالث (ترکیہ) میں ہیں۔

مختصرات جامع الکبیر

۱۔ ابونصر احمد بن محمّد العتابی البخاری (م ۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء) کا اختصار۔

۲۔ محمد بن عبّاد بن ملکداد الخلاطی (م ۶۵۲ھ/۱۲۵۴ء) کا اختصار۔اس کے چند اجزاء مصر اور ترکیہ کے کتاب خانوں میں ہیں۔

مختصرات کی شروح

مختصرات کی شرحیں مندرجہ ذیل فضلاء نے لکھی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ تاج الدین احمد بن ابراہیم بن بُرہان الحلبی (م ۷۳۸ھ/۱۳۷۸ء ؛ زیتونہ دتونس میں چند اجزاء ہیں۔

۲۔ علی بن بَلبان بن عبداللہ النمیری الفارسی (م ۷۳۹ھ/۱۳۳۹ء) تحفۃ الحریص فی شرح التلخیص؛ اس کے مختلف قلمی نسخے مصر، مراکش اور ترکیہ کے کتاب خانوں میں ہیں۔ عمر بن اسحاق الشبلی (م ۷۷۳ھ/۱۳۷۱ء) نے اس شرح کا اختصار کیا تھا۔

۳۔ مسعود بن محمد بن سہل التہد وانی (م ۷۷۳ھ/۱۳۷۱ء) التنویر ؛ اس کے قلمی اجزاء بہت سے کتاب خانوں میں ہیں۔

۴۔ محمّد بن محمود اکمل الدین البابرتی (م ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء)

۵۔ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی (م ۷۹۲ھ/۱۳۹۰ء)

۶۔ محمّد بن حمزۃ الفناری (م ۸۳۴ھ/۱۴۳۰ء)

۷۔ شمس الدین الہکروی (م نویں صدی ہجری)

۸۔ گمنام مصنّف۔

۹۔ محمد الموقوفاتی نے ترکی زبان میں شرح لکھّی تھی۔

۱۰۔ ابوالوفار الطیبی الحلبی ؛ ملتقات من الجامع الصغیر والکبیر (مؤلفہ ۹۳۶ھ/۱۵۲۹ء) کتب خانہ لالہ لی میں شارح کا خود نوشتہ قلمی نسخہ ہے۔

۱۱۔ ابوالربیع سلیمان بن وہب (م ۶۷۷ھ/ ۱۲۷۸ء) ؛ الوجیز جو مختصر جامع الکبیر کی تہذیب جدید ہے۔ اس کی شرح عثمان بن ابراہیم بن مصطفےٰ المارد ینی (م ۷۳۱ھ/۱۳۳۱ء) نے لکھی تھی جس کے اجزاء ترکیہ کے مختلف کتاب خانوں میں ہیں۔

۱۲۔ ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن عبدالغنی السّروجی (م ۷۱۰ھ/۱۲۱۰ء) الوجیز، مختصر (المنتخب السلیمانی)۔

۵ الجامع الصغیر

ابوطاہر محمّد بن محمّد بن سفیان الدّباس البغدادی (م تقریبًا ۳۴۰ھ/۵۱ ء) کی تنقیح سمیت مصر کے بعد لکھنؤ میں شائع ہو چکی ہے (۱۲۹۱ھ/۱۲۹۴ھ/۱۳۲۸ھ/

جامع الصغیر کی شروح

جامع الصغیر کی شرحیں بہت سے علماء نے لکھّی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے، اور یہ شروح ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کے مخطوطات ترکیہ اور مصر کے کتاب خانوں میں ہیں۔

۱۔ علی بن محمد بن حسین البزدوی (م ۴۸۲ھ/ ۱۰۸۹ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی (م ۴۸۳ھ/ ۱۰۹۰ء)۔

۳۔ ابوالازہر محمد بن احمد بن الاسبیجابی الغجندی (م ۵۰۰ھ/ ۱۱۰۶ء کے لگ بھگ)۔

۴۔ احمد بن ابی المویدیو المحمودی النسفی کی شرح (مؤلفہ ۵۱۵ھ)۔

۵۔ عمر بن عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳۶ھ/ ۱۱۴۱ء): تہذیب الجامع الصغیر مع شرح۔ اس شرح پر اسود علی بن عمر علاؤالدین (م ۸۰۰ھ/ ۱۳۹۸ء) نے حاشیہ لکھا تھا۔ اس کے ۳۲۰ قلمی اوراق کتب خانہ فاتح ترکیہ میں ہیں۔

۶۔ ابوالمفاخر عبدالغفور بن لقمان بن محمد ازسکردری (م ۵۶۲ھ/ ۱۱۶۶ء) اس کے لیے دیکھئے معجم المولفین، ۵/۱۵۸ اس کے ۳۳۰ قلمی اوراق کتب خانہ فاتح میں ہیں۔

۷۔ علاء الدین محمد بن عبدالحمید السمرقندی (م ۵۶۳ھ/ ۱۱۶۸ء) اس کے ۴۸۵ قلمی اوراق ملا مراد کے کتب خانہ میں ہیں، دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۶۴۰)، الکحالہ (معجم المولفین، ۱۰/ ۱۳۰)

۸۔ ابوالنصر احمد بن محمد بن عمر البخاری العتابی (م ۵۸۶ھ/ ۱۱۹۰ء)، دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۶۴۳)، بعض اجزاء ترکیہ اور قاہرہ میں ہیں

۹۔ حسن بن منصور قاضی خاں (م ۵۹۲ھ/ ۱۱۹۶ء)، دیکھیے بروکلمان (۱/ ۳۷۶، اس کے بہت سے قلمی اجزاء ترکیہ، رام پور اور تونس میں ہیں۔

۱۰۔ برہان الدین امام الحرمین (زمانہ حیات چھٹی صدی ہجری) دیکھیے القرشی (الجواہر، ۲/ ۳۶۲)،

۱۱۔ علی بن احمد بن مکی الرازی (م ۵۹۸ھ/ ۱۲۰۱ء) دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۶۴۹، ۱۰۳۔ اوراق نوشتہ ساتویں صدی ہجری کتب خانہ چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۱۲۔ محمود بن احمد بن عبدالسید البخاری الحصیری (م ۶۳۶ھ/ ۱۲۳۸ء) دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۸۰) بعض اجزاء قاہرہ میں ہیں۔

۱۳۔ احمد بن اسماعیل بن محمد التیمورطاشی (مؤلفہ قبل از ۶۵۰ھ)، قلمی نسخہ قاہرہ میں ہے۔

منظوم جامع الصغیر

جامع صغیر کو مندرجہ ذیل شاعروں نے نظم کیا تھا۔

۱۔ ابوحفص عمر بن محمد بن احمد النسفی (م ۵۳۷ھ/ ۱۱۴۲ھ) قاہرہ میں دوسری جلد ہے۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۴۲۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ محمود (مسعود) بن ابی بکر بن حسین الفراہی (م ۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء لمعۃ دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۸۱،
قلمی اوراق ترکیہ کے کتب خانوں میں ہیں۔ اس کی شرح لمعۃ البدر کے نام سے علاء الدین محمدؒ بن
عبدالرحمٰن الخجندی نے لکھی تھی، دیکھیے حاجی خلیفہ کشف الظنون، ص ۵۶۷)۔

۳۔ محمود بن حمزہ مفتی دمشق نے (۱۲۸۶ھ میں جامع صغیر کی منظوم شرح لکھی۔ قلمی نسخہ جامعہ استنبول میں ہے۔
ابوالوفا الطیبی: ملتقطات من الجامع الصغیر والکبیر، یعنی دونوں کتابوں کے منتخبات: مُصنّف کا خود
نوشتہ قلمی نسخہ کتب خانہ لالہ لی میں ہے۔

۶۔ کتاب الآثار: امام ابوحنیفہ

امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر مبنی بنیادی احادیث کا مجموعہ شائع کردہ مولانا عبدالحی لکھنوی (لکھنو ۱۸۸۳ء
مطبوعہ لاہور اُردو ترجمہ سمیت (۱۳۰۹ھ)

۷۔ کتاب السّیَر الصغیر

امام محمدؒ نے السیر الکبیر کی تالیف سے قبل السّیر الصغیر لکھی تھی، جو امام سرخسی کی شرح کے ذریعے ہم تک
پہنچی ہے۔

۸۔ کتاب السّیر الکبیر

مندرجہ بالا کتاب کا مضمون قانون بین الممالک (انٹرنیشنل لاء) ہے، جو اسناد کے حذف کے بعد امام
سرخسی (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) کی شرح کے واسطے ہم تک پہنچی ہے۔ حیدر آباد (دکن) میں چھپنے کے بعد یہ
صلاح الدین المنجد کی تحقیق سے تین جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ (۱۹۵۷ تا ۱۹۶۰ء) اس کا
ترکی میں ترجمہ محمد منیب عین تابی (۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) نے کیا تھا۔ استانبول ۱۲۴۱ھ، اسی مترجم نے
السیر الکبیر کی شرح تیسیر المستیر کے نام سے بھی لکھی تھی۔ شارح کا خود نوشتہ نسخہ کتب خانہ خسرو پاشا (ترکیہ)
میں ہے

۹۔ کتاب المخارج فی الحیل عن ابی حنیفہ بروایت ابی یوسف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب امام ابوحنیفہ کی
تالیف ہے جس کی روایت امام ابو یوسف نے کی تھی۔

۱۰ عقیدہ

مندرجہ بالا کتاب ۷۹ ابیات پر مشتمل ہے اور امام شیبانی سے منسوب ہے اور قاہرہ سے متعدد
اوقات میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمدؒ الشافعی قاضی عجلون (م ۸۷۶ھ/۱۴۷۲ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جلوان علی بن عطیہ بن حسن الحمدی (م ۹۳۶ھ/ ۱۵۲۹ء)

۱۱۔ کتاب الکسب

امام سرخسی کی شرح سمیت دستیاب ہے، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۸ء)

۱۲۔ الحجۃ فی اختلاف اہل الکوفہ واہل المدینہ:

یہ قدیم ترین کتاب ہے جو خلافیات کے مسائل کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے اور لکھنؤ میں ۱۸۸۸ء میں چھپی تھی۔

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ امام محمد کے بہت سے رسائل ہیں جو بعض فتاویٰ الصلاۃ، مسائل فی العبادات والمعاملات، کتاب ادب القاضی، کتاب الاقرار، کتاب الاکراہ، کتاب البیوع، کتاب الدعوات، کتاب السرقہ، کتاب الحدود؟ کتاب الصوم اور کتاب الطلاق وغیرہ کو شامل ہیں اور اُن سے امام سرخسی نے اپنی کتاب "الاصول" میں بہت کچھ استفادہ کیا ہے۔

۵۔ ہشام بن عبیداللہ الرازی۔

امام ابویوسف اور امام شیبانی کے شاگرد تھے۔ اُنھوں نے ۲۰۱ھ/ ۸۱۷ء میں وفات پائی۔

حالات کے مآخذ: (۱) القرشی، الجواہر، ۲: ۲۰۵، (۲) الذہبی: میزان الاعتدال، ۳: ۲۵۴، (۳) ابن حجر: لسان المیزان، ۴: ۱۹۵، (۴) ابن حجر: التہذیب، ۱۱: ۴۷-۴۸، (۵) حاجی خلیفہ: کشف الظنون، ص ۱۹۸۱، (۶) حدیثۃ العارفین، ۲: ۵۰۸، (۷) الزرکلی: الاعلام ۹: ۸۵، (۸) الکحالہ: معجم المؤلفین ۱۳: ۱۴۹۔

تصانیف

کتاب النوادر فی الفروع، السرخسی کی کتاب المبسوط کا مآخذ، بطور مثال دیکھیے، ۲: ۱۶۳، ۱۹۳، ۳: ۱۶، ۶۷، ۷۰۔

امام اللؤلؤی

ابو علی الحسن بن زیاد اللؤلؤی، کوفہ کے رہنے والے تھے، ۱۱۶ھ/ ۷۳۴ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ وہ ایک عرصے تک بغداد میں مقیم رہے اور امام ابوحنیفہ کے عالی مرتبہ شاگرد تھے۔ رائے کے معاملے میں وہ اپنے استاد کے زبردست حامی اور وکیل تھے۔ امام ابویوسف اور امام محمد کی کتابوں کو جو اعتبار حاصل ہُوا۔ وہ ان کی کتابوں کو حاصل نہیں ہے، اہل حدیث کے نزدیک اُن کا درجہ پست ہے، کوفہ کی قضارت کے زمانے میں اُنھیں خاص قبولیت نہ حاصل ہو سکی۔ اُنھوں نے ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے مآخذ

(۱) الوکیع (اخبار القضاۃ، ۳/۱۸۸-۱۸۹)۔ (۲) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۴) (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۷/۳۱۴-۳۱۷)، (۴) الذہبی (میزان الاعتدال ۱/۲۲۸)، (۵) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ص ۱۶)، (۶) حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ۴۱۵-۱۴۷۰، ۱۵۷۰، ۱۴۷۰)، (۷) الزرکلی (الاعلام، ۲/۲۰۵) (۸) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۳/۲۲۷)

ب علمی آثار :

"مسند ابی حنیفہ": قلمی نسخہ محکمہ اوقاف بغداد میں ہے۔

ابن الندیم نے اُن کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے :

کتاب ادب القاضی، کتاب الخصال، کتاب معانی الایمان، کتاب النفقات، کتاب الخراج، کتاب الفرائض اور کتاب الوصایا۔ ترجیحی بات یہ ہے کہ الطبری نے اپنی کتاب الاختلاف (شائع کردہ شاخت) میں کتاب الخراج سے استفادہ کیا ہے (۷-۸، ۳۳-۴۱، ۶۳، ۸۱ ... الخ

۷ الجوزجانی

ابوسلیمان، موسیٰ بن سلیمان الجوزجانی کا وطنی تعلق بلخ کے ایک نواحی علاقے سے تھا، لیکن اُنھوں نے بغداد میں جوانی کی منزلیں طے کیں۔ وہ امام ابو یوسف اور امام محمد بن الحسن الشیبانی کے شاگرد تھے۔

مامون الرشید نے اُنھیں منصب قضاء پیش کیا، لیکن اُنھوں نے معذرت کردی۔ زاں بعد یہ منصب اُن کے جوان دوست المعلی بن منصور (م ۲۱۱ھ/۸۳۶ء) کو پیش کیا گیا، لیکن اُنھوں نے بھی معذرت کردی۔

کہا جاتا ہے جُوزجانی نے ۲۰۰ھ/۸۱۵ء میں انتقال کیا۔

د۔ حالات کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۳/۳۸-۳۷)، (۲) القرشی (الجواہر، ۲/۱۸۶)، (۳) الزرکلی (کتاب الاعلام، ۸/۲۷۲)، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۳/۳۹)، (۵) بروکلمان، ۱/۱۷۳، عدد

ب تصانیف :

"النوادر": اس سے السرخسی نے کتاب "الاصول" (۱/۳۴) اور الطبری نے الاختلاف (بمواضع کثیرہ) میں استفادہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸ المُعلّٰی

ابو یعلیٰ المعلّٰی بن منصور الرازی سنے بغداد میں زندگی گزاری ۔ وہ امام ابو یوسف اور امام محمد بن الحسن الشیبانی کے شاگرد تھے ۔ اُنھوں نے حضرت مالک بن انس، لیث بن سعد اور عبداللہ بن لہیعۃ وغیرہم سے حدیثیں روایت کیں جبکہ خود اُن سے روایت کرنے والوں میں علی بن المدینی اور ابو بکر بن شیبہ وغیرہ تھے۔ اگرچہ ان کا شمار اصحاب الرائے میں ہے، لیکن وہ حدیث میں بھی ثقہ تھے۔ وہ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔ اُن سے منصب قضاء قبول کرنے کے لیے کئی بار فرمائش کی گئی، لیکن وہ انکار کرتے رہے۔ اُنھوں نے بغداد میں ۲۱۱ھ/۸۳۶ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

حالات کے مراجع

(۱) البخاری (تاریخ الکبیر، ۴/۱/۳۹۵)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۸/۱۸۸۔۱۹۰ء)، (۳) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳/۱۸۶)، (۴) وہی مصنّف (تذکرۃ الحفاظ، ص ۳۷۷)، (۵) ابن حجر (التہذیب، ۱۰/۲۳۸) (۶) القرشی (الجواہر، ۲/۱۸۸)، (۷) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ص ۵۴)، (۸) ہدیۃ العارفین، ۲/۴۶۶)، (۹) الزرکلی (الاعلام، ۸/۱۹۹)، (۱۰) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۲/۳۰۹)۔

علمی آثار

کتاب النوادر (فی الفقہ)، ۱۲۹ قلمی اوراق، مکتوبہ آٹھویں صدی ہجری کتب خانہ جامعہ استنبول میں ہیں۔

۹ عیسیٰ بن اَبان

عیسیٰ بن ابان بن صدقتہ، امام محمد بن الحسن کے تلمیذ رشید تھے۔ اپنی زندگی کے آخری گیارہ برسوں میں بصرہ کے قاضی رہے اور ۲۲۱ھ/۸۳۶ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۵)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۱/۱۵۷۔۱۶۰)، (۳) القرشی ۱/۴۰۱۔۴۰۲)، (۴) ہدیۃ العارفین، ۱/۸۰۶)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۵/۲۸۳)، (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین ۸/۱۸)، (۷) بروکلمان (تکملہ، ۱/۹۵۰)

تصانیف

"الحجۃ الصغیرہ": اس کے علاوہ ابن الندیم نے عیسیٰ بن ابان کی پانچ دوسری کتابوں کا ذکر کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے اقتباسات السرخسی نے کتاب الاصول میں متعدد مقامات پر دیے ہیں۔

۱۰۔ الحنفی

یحییٰ بن (ابی بکر) (بکیر) الحنفی، ابن الندیم نے الفہرست (ص ۲۰۸) میں اُن کا ذکر حنفیہ کے ضمن میں کیا ہے لیکن ابن الندیم، القرشی اور ابن قطلوبغا نے اُن کی نسبت حنفی کے حوالے سے اُن کے عراقی ہونے کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ دیکھیے ابن الندیم (الفہرست) ہو سکتا ہے کہ وہ دراصل یحییٰ بن ابی بکیر الحنفی ہوں جو کوفہ میں پیدا ہُوئے تھے اور ۲۲۰ھ/۸۴۴ء میں مصر میں انتقال کر گئے تھے۔ دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۹۲)۔

علمی آثار

مختصر فی (بیان) الاعتقاد: (اسیر الملاحدة فی الالفاظ المکفرہ) کہا جاتا ہے کہ مؤلف نے اس کتاب کو پہلے پہل فارسی میں لکھا تھا اور بعد ازاں اس کو عربی میں منتقل کر دیا۔ اس کے متعدد قلمی نسخے برلن، پیرس اور قاہرہ میں ہیں۔

۱۱۔ محمد بن سماعة

ابو عبداللہ محمد بن سماعة بن عبید (یا عبد) اللہ الکوفی، ۱۳۰ھ/۷۴۷ء کے لگ بھگ پیدا ہُوئے۔ امام ابویوسف، امام محمد بن الحسن الشیبانی، لیث بن سعد اور یعلیٰ بن خالد الرازی وغیرہم سے حدیث روایت کی اور امام ابویوسف کے انتقال کے بعد کوفہ کے قاضی بھی رہے، لیکن مامون الرشید نے انھیں معزول کر دیا۔ اُنھوں نے ۲۳۳/۸۴۷ء میں وفات پائی۔

و حالات کے مآخذ

(۱) المسعودی (مروج الذہب، ۷/۲۱۰۔۲۱۱) (۲) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۵) (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۵/۳۴۱۔۳۴۲)، (۴) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ص ۱۱۶) (۵) القرشی (الجواہر، ۲/۵۸۔۵۹) (۶) الصفدی (الوافی بالوفیات، ۳/۱۳۹۔۱۴۰)، (۷) الزرکلی (الاعلام، ۷/۲۲۳)، (۸) الکحالہ (معجم المؤلفین ۱۰/۵۷)۔

ب۔ تصانیف:

۱۔ الاکتساب فی الرزاق المستطاب کی بنیاد کتاب الکسب مصنفہ محمد بن الحسن الشیبانی ہے۔ اس کے ۴۵ قلمی اوراق قاہرہ میں ہیں۔

۲۔ النوادر: السرخسی نے "کتاب المبسوط" میں اس سے استفادہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ ہلال الرائے

ہلال بن یحییٰ بن مسلم البصری، وفورِ علم اور رائے سے بکثرت استدلال کرنے سے اُن کا لقب ہلال الرائے پڑ گیا تھا۔ وہ امام ابو یوسفؒ اور امام زفر کے شاگردِ رشید تھے۔ اُنہوں نے ۲۴۵ھ/۸۵۹ء میں اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔

ا حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۵)، (۲) القرشی (الجواہر، ۲/۲۰۷)، (۳) ابن قطلوبغا، ص ۵۹)،

(۴) الزرکلی (الاعلام)، ۹/۵۹)؛ (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۳/۱۵۲)، (۶) بروکلمان، ۱/۱۷۳، عدد ۵)۔

ب علمی آثار

۱۔ کتاب احکام الوقف (الاوقاف) مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۵ھ کتاب احکام الوقف کا انتخاب ابوالمحاسن محمود بن احمد بن مسعود القونوی (م ۷۷۱ھ/ ۱۳۶۹ء) نے المنتخب بن وقفی ہلال وخصاف کے نام سے کیا تھا، جس کے قلمی نسخے ترکیہ اور جرمنی کے مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

کتاب الاحکام الوقف کا اختصار (۱) ابو محمد بن عبداللہ بن الحسین الناصحی (م ۴۴۷ھ/۱۰۵۵ء) (۲) اور علی بن امیر اللہ قنالی زادہ (۲) ۹۷۹ھ/۱۵۷۱ء نے اسعاف فی احکام الوقف کے نام سے کیا تھا۔ دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۲/۶۴۴)، اس کے ۸۱ قلمی اوراق قونیہ میں ہیں۔

۱۳ محمد بن مُقاتل الرازی

محمد بن مُقاتل الرازی، امام محمد بن الحسن الشیبانی کے شاگرد اور وکیع بن الجراح وغیرہ کے راوی تھے۔ امام بخاری وغیرہ نے اُن سے حدیث سنی تھی۔ وہ عالی مرتبہ فقیہ تھے۔ اُنہوں نے ۲۴۸ھ/۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

ا حالات کے مآخذ

(۱) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳/۱۳۹)، (۲) ابن حجر (التہذیب، ۹/۴۶۹-۴۷۰)، (۳) ابن حجر (لسان المیزان، ۵/۳۸۸)، (۴) القرشی (الجواہر، ۲/۱۳۴)۔

ب علمی آثار

المحاورۃ بین الشیخین عبداللہ بن بابویہ القمی الشیعی ومحمد بن مقاتل الرازی (التفضیل بن قریش وبنی ہاشم، اس کے ۱۵ قلمی اوراق قاہرہ میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو اللیث سمرقندی (م ۳۷۳ھ/۹۸۳ء) نے مقاتل الرازی کی آراء کو "کتاب النوازل" میں جمع کر دیا ہے۔

۱۴۔ ابن الشلجی

ابو عبداللہ محمد بن شجاع المعروف بابن الشلجی، امام حسن بن زیاد کے شاگرد تھے۔ وہ نہایت متقی و پرہیزگار اور عظیم القدر حنفی تھے۔ وہ ساری عمر عراق میں رہے، کہا جاتا ہے کہ وہ معتزلہ کی طرف میلانِ خاطر رکھتے تھے۔ انہوں نے ۲۵۷ھ/۸۷۰ء یا ۲۶۶ھ میں اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۶-۲۰۷)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد ۳۵۰/۵-۳۵۲)۔ (۳) الشیرازی (طبقات الفقہا، ص ۱۱۸)، (۴) میزان الاعتدال، ۷۱/۲-۷۲)، (۵) القرشی (الجواہر، ۶۰/۲-۶۱) (۶) الصفدی (الوافی بالوفیات، ۱۴۸/۲)، (۷) ابن حجر (التہذیب، ۲۲۰/۹-۲۲۱)، (۸) الزرکلی (الاعلام ۲۸/۷)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین) ۶۴/۱۰)۔

ب تصانیف

ابن الشلجی سے مندرجہ ذیل کتب منسوب ہیں:

"کتاب المناسک"۔ کتاب تصحیح الآثار، کتاب المضاربۃ، کتاب الرد علی المشبہۃ۔ ان کتابوں کے بہت سے اقتباسات حنفیہ کی متاخر کتابوں، بالخصوص کتاب النوازل فی الفروع اور ابو اللیث سمرقندی (م ۳۷۳ھ/۹۸۳ء) کی عیون المسائل میں ملتے ہیں۔

۱۵۔ الخصّاف

ابو بکر احمد بن عمر (عمرو) الشیبانی الخصاف نے ابو عاصم النبیل اور ابو داؤد طیالسی وغیرہ سے حدیث روایت کی۔ خلیفہ المہتدی باللہ کے ہاں اُن کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ جب المہتدی قتل کر دیا گیا تو خصاف کا گھر لوٹ لیا گیا اور اُن کی بعض کتابیں بھی جاتی رہیں۔ انھوں نے بغداد میں ۲۶۱ھ/۸۷۴ء میں قضا کی۔

د حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۳۰۶)، (۲) الشیرازی (طبقات الفقہا ص ۱۱۸)، (۳) ابن ہدایۃ (طبقات الشافعیہ، ۲۴) (۴) القرشی (الجواہر، ۸۷/۱-۸۸)، (۵) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ۷)، (۶) الزرکلی (الاعلام ۱۷۸/۱)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۳۵/۱۱)، (۸) بروکلمان، ۱۷۳/۱، عدد ۶)، (۹) نیز دیکھیے ص ۲۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف :

۱۔ کتاب احکام الوقف یا (الاوقاف)، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۲ھ۔ اس کے منتخبات ہلال الرائی کی کتاب احکام الوقف کے انتخابات سمیت المنتخب من وقفی ہلال والخصاف" کے نام سے ملتے ہیں۔

۲۔ ادب القاضی : اس کتاب کے قلمی اوراق ترکیہ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

ادب القاضی کے شارحین :

ابواحمد بن علی الجصاص الرازی (م ۳۷۰ھ/۹۸۱ء)

عبداللہ بن الحسین الینشاپُوری (م ۴۴۷ھ/۱۰۵۵ء)

عمر بن عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳۶ھ/۱۱۴۱ء) الغجندی۔

ابوعبداللہ محمد بن علی بن ابی القاسم بن ابی رجار القاسمی الغجندی (حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ص ۴۷)

نامعلوم شارح، جس کی شرح کتب خانہ آصفیہ میں ہے۔

۳۔ کتاب الحیل والمخارج : اس میں تجارت کے کاموں اور اُن سے استفادے کے ذرائع کا ذکر ہے۔ یہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۱۶ھ میں شائع ہوئی تھی۔

۴۔ کتاب النفقات : بمعہ شرح عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳۶ھ/۱۱۴۱ء) حیدر آباد (دکن) سے ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوئی تھی۔

۵۔ کتاب الرضاع : اس کے پچیس قلمی اوراق کتب خانہ مراد ملّا میں ہیں۔

۱۶۔ ابن المغلس الحمانی

ابوالعباس احمد بن الصلت بن مُغلّس الحمانی، بشر بن الولید الکندی (م ۲۳۸ھ/۸۵۲ء) کے تلامذہ میں تھے۔ وہ ابوعبید القاسم بن سلّام وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں، لیکن اُن کا شمار معتبر راویوں میں نہیں ہوتا۔

د حالات کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۴/۲۰۷ تا ۲۱۰)، (۲) القرشی (الجواہر، ۱/۷۹-۷۰) (۳) حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ۱۸۳۷)،

ب علمی آثار

فصل فی مناقب ابی حنیفہؒ، کتب خانہ طلعت میں قلمی نسخہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٧۔ القلانسی

ابو عبداللہ محمد بن خزیمۃ البلخی القلانسی (م ۳۱۴ھ/۹۳۶ء)

ؤ حالات کے مصادر

القرشی (الجواہر، ۲/۵۳)

ب علمی آثار

"التہذیب" ۱۱۸ قلمی اوراق سرائے احمد ثالث میں ہیں۔

١٨۔ البرذعی

ابو سعید احمد بن الحسین الأشر دسینی البرذعی نے بغداد کا سفر کر کے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی۔ وہ عقیدہ کے اعتبار سے معتزلی تھے اور الظاہریہ کی تردید کرتے تھے، حج کرنے گئے لیکن قرامطہ نے انہیں راستے میں شہید کر دیا۔ (۳۱۷ھ/۹۲۹ء)

ؤ حالات کے مراجع

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد) ۴/۹۹۔۱۰۰)، (۲) ابن المرتضیٰ (طبقات المعتزلہ، ۱۰۱)، (۳) القرشی (الجواہر، ۱/۶۶۔۶۷)، (۴) بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۹۳، عدد ۶ ب۔

ب علمی آثار

'مسائل الخلاف' مخطوطہ زیتونہ، تونس میں ہے۔

١٩۔ امام طحاوی

ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک الازدی الطحاوی الحجری، انہوں نے خود لکھا ہے کہ وہ طحا (مصر کا ایک گاؤں) میں ۲۳۹ھ/ ۸۵۳ء) پیدا ہوئے۔ اُن کے اوّلین اُستاد اُن کے خالو ابو ابراہیم اسماعیل المزنی تھے، جو کہ امام شافعی کے مشہور تلامذہ میں تھے، پھر انہوں نے اپنے خالو کو چھوڑ کر حنفی فقیہ ابو جعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ کی صحبت اختیار کی[1]۔ اور ۲۶۸ھ/ ۸۸۱ء میں شام کا سفر کر کے شیخ القضاۃ ابو حازم

---

[1] القرشی (الجواہر، ۱/۱۲۷۔۱۲۸)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحمید بن عبدالعزیز (م ۲۹۲ھ/۹۰۴ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کے بعد وہ مصر واپس آ گئے۔ یہاں اُن کو دِلی مراد قاضی مصر محمد بن عبدہ کے ہاں حاصل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک حاسد کے کینہ کی وجہ سے اُن کو قید و بند کے مصائب اُٹھانا پڑے۔ امام طحاوی اوّل و آخر فقہ کے عالم تھے۔ وہ فخر کیا کرتے تھے کہ وہ باہمی لین دین کی دستاویزات غلطی کے بغیر لکھ سکتے ہیں۔ امام طحاوی محدث بھی تھے۔ وہ اپنے خالو سے مسندِ شافعی روایت کرتے تھے۔ اُنہوں نے ۳۲۱ھ/۹۳۳ء میں وفات پائی۔

د۔ حالات کے مآخذ

(۱) الکندی (ولاۃ مصر، دیکھیے۔ الفہرس، ص ۶۱۹)، (۲) ابن الندیم الفہرست، ص ۲۰۷)، (۳) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۱۲۰)، (۴) ابن عساکر (التہذیب، ۲/۵۴-۵۵۔ (۵) السمعانی (کتاب الانساب، ۳۶۸)، (۶) ابن خلکان (وفیات الاعیان ۱/۲۳۔ (۷) ابن الاثیر (اللباب، ۲/۸۲)، (۸) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۸۰۸ تا ۸۱۱)، (۹) ابن حجر (لسان المیزان، ۱/۲۷۴-۲۸۲)، (۱۰) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۷۴)، (۱۱) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ص ۶)، (۱۲) القرشی (الجواہر، ۱/۱۰۲-۱۰۵)، (۱۳) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/۲۸۱)، (۱۴) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۲۸۸)، (۱۵) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۳/۲۳۹)، (۱۶) محمد زاہد الکوثری (الحاوی فی سیرۃ الامام ابی جعفر الطحاوی، قاہرہ ۱۳۶۸ھ)۔ (۱۷) الزرکلی (الاعلام، ۱/۱۹۷)، (۱۸) الکحالہ (معجم المولفین، ۲/۱۰۷)؛ (۱۹) بروکلمان، ۱/۱۷۳، عدد ۷ کرینکو، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ طبع اوّل، ۴/۶۵۸-۶۶۲۔ فلوگل HAAXEF ۲۹۹-۲۹۸)، وسٹن فیلٹ GESCHICHTS ۱۰۲)

ب۔ تصانیف

۱۔ معانی الآثار: لکھنؤ سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے (۱۳۰۰ھ-۱۳۰۲ھ) اس کے بعد متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے۔

معانی الآثار کی شروح

۱۔ محمد بن محمد الباہلی (المالکی، (م ۳۱۴ھ/۹۲۶ء) دیکھیے خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۳/۲۱۴-۲۱۵)

۲۔ محمود بن احمد العینی (م ۸۵۵ھ/۱۴۵۱ء): مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار۔ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) میں اس کی پانچویں جلد ہے۔ بعض جلدیں مصنف کی خود نوشتہ قاہرہ میں بھی ہیں۔

۳۔ العینی: نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار: قلمی نسخہ قاہرہ اور سرائے احمد ثالث (ترکیہ) میں ہے۔

۴۔ العینی: معانی الاخبار فی اُسامی رجال معانی الآثار: ترکیہ میں دو جلدیں ہیں۔

۵۔ ابوالفضل بن نصر بن محمد اللہ بستانی: کتب خانہ قسطمونی میں اس طرح کے تین سو پچاس قلمی اوراق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ گمنام شارح : نامعلوم شارح کی شرح پیرس میں ہے۔
۷۔ مولانا محمد یوسف : امانی الاخبار فی شرح معانی الآثار، دو جلدیں دہلی سے شائع ہو چکی ہیں۔

معانی الآثار کے مختصرات

معانی الآثار کے مختصرات مندرجہ ذیل علماء نے لکھے ہیں :

۱۔ محمد بن احمد بن رشد القرطبی (م ۵۲۰ھ/۱۱۲۶ء) دیکھیے بروکلمان ۱/۲۸۴۔ اس کی دوسری جلد قاہرہ میں ہے۔

۲۔ عبید بن محمد بن عبد العزیز السمرقندی (م ۷۰۱ھ/۱۳۰۰ء) دیکھیے الدرر الکامنہ ۲/۴۳۲۔ اس کے ایک سو اکتالیس اوراق کتب خانہ فیض اللہ میں ہیں۔

۳۔ عبداللہ بن یوسف بن محمد الزیلعی (م ۷۶۲ھ/۱۳۶۱ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المولفین، ۶/۱۶۵)۔ قلمی نسخہ کوپریلی ترکیہ میں ہے۔

۲۔ بیان مشکل الاحادیث (الآثار) : یہ کتاب چار جلدوں میں حیدر آباد (دکن) سے شائع ہو چکی ہے۔
۳۔ کتاب الشروط الکبیر : مولفین اور مصنفین کے لیے ہدایات، برلن و قاہرہ میں چند اجزاء ہیں۔ کتاب اذکار الحقوق والرہون" قاہرہ میں اس کتاب کے دو ٹکڑے ہیں، شائع کردہ شاخت، ہائیڈل برگ ۱۹۲۶۔۱۹۲۷ء اس سلسلے کی بحث چہارم اور کتاب الشفع جو کتاب الشروط الکبیر سے ماخوذ ہے شاخت شائع کر چکا ہے۔
۔ کتاب الشروط الصغیر، مکتبہ ملا مراد میں چند اجزاء ہیں۔
۔ اختلاف الفقہاء : اس کا مختصر احمد بن علی الجصاص (م ۳۷۰ھ/۹۸۱ء) لکھا تھا جس کی دوسری جلد قاہرہ میں ہے۔

المختصر فی الفقہ۔ شائع کردہ ابو الوفاء الافغانی، قاہرہ ۱۳۷۰ھ

کتاب المختصر کی شروح اور ان کے شارحین

ا۔ ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی (م ۳۷۰ھ/۹۸۱ء) ترکیہ اور مصر میں اس کے بہت سے اجزاء ہیں۔
ب شمس الائمہ محمد بن احمد السرخسی (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) دیکھیے بروکلمان، ۲۷۲۔ چسٹر بیٹی میں ۲۳۹ اوراق نوشتہ ساتویں صدی ہجری ہیں۔
ج بہاء الدین علی بن محمد بن اسماعیل الاسبیجابی السمرقندی (م ۵۳۵ھ/۱۱۴۱ء) مکتبہ مراد ملا اور مکتبہ فیض اللہ میں بہت سے اجزاء ہیں۔
د محمد بن احمد الخجندی الاسبیجابی (چھٹی صدی ہجری میں حیات تھے) دیکھیے القرشی (الجواہر، ۲/۲۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبۂ شہید علی (ترکیہ میں دو جلدیں ہیں ۔)

ھ۔ ابو کفر احمد بن محمدّ بن مسعود الوبری : دیکھیے القرشی (الجواہر، ۱/۱۲۱ ۔

۷۔ "العقیدہ یا (العقائد) یا (بیان السنۃ والجماعۃ ۔ دیکھیے شاخت ۔ ISLAM ۲/۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ مطبوعہ قازان ۱۸۹۳ء ۱۲۴۰ھ، سنگی طباعت شکار پور ۔ ۱۹۰۰ ۔ نیز (شائع کردہ مفتی محمد شفیع ۔ دیوبند)

عقیدہ کے شارحین اور شروح

ا۔ اسماعیل بن ابراہیم بن احمد الشیبانی (م ۶۲۹ھ/۱۲۲۱ء) دیکھیے القرشی الجواہر، ۱/۱۴۴، شرح کے چند اوراق چسٹر بیٹی اور قاہرہ میں ہیں ۔

ب۔ منجبرس نجم الدین بن ینقلیج عبداللہ الترکی (م ۶۵۲ھ/۱۲۵۴ء) نور لامع والبرہان الساطع" اسی شرح کے بہت سے اوراق مکتبہ آیا صوفیہ اور مکتبہ کوبریلی (ترکیہ) میں محفوظ ہیں ۔

ج۔ ہبۃ اللہ بن احمد بن معلّی الترکستانی (م ۷۳۲ھ/۱۳۳۱ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المولفین : ۱۳۰/۱۳۴ ۔ مکتبہ مراد ملا میں اس کے ۱۷۹ اوراق ہیں ۔

د۔ محمود بن احمد بن مسعود القونوی (م ۷۷۱ھ/ ۱۳۶۹ء) دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۹۰) قازان سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے ۔

ہ۔ سراج الدین ابی حفص عمر بن اسحاق الشبلی (م ۷۷۳ھ/ ۱۳۷۲ء) دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۲/ ۱۸۹۔ شرح کے چند اوراق قاہرہ میں ہیں ۔

و۔ محمد بن محمد بن محمود البابرتی (م ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء) دیکھیے بروکلمان تکملہ، ۲/ ۸۹)، مکتبہ لالہ لی میں چند اوراق ہیں ۔

ز۔ علی بن علی بن محمد بن ابی العز دمشقی (م ۷۹۲ھ/ ۱۳۹۰ء) دیکھیے الکحالہ معجم المؤلفین، ۷/ ۱۵۶) ۔

ح۔ کافی حسن آفندی الاقحصاری (۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء : نور الیقین فی اصول الدین (دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۴۴۳)۔ پانچ ۔ چھ شروح نامعلوم شارحین کی ہیں ۔

۲۰۔ الکرابیسی

ابو الفضل محمد بن صالح بن محمد الہیثم الکرابیسی السمرقندی، عبداللہ بن عبدالرحمن الدّارمی (م ۲۵۵ھ/۸۶۹ء) وغیرہ سے حدیث روایت کرتے تھے ۔ انہوں نے ۳۲۲ھ/۹۳۴ء میں اس دار فانی سے کوچ کیا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د حالات کے مآخذ

حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ۷، ۱۲۵۷) (۲) ھدیۃ العارفین ۲، ۳۳/) (۳) الزرکلی (الاعلام ۷، ۳۲/ .

(۴) الکحالہ (معجم المولفین ۱۰۰/۱۰، ۸۵) (۵) بروکلمان، تکملہ ۲۹۵/۱، عدد ۹

ب علمی آثار

کتاب الفروق ؛ سرائے احمد ثالث (ترکیہ) میں اس کے چوّن اوراق ہیں ۔ دیکھیے ثانحت ISLAMICA ۲/۸،۵ ۔

۲۱۔ المروزی

ابوالفضل محمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ المروزی، المعروف بالحاکم الشہید، مرو میں پیدا ہُوئے ۔ اُن کی پیدائش ۲۴۱ھ/۸۵۱ سے قبل ہوگی، کیونکہ وہ امام احمد بن حنبل اور اُن کے معاصرین سے حدیث روایت کرتے تھے ۔ پہلے وہ بخارا میں قاضی رہے، زاں بعد خراسان میں حمید سامانی کے وزیر بن گئے ۔ وہ کثیر التصانیف مؤلف تھے اور ثقہ راوی بھی ۔ ۳۳۴ھ میں فوجیوں نے بلوہ کرکے انھیں اُن کے مکان میں شہید کر دیا اور اُن کا کفن دفن مرو میں ہُوا ۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن الجوزی (المنتظم، ۶/۳۴۶ - ۳۴۷)، (۲) القرشی (الجواہر، ۲/۱۱۲-۱۱۳)، (۳) ہدیۃ العارفین ۲/۴۲، (۴) الزرکلی (الاعلام، ۷/۲۴ ، (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۱/۱۸۵، بروکلمان، ۱/۱۷۴، عدد ۹ ۔

تصانیف

"الکافی فی الفقہ ۔ اس کتاب کی تالیف میں مصنف نے امام شیبانی کی کتابوں پر زیادہ تر اعتماد کیا ہے ۔ اس کے قلمی نسخے ترکیہ کے مختلف کتاب خانوں میں ہیں ۔

الکافی کی شروح

۱۔ محمد بن احمد بن سہل السرخسی (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) کی شرح جو تیس جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے ۔ (۱۳۲۴ تا ۱۳۳۱ھ)

۲۔ احمد بن منصور الاسبیجابی (م ۴۸۰ھ/۱۰۸۷ء دیکھیے القرشی (الجواہر الفقہ ۱/۱۲۷) ۔ اس شرح کے تقریبًا چار سو اوراق مکتبہ نورعثمانیہ میں ہیں ۔ شارح سے اس کی نسبت کچھ مشکوک سی ہے، لیکن اس کا شارح علی بن محمد بن اسماعیل الاسبیجابی بھی نہیں ہو سکتا، دیکھیے حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ۱۳۷۸ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکافی کا اختصار ابوالبقار محمد بن احمد بن ضیار الدین القرشی (م ۸۵۴ھ/۱۴۵۰ء) نے کیا تھا، قلمی نسخہ مکتبہ خالدیہ، قدس میں ہے ۔

۲۲۔ امام کرخی

ابوالحسن عبیداللہ بن الحسین بن دلال الکرخی، کرخ جُدّان میں ۲۶۰ھ/۸۷۳ء میں پیدا ہوئے لیکن عمر بغداد میں گزاری اور یہیں فقہ حنفی کا درس دیا ۔ اُن کی ذات پر امام ابوحنیفہ کے اصحاب کی علمی عظمت ختم ہوگئی ۔ وہ نہایت عابد و زاہد، فاقہ مست اور صابر و شاکر تھے ۔ آخری عمر میں اُن پر فالج کا حملہ ہوا تو اُن کے احباب نے سیف الدولہ سے مالی اعانت کی درخواست کی ۔ سیف الدولہ نے اُن کے علاج معالجہ کے لیے دس ہزار درہم ایک خط کے ساتھ بھجوا دیے، لیکن امام کرخی اس رقم کے پہنچنے سے بیشتر ہی راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے تھے ۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۸)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۰/۳۵۳ - ۳۵۵) -
(۳) ابن حجر (لسان المیزان، ۴/۹۸ - ۹۹)، (۴) القرشی (الجواہر، ۱/۳۳۷)، (۵) ابن قطلوبغا (تاج التراجم ص ۲۹)، (۶) حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ص ۵۶۳ - ۵۷۰)، (۷) ہدیۃ العارفین، /۶۴۶)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۴/۳۴۷)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۶/۲۳۹)، (۱۰) بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۹۵، عدد ۹ ب)

تصانیف

۱۔ الاصول : اس کی شرح ابو حفص عمر النسفی (م ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء) نے لکھی تھی جو ایک کتابی مجموعے کے ساتھ قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے ۔ احمد حسین سالم الشیبانی نے الاصول کو منظوم بھی کیا تھا ۔ اس کے چار اوراق بخط مؤلف قاہرہ میں ہیں ۔

۲۔ المختصر : یہ کتاب ابوالحسین احمد بن محمد القدوری (م ۴۲۸ھ/۱۰۳۷ء) کی شرح کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے اور اس کا شمار فقہ حنفی کی بڑی اور بنیادی کتابوں میں ہوتا ہے ۔ اس کے بہت سے اجزاء ترکیہ کے مختلف کتاب خانوں میں ہیں ۔ یحییٰ جامع میں موجود ٹکڑے کا مقدمہ تاریخ فقہ کے بارے قیمتی معلومات کا حامل ہے ۔ المختصر کی شرح مندرجہ ذیل فقہار نے لکھی ہے ۔

۱۔ احمد بن منصور الاسبیجابی (م ۴۸۰ھ/۱۰۸۸ء) اس شرح کے ۱۸۴ اوراق خود نوشتہ شارح مکتبہ مراد مُلّا میں ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ ابوالفضل عبدالرحمٰن بن محمد الکرمانی (م ۵۴۳ھ/۱۱۴۹ء)، دیکھیے بروکلمان ۱/۳۷۴۔ ترکیہ کے کتب خانوں میں اس کے بہت سے اوراق ہیں۔

۲۳۔ امام جصّاص

ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی ۳۰۵ھ/۹۱۷ء میں تولّد ہوئے اور امام ابوالحسن الکرخی سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے ۳۲۵ھ/۹۳۷ میں بغداد چلے آئے۔ اس کے بعد خود فقہ کا درس دیتے رہے، وہ بغداد چھوڑ کر دو دفعہ اہواز اور نیشاپور گئے، لیکن ۳۴۴ھ/۹۵۵ء میں بغداد واپس آگئے اور بقیہ عمر بغداد میں گزار دی تاآنکہ اُنھوں نے ۳۷۰ھ/۹۸۲ء میں وفات پائی۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۸)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۴/۳۱۴-۳۱۵)۔ (۳) ابن الجوزی (المنتظم، ۷/۱۰۵)، (۴) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ)، ۹۵۹)، (۵) القرشی (الجواہر ۱/۸۴-۸۵ (۶) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۹۷)، (۷) ابن العماد، شذرات الذہب، ۳/۷۱)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۱/۱۶۵)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۷-۸)، (۱۰) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۳۵، عدد ۲ ج)

تصانیف:

۱۔ احکام القرآن: احکامی آیات کی، یہ تفسیر استانبول (۱۳۳۵-۱۳۳۸ھ) اور قاہرہ (۱۳۴۷ھ) سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ اصول الفقہ: قاہرہ میں خطی نسخہ ہے۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے الجامع الکبیر (امام محمد بن الحسن شیبانی)، امام طحاوی کی المختصر اور ادب القاضی کی بھی شرحیں لکھی تھیں۔ نیز اختلاف الفقہاء کا بھی اختصار کیا تھا۔

۲۴۔ ابُواللّیث سمرقندی

ابواللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، حنفی فقیہ اور مفسر قرآن اور صوفی تھے۔ اُنھوں نے ۳۷۳ھ/۹۸۳ء یا ۳۷۵ھ یا ۳۹۳ھ میں وفات پائی۔

حالات کے مصادر

القرشی (الجواہر، ۲/۱۹۶)، (۲) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ۵۸-۵۹)، (۳) الزرکلی (الاعلام،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸/۳۴۸) ، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین ، ۱۳/ ۹۱) ، (۵) شاخت ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی)، ۱/ ۱۳۷) ، بروکلمان ، ۱/ ۱۹۶ ، عدد ۸ فلوگل : HANEF ص ۳۰۲ ، ریٹر (ترکیات ، ۷، ۸ ، ص ۱۰)

تصانیف

۱۔ تفسیر القرآن : ترکی زبان میں اس کا ترجمہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن عرب شاہ (م ۸۵۴ھ/ ۱۴۵۰ء) نے کیا تھا ۔ اس کے لیے دیکھیے بروکلمان ، ۲/ ۲۸) اس کی تین جلدیں مکتبہ دو غملو دبا میں ہیں ۔

اس ترجمہ پر نظر ثانی موسیٰ ازنیقی نے ۸۵۰ھ/ ۱۴۴۶ء میں کی تھی ۔ اس کے بہت سے نسخے ترکیہ کے کتب خانوں میں ہیں ۔ دوسرا ترجمہ احمد الداعی (م ۸۲۰ھ/ ۱۴۱۷ء) نے کیا تھا ۔ اس کے ۴۰۴ اوراق مکتبہ نور عثمانیہ میں ہیں ۔

۲۔ خزانۃ الفقہ : فقہ حنفی کے مسائل کے بارے میں مختصر سا رسالہ ، اس کے بے شمار قلمی نسخے ترکیہ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں ۔

۳۔ الفتاویٰ من اقاویل المشائخ : اس کے بہت سے قلمی اوراق تونس اور ترکیہ میں ہیں ۔

۴۔ مختلف الروایۃ : یہ کتاب مختلف روایتوں کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہے :

(۱) روایت قدیمہ جو بایزید میں ہے ۔ (۲) روایت علاء الدین العالم السمرقندی ۔ اس پر صفی الدین عمر الحنفی کا حاشیہ ہے جو مکتبہ جامعہ استانبول میں ہے ۔

۵۔ عیون المسائل فی الفروع : شائع کردہ عبدالرزاق قادری حیدر آباد (دکن) ۱۹۶۰ء اس کی شرح علاء السمرقندی محمد بن عبدالحمید (م ۵۵۲ھ/ ۱۱۵۸) اور محمد بن عمر بن عربی الجاوی (م مابعد ۱۸۸۸ء) مطبوعہ قاہرہ (۱۳۰۱ھ ، ۱۳۰۳ ، ۱۳۰۸ھ) اور مکہ معظمہ ۱۳۱۱ھ ۔

۶۔ النوازل فی الفروع ، یہ محمد بن مقاتل الرازی (م ۲۴۸ھ/ ۸۶۲ء) اور محمد بن شجاع الثلجی (م ۲۵۷ھ ۸۷۰ء) اور محمد بن سلمہ (م ۲۷۸ھ/ ۸۹۱ء) ، نصیر بن یحییٰ البلخی (م ۲۵۰ھ/ ۸۶۰ء) ، محمد بن محمد بن سلام البلخی (۳۰۵ھ/ ۹۱۷ء) ابوبکر محمد بن احمد الاسکاف البلخی (م ۳۳۳ھ/ ۹۴۵ء) علی بن احمد الفارسی اور ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن محمد البلخی کی فقہی آثار کا مجموعہ ہے ۔ دیکھیے القرشی (الجواہر) ، الکحالہ (معجم المؤلفین) اور حاجی خلیفہ (کشف الظنون ، متعدد مقامات)

النوازل کا انتخاب ۔ مختار النوازل مصر کے بہت سے کتب خانوں میں ہے ۔

۷۔ المقدمہ فی الصلاۃ : اس کا ترکی ترجمہ آیا صوفیہ میں ہے ۔

مقدمہ کی شروح اور شارحین

۱۔ جبریل بن حسن بن عثمان الجنجوی (م ۷۵۲ھ/ ۱۳۵۱ء) : تقدمۃ ۔ دیکھیے حاجی خلیفہ (کشف الظنون ، عدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۹۶ء) مخطوطات جرمنی، مصر اور عراق میں ہیں۔

ب۔ التوضیح بشرح مصطفیٰ بن زکریا بن آیدُغمس (م ۸۰۹ھ/۱۴۰۶ء) اُس کے لیے دیکھیے السخاوی الضوء اللامع ۱۰/۱۶۰)۔ اس کے متعدد نسخے اسکندریہ اور استنبول میں ہیں۔

ج حسن بن حسین التولونی (م ۹۰۹ھ/۱۵۰۳ء)؛ اسکندریہ میں شرح کے ۲۶ اوراق ہیں۔

د لطف اللہ النسفی الکیدانی (تقریباً ۷۵۰ھ/۱۳۴۹ء) دیکھیے برو کلمان، ۲/۹۸)

ھ محمد بن ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۸۷۹ھ/۱۴۷۴ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۸/۲۱۷) میونخ (جرمنی) میں دس اوراق ہیں۔

و شمس الدین محمد بن حسام الدین القستانی (م ۹۶۲ھ/۱۵۵۵ء دیکھیے۔ الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/۱۷۹)۔

ز محمد بن محمد قاضی زادہ (م ۱۰۴۴ھ/۱۶۳۴ء) قطرات الغیث علی مقدمۃ ابی اللیث۔ دیکھیے برو کلمان (۲، ۴۴۴)؛ چالیس اوراق مکتبہ شہید علی میں ہیں۔

ح ابو المرشد المالکی المغربی: مخدرات الفہوم فیما یتعلق بالتراجم والعلوم" الجزائر میں چند اوراق ہیں۔

ط نامعلوم شارح، (۲) اسعد آفندی، (۳) نامعلوم شارح: شرح: الجوہر المثمنۃ شرح (۴) مشہد ایران میں ہے۔

۸۔ بیان عقیدۃ الاصول (عقائد کے بارے میں) یہ ملائی زبان کے ترجمے سمیت سوئیڈن سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کی شرح بہجۃ العلوم کے نام سے کسی نامعلوم شارح نے لکھی تھی۔

۹۔ بستان العارفین: یہ کتاب اسلام، فلسفہ، اور شریعت وغیرہ کے مختلف مضامین پر مشتمل ہے اور متعدد بار استانبول، کلکتہ اور بمبئی وغیرہ میں چھپ چکی ہے۔

۱۰۔ تنبیہ الغافلین۔ یہ کتاب احادیث کی بنا پر اخلاق، تقویٰ کے مضامین اور پند و موعظت پر مشتمل ہے اور بمبئی اور قاہرہ میں متعدد بار چھپ چکی ہے۔ اسپینی زبان میں اس کا مختصر ترجمہ ہو چکا ہے۔ برلن میں اس کا نظرثانی شدہ فارسی ترجمہ بھی ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے، برطانیہ، کلکتہ اور میسور میں بھی ہیں۔

۱۱۔ اسرار الوحی، شب معراج میں ذاتِ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گفتگو کی حدیث اس کی شرح فارسی میں برہان الدین محمد بختیار بخاری (بارھویں صدی ہجری) نے لکھی تھی جس کے ۸۶ اوراق شارح کے خود نوشتہ مکتبہ آیا صوفیہ میں ہیں۔

۱۲۔ قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون۔ گناہِ کبائر پر سزا کے بارے میں مطبوعہ بولاق ۱۳۰۰ھ (امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعرانی کی کتاب مختصر التذکرۃ القرطبیہ کے حاشیہ پر۔

۱۳۔ شرح الفقہ الاکبر (امام ابوحنیفہ): چند قلمی اوراق کتب خانہ اسعد آفندی میں ہیں۔

۱۴۔ دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار: کتب خانہ آصفیہ اور فاتح (قسطنطنیہ) میں ایک سو اوراق ہیں۔

۱۵۔ تاسیس الفقہ: کتب خانہ اسکندریہ میں مخطوطہ ہے۔

۱۶۔ شرائع الاسلام: پٹنہ میں قلمی نسخہ ہے۔

۱۷۔ المعارف فی شرح الصحائف (وجود باری تعالیٰ کے بارے میں دلائل) رام پور اور ترکیہ کے بعض کتاب خانوں میں قلمی نسخے ہیں۔

۱۸۔ تاسیس النظر (المختلف بین اصحاب الفقہ): سرائے احمد ثالث میں ۱۶۶ قلمی اوراق ہیں۔

۱۹۔ رسالۃ المعرفۃ والایمان: کتب خانہ سعد آفندی (ترکیہ) میں چند اوراق ہیں۔

۲۰۔ رسالہ فی الحکم: مخلوقات اور حوادث کے بارے میں دینی نظریات، کتاب خانہ کوبریلی میں چند اوراق ہیں۔

۲۱۔ قوت النفس فی معرفۃ الارکان الخمس: چند اوراق کتاب خانہ راغب پاشا میں ہیں۔

۲۲۔ تحفۃ الانام فی مناقب الائمۃ الاربعۃ الاعلام، ۹۱ قلمی اوراق کتب خانہ چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۲۳۔ اللطائف المستخرجۃ من صحیح البخاری۔ مکتبہ جامعہ استانبول میں ۲۹۔ اوراق ہیں۔

۲۴۔ رسالہ فی الفقہ: مصر میں قلمی نسخہ ہے۔

۲۵۔ البیہقی

ابوالقاسم اسماعیل بن الحسن (الحسین)، بن علی الغازی البیہقی، فقیہ اور ادیب تھے۔ ۴۰۲ھ/۱۰۱۱ء میں تحریر و تسوید کا کام کرتے تھے۔

حالات کے مراجع

(۱) یاقوت (الارشاد، مطبوعہ لندن، ۲/۲۶۱-۲۶۲)، (۲) السیوطی (بغیۃ الوعاۃ، ۱۹۴)، (۳) القرشی (الجواہر، ۱/۱۴۷)، (۴) حاجی خلیفہ (کشف الظنون، بمواضع کثیرہ)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۱/۳۰۸)، (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۲۶۴)، (۷) بروکلمان، ۱/۱۷۴، عدد ۱۱)۔

علمی آثار

الشامل: فتاویٰ کی شکل میں فقہی فیصلے، جن میں البیہقی نے زیادہ تر المبسوط اور امام شیبانی کی زیادات پر انحصار کیا ہے، قاہرہ میں الشامل کی دو جلدیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ امام قُدُوری

ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد بن جعفر القدوری کی ولادت ۳۶۲ھ/ ۹۷۲ء میں ہُوئی۔ فقہ کی تحصیل محمد بن یحییٰ الجرجانی سے کی تاآنکہ وہ بغداد میں احناف کے سرکردہ عالم بن گئے۔ وہ حدیث کے بھی عالم تھے، خطیب بغدادی نے اُن سے حدیث روایت کی ہے۔ اُنہوں نے ۴۲۸ھ/ ۱۰۳۷ء میں بغداد میں وفات پائی اور درب ابی خلف میں دفن کیے گئے۔

خالات کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۴/ ۳۷۷)، (۲) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/ ۲۹)، (۳) السمعانی (کتاب الانساب، ۴۴۴ ب)، (۴) ابن الاثیر (اللباب، ۲/ ۲۴۷)، (۵) القرشی (الجواہر، ۱/ ۹۳۔ ۹۴، ۲/ ۲۳۶۔ ۳۳۷)، (۶) ابن قطلوبغا (تاج التراجم ۵)، (۷) ابن کثیر (البدایۃ والنہانیہ، ۱۲/ ۲۰)، (۸) ابن العماد (شذرات الذہب، ۳/ ۲۳۳)، (۹) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۳/ ۴۷)، (۱۰) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ ۵/ ۲۴۔ ۲۵)، (۱۱) محمد بن شنب، در دائرہ المعارف الاسلامیہ، ۲/ ۱۸۴۲۱۸۴)۔ (۱۲) الزرکلی (الاعلام، ۱/ ۲۰۶)، (۱۳) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/ ۶۶)، (۱۴) بروکلمان ۱/ ۱۷۴، عدد ۱۲)، (۱۵) فلوگل (HANEF)ص ۳۰۵۔

المختصر: اس کے قلمی نسخے ایشیا اور یورپ کے سب کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ متعدد مرتبہ دہلی، لاہور، قازان، بمبئی، استنبول اور قاہرہ میں چھپ چُکی ہے اور اس کا ترجمہ اردو، فارسی اور فرانسیسی میں ہوچکا ہے جو پیرس اور تونس میں چھپ چُکا ہے۔

المختصر کے تکملات

۱۔ علاء الدین ابی بکر محمد بن احمد السمرقندی (م ۵۵۳ھ/ ۱۱۵۸ء) تحفۃ الفقہاء دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۷۴، اس کے بہت سے قلمی نسخے ہم تک پہنچے ہیں۔

۲۔ حسام الدین علی بن احمد بن علی الرازی (م ۵۹۵ھ/ ۱۲۰۱ء) دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۶۴۹) قلمی نسخے ترکیہ کے متعدد کتاب خانوں میں ہیں۔ یہ تکملہ ایک قسم کی شرح ہے جو مؤلف نے خود لکھی ہے۔ جامعہ استانبول میں اس کے ۲۸۳ اوراق ہیں۔

مختصر کی شروح وشارحین

۱۔ ابونصر احمد بن محمد بن الاقطع البغدادی (م ۴۷۴ھ/ ۱۰۸۱ء دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/ ۱۴۸)۔ اس شرح کے بے شمار قلمی نسخے مصر و ترکی کے کتب خانوں میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) نامعلوم مؤلف: شرح غریب الاحادیث ابن الاقطع: کتب خانہ فاتح میں ۶۰ قلمی اوراق۔
(ب) قاسم بن قطلوبغا (م ۸۷۹ھ/۱۴۷۴ء) غریب الحدیث المذکور فی شرح مختصر القدوری لاقطع" مکتبہ لالہ لی میں ۹۷ اوراق ہیں۔

۲۔ خواہرزادہ محمد بن الحسین بن ابی بکر البخاری (م ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء) شرح مشکلات القدوری۔ دیکھیے القرشی (الجواہر، ۱/۲۳۶، ۲/۴۹) ترکیہ کے متعدد کتاب خانوں میں اس شرح کے قلمی نسخے ہیں۔

۳۔ رکن الدین ابی الفضل عبد الرحمان بن محمد الکرمانی (م ۵۴۳ھ/۱۱۴۹ء) ایضاح مختصر القدوری دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۴۱) قلمی نسخہ مکتبہ الخالدیہ القدس میں ہے۔

۴۔ ابوالمعالی عبد الرب بن منصور بن اسماعیل الغزنوی (متوفی تقریباً ۵۰۰ھ/۱۱۰۶ء "ملتمس الاخوان"۔ دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۵/۱۱۱) ایک جلد مکتبہ فاتح میں ہے۔

۵۔ بہاء الدین محمد بن احمد بن یوسف الاسبیجابی (زمانۂ حیات چھٹی صدی ہجری) زاد الفقہاء بہاء الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی (م ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء) کے اُستاد تھے۔ پشاور، لالہ لی اور ترکیہ کے دوسرے کتاب خانوں میں بہت سے قلمی نسخے ہیں۔

۶۔ جمال الدین ابی اسعد المطعی بن حسین بن سعید الیزدی (م ۵۹۱ھ/۱۱۹۵ء) اللباب، دیکھیے القرشی (الجواہر، ۲/۱۷۵) زیتونہ اور الازہر میں بہت سے اوراق ہیں۔

۷۔ حسام الدین علی بن احمد بن مکی الرازی (م ۵۹۸ھ/۱۲۰۱ء): خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۶۴۹)، ترکیہ کے مکتبات میں بہت سے اجزاء ہیں۔

۸۔ ابو یعقوب یوسف بن فضل بن محمد الارزنجانی (م ۶۰۳ھ/۱۲۰۶ء) کی شرح۔

۹۔ احمد بن مظفر الرازی (م ۶۴۲ھ/۱۲۴۴ء) شرح مشکلات القدوری۔ دیکھیے حاجی خلیفہ (کشف الظنون) مکتبہ جار اللہ میں چند اوراق ہیں۔

۱۰۔ مختار بن محمود بن محمد الزاہدی الغزمینی (م ۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء) المجتبیٰ: ترکیہ کے بہت سے کتاب خانوں میں متفرق جلدیں ہیں۔

۱۱۔ حمید الدین علی بن محمد بن علی الضریر الرامشی البخاری (م ۶۶۶ھ/۱۲۶۷ء) الفوائد البدریہ۔ دیکھیے بروکلمان، تکملہ، ۱/۵۱۹)

۱۲۔ جلال الدین عمر بن محمد بن عمر الخبازی (م ۶۹۱ھ/۱۲۹۲ء) شرح، دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۸۲)، مکتبہ عاطف ۲۱۶ اوراق ہیں۔

۱۳۔ رشید الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ رمضان الرومی الشبلی (م ۶۹۰ھ/۱۲۶۷ء): الینابیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی معرفۃ الاصول والتفاریع ۔ دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین ، ۱۰/ ۲۱۹) برلن اور اسکندریہ میں بہت سے قلمی اوراق ہیں ۔

۱۴ ۔ ابوبکر بن علی بن موسیٰ الحدّاد العبادی الیمنی (م ۸۰۰ھ/ ۱۳۹۰ء) الجواہرۃ النیرہ (دیکھیے بروکلمان ، ۲/ ۱۸۹) ۔ برلن ، قاہرہ اور آصفیہ میں قلمی اجزا ہیں ۔ اس کے علاوہ یہ شرح استنبول ، دہلی اور لاہور سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے ۔

۱۵ ۔ ابوبکر بن علی بن موسیٰ الحدّاد العبادی (سابق الذکر شارح ۔ السراج الوہاج ، ترکیہ کے مختلف کتب خانوں میں بہت سے اجزاء ہیں ۔

۱۶ ۔ یوسف بن عمر بن یوسف الصوفی الکادُوری (م ۸۳۲ھ/ ۱۴۲۹ء) "جامع المضمرات والمشکلات"۔ دیکھیے حاجی خلیفہ (کشف الظنون ، بمواضع کثیرہ) بعض جلدیں دہلی ، آصفیہ اور استانبول میں ہیں ۔

۱۷ ۔ محمد شاہ بن محمد انصاری (م ۸۳۹ھ/ ۱۴۳۵ء) حاشیہ بر شرح سابق ، دیکھیے بروکلمان تکملہ ۲/ ۳۲۹ء) مخطوطہ استانبول میں ہے بخط مؤلف ۔

۱۸ ۔ عبدالرحیم الآمدی : المہم الضروری" سلطان عثمانی سلیم الاول (م ۹۲۶ھ/ ۱۵۲۰ء) کے لیے لکھی گئی ۔ مکتبہ جاراللہ میں تین قلمی اجزا ہیں ۔

۱۹ ۔ عبدالاوّل بن حسین بن حسن بن حامد الرومی (م ۹۵۰ھ) "حدق العیون" دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین ۵/ ۶۷) مکتبہ لالہ لی میں ۱۷۳ اوراق ہیں ۔

۲۰ ۔ محمد بن عبداللہ الالبسانی ، شرح دیباجۃ القدوری (عثمانی سلطان مراد ثالث ، ۹۲۷ھ/ ۱۵۶۶ء ۔ ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ کو بطور ہدیہ پیش کی گئی) ۔ کتب خانہ عاشر آفندی میں اس کے تیئس اوراق ہیں ۔

۲۱ ۔ یوسف بن محمد الزغوانی (م ۱۱۴۴ھ/ ۱۷۳۱ء) المتین علی مختصر القدوری" مکتبہ زیتونہ میں دو جلدیں ہیں ۔

۲۲ ۔ عبدالغنی میدانی (م ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۸۱ء) اللباب فی شرح الکتاب ، استانبول اور قاہرہ میں چھپ چکی ہے ۔

۲۳ ۔ نامعلوم مصنف : فاتح القدوری ، دہلی میں ۲۲۷ اوراق ہیں ۔

۲۴ ۔ نامعلوم مصنف : الازہر میں ۲۵۴ اوراق ہیں ۔

۲۵ ۔ نامعلوم مصنف : انوار البدوری علی کتاب القدوری ، کلکتہ میں ۳۶۴ قلمی اوراق ہیں ۔

۲۶ ۔ نامعلوم مصنف : مکتبہ چسٹر بیٹی میں ۲۳۶ اوراق ہیں ۔

۲۷ ۔ نامعلوم مصنف : جلدیہ اسکندریہ میں ایک جلد ہے ۔

مختصر القدوری پر نقد و تبصرہ بھی لکھا گیا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قاسم بن عبداللہ بن قطلوبغا (م ۸۷۹ھ/۱۴۷۶ء) تصحیح مختصر القدوری، دیکھیے بروکلمان، ۸۲/۲)
اسکندریہ اور القدس میں قلمی نسخے ہیں۔

ترکی میں قدوری کا ترجمہ شرح سمیت ابو محمد شریف مغربی زادہ نے کیا تھا جس کا قلمی نسخہ ہائیڈل برگ میں ہے۔

محمد بن بدرالدین المنشی (م ۱۰۰۱ھ/۵۹۳اء) نے کتاب القدوری کا اختصار کیا تھا۔ دیکھیے بروکلمان ۴۳۹/۲۔ قلمی نسخہ لالہ لی میں ہے۔

۲۔ التجرید: امام ابوحنیفہؒ کی فقہی آراء کی تائید اور امام شافعی کی فقہ کے رد میں۔ اس کے قلمی نسخے ترکیہ کے کتب خانوں میں ہیں۔

۳۔ شرح مختصر الکرخی

۴۔ حدیث (ایک جزء): کتب خانہ کوپریلی میں قلمی نسخہ ہے۔

۵۔ نبذۃ من مناقب ابی حنیفہ: مکتبہ راغب آفندی میں چند اوراق ہیں۔

۲۷۔ الدَّبُوسی

ابو زید، عبداللہ (عبیداللہ)، بن عمر بن عیسیٰ الدّبوسی۔ ہمیں اُن کی زندگی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اُن کا زیادہ تر اشتغال علم الخلاف سے تھا جس کا تعلق مختلف فقہی مذاہب میں خلافیات سے ہے۔ اس علم کی ترقی میں اُن کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان (۳۱۷/۱) میں لکھا ہے کہ امام دبوسی علم الخلاف کے بانی اور موجد ہیں۔ انہوں نے بخارا میں ۴۳۰ھ/۱۰۳۹ء میں انتقال کیا۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الاثیر (اللباب، ۴۱۰/۱)۔ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۲/۴۶-۴۷)، (۳) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ۲۶-۲۷، ۶۳-۶۴)، (۴) القرشی (الجواہر، ۳۳۹/۱)، (۵) ابن العماد (شذرات الذہب ۲۴۵/۳)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۲۴۸/۴)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹۶/۶)، (۸) بروکلمان، ۱/۵۰۲، ۱/۳۰۷

علمی آثار

۱۔ امدالاقصیٰ: اخلاقی وعقیدتی ارشادات وتعلیمات، برلن، اسکوریاں اور قونیہ میں قلمی نسخے ہیں۔

۲۔ تقویم الادلۃ فی اصول الفقہ۔ ترکیہ کے بہت سے کتاب خانوں میں اس کے قلمی نسخے ہیں۔

۳۔ تاسیس النظر (یا النظائر) فقہی خلافیات کے بارے میں، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۰ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ کتاب الاسرار (والتقدیم لادِلّہ۔ فی الفروع)، قلمی نسخے ترکیہ کے مختلف کتاب خانوں میں ہیں۔
۵۔ کتاب التعلیقہ فی مسائل الخلاف بین الائمہ): مکتبہ عاطف اور تیمور میں چند اجزاء ہیں۔

۲۸۔ عبدالرحمن السرخسی

عبدالرحمٰن بن محمد السرخسی، امام قدوری کے شاگرد تھے۔ بصرے جاکر دو مرتبہ منصب قضاء پر فائز رہے۔ انہوں نے ۴۳۹ھ/۱۰۴۷ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

حالات کے مآخذ

(۱) القرشی (الجواہر، ۱/۳۰۷-۳۰۸)، (۲) ابن قطلوبغا (تاج التراجم، ۲۴-۲۵)، (۳) حاجی خلیفہ (کشف الظنون، ۳۴۶، ۴۷۱)، (۴) ہدیۃ العارفین) ۱/۵۱۶)، (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۵/۱۷۴)

علمی آثار

تکملۃ التجرید۔ یہ کتاب امام قدوری کی التجرید کا تکملہ ہے۔ اس کی تیسری جلد مکتبہ ذہبی میں ہے۔

۲۹۔ ابن نصرویہ

ابوالحسن علی بن ابراہیم بن نصرویہ، سمرقند کے رہنے والے تھے، ۳۶۵ھ/۹۷۵ء میں اُن کی ولادت ہوئی، پھر بغداد چلے آئے، وہ اپنے زمانے کے نامور حنفی عالم تھے۔ انہوں نے حج سے واپسی پر راستے میں ۴۳۹ھ/۱۰۴۷ء یا ۴۴۰ھ میں انتقال کیا۔

حالات کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۱/۳۴۲)، (۲) القرشی (الجواہر، ۱/۳۴۹)، (۳) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۳/۲۶۶)۔

علمی آثار

الفوائد: مکتبہ ظاہریہ، دمشق میں چند اوراق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

فقہ مالکیہ

امام مالکؒ

ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی، یمنی امیر حمیری سے نسبی تعلق رکھتے تھے۔ وہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، لیکن اُن کے سنہ ولادت کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں۔ اُن کا سالِ ولادت ۹۰ھ/۷۰۸ء اور ۹۷ھ/۷۱۵ء کے درمیان بتلایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اوائل عمر میں اُنہیں علم حاصل کرنے کا شوق نہ تھا، لیکن بعد میں وہ اپنی والدہ کی نصیحت سے متأثر ہو کر فقہ کی تحصیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُن کے شیوخ میں ربیعۃ بن فروخ (م ۱۳۶ھ/۷۵۳ء یا ۱۳۳ھ) تھے جو رائے اور قیاس کی بنا پر فقہ کی تعلیم دیتے تھے۔ اُن کے علاوہ اُن کے اساتذہ میں الزہری و ہشام بن عروہ اور نافع مولیٰ ابن عمر بھی تھے۔ امام مالک نے تقریباً ساری عمر مدینہ منورہ میں گزاری۔ وہ ۱۴۵ھ میں خلافت کے دعویدار محمد بن عمر بن عبداللہ علوی کی بغاوت سے الگ تھلک رہے۔ جب یہ بغاوت ناکام ہو گئی تو مدینہ کے گورنر نے اُنہیں سزا دی، لیکن اس کے بعد حکومت سے اُن کی صلح ہو گئی۔

خلیفہ ہارون الرشید ۱۷۹ھ میں حج کے بعد مدینہ منورہ آیا تو وہ امام مالک کے حلقۂ درس میں بھی حاضر ہوا۔ اسی سال امام مالک نے مدینہ میں وفات پائی۔ وہ دقیق النظر محدث تھے۔ اُن کے بعد آنے والی نسل نے اُنہیں فقہ کے ایک مستقل مذہب کا بانی قرار دیا ہے۔ مؤطا میں وہ اہلِ مدینہ کے تعامل کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ وہ حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں۔ ہم اس بارے میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ امام مالک کے جدید نظریات کی وسعت کہاں تک تھی، کیونکہ اس مبحث پر تمام کتابیں ہماری دسترس سے باہر ہیں۔

حالات کے مآخذ

(۱) البخاری (تاریخ الکبیر، ۳/۱/۳۱۰)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۵۰، ۲۹۰)، (۳) تاریخ الطبری دیکھیے فہارس (۴) ابن حبان (المشاہیر، ص ۱۴۰) (۵) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۸-۱۹۹) (۶) گمنام مؤلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مکارم الاخلاق، مخطوطہ کلکتہ) (۷) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۴۲۰-۴۳) (۸) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء ۶/۳۱۶ - ۳۵۵) (۹) ابن عبدالبر (الانتقاء، ۸-۶۳)، (۱۰) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۲۰۷-۲۱۳) (۱۱) ابن حجر التہذیب، ۱۰/۵-۹) (۱۲) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۰/۱۷۴-۱۷۵ (۱۳) ابن فرحون الدیباج ۱۱-۲۹ (۱۴) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۲/۹۶-۹۷) (۱۵) الزرکلی (الاعلام، ۶/۱۲۸) (۱۶) الکحالہ معجم المؤلفین، ۸/۱۶۸) (۱۷) بروکلمان ۱/۱۷۵۔ نیز دیکھیے گولڈ تسیہر MUH. STUDIES ۲/۲۱۳،۲۲۶، برجسٹراسر ISLAM ۱۴/۱۹۲۵ء ۷۶-۷۸۔

یوسف شاخت، دردائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۳/۲۲۳-۲۲۷۔

امام مالک پر مطالعات

۱۔ قاسم بن خلف بن عبداللہ الطرطوشی (م ۸۷۸ھ/۱۴۷۳) التوسط بین مالک وابن القاسم العتقی فی مسائل المدونہ۔ دیکھیے ابن فرحون (الدیباج، ۲۲۵)

۲۔ یحییٰ بن ابراہیم بن احمد بن محمد السلماسی بمنازل الائمۃ الاربعہ ابی حنیفہ ومالک والشافعی واحمد۔ مکتبہ فاتح میں چند اوراق ہیں۔

۳۔ یوسف بن الحسن بن احمد الحنبلی (م ۹۰۹ھ/۱۵۰۳ء) ارشاد السالک الیٰ مناقب مالک، کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں مصنف کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ۴۵۳ اوراق ہیں۔

۴۔ السیوطی۔ تزیین الممالک لمناقب سیدنا امام مالک، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۴ھ۔)

۵۔ محمد ابوزہرہ: مالک، حیاتہ، آراؤہ وفقہہ، قاہرہ ۱۹۲۶ء۔

۶۔ امین الخولی: مالک بن انس (تین اجزاء، قاہرہ ۱۹۵۱ء)

۷۔ سید سلیمان ندوی۔ حیات مالک، (اردو) مطبوعہ اعظم گڑھ)

علمی آثار

الموطاء: یہ کتاب حدیث وفقہ کے مسائل کا مجموعہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے نسخے میں نو ہزار احادیث تھیں۔ اور اُن کا کئی بار اختصار کیا گیا۔ یہ کئی بار دہلی، لاہور، قاہرہ اور بیروت میں چھپ چکی ہے۔ اس کی آخری تدوین کی رُو سے اس میں ۶۰۰ احادیث مسند، ۲۲۲ مرسل احادیث، ۶۱۳ موقوف احادیث اور ۲۸۵ تابعین کی فقہی آراء و فتاویٰ ہیں۔

مؤطا مختلف روایات کی صورت میں موجود ہے۔ اس کا حال کم وبیش صحیح بخاری سا ہے۔ ہم روایات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اختلاف سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ یہ سب کچھ امام مالک کی مرضی سے ہُوا ہے یا مؤطا کی آخری تدوین اُن کے کسی شاگرد کی مرہونِ منت ہے۔ تاریخی روایات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ المؤطا کی تالیف شروع سے آخر تک امام مالک کی سعی و کاوش کا نتیجہ ہے اور انھوں نے ہی اسے قرأت و مناولت سے روایت کیا ہے، دیکھیے ابن ابی حاتم (آداب الشافعی، ۲۸، مطبوعہ قاہرہ)، المؤطا کی مختلف روایات زمان و مکان کے احوال اور اُن کے اختلافات کا نتیجہ ہیں اور جہاں تک رواۃ کا تعلق روایات پر تبصرہ سے ہے تو یہ اُس زمانے کے علمی حلقوں میں اَن ہونی بات نہ تھی۔

المؤطا کی روایات پر مطالعات

۱۔ یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر (م ۴۶۳ھ/ ۱۰۷۰ء) زیادات التی تقع فی الموطا عند یحییٰ بن یحییٰ عن مالک، مطبوعہ قاہرہ (۱۳۵۰ھ)

۲۔ رشید الدین یحییٰ بن علی بن عبداللہ بن علی القرشی (م ۶۶۲ھ/ ۱۲۲۵ء) ما اغفلہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین ۱۳/ ۲۱۲) سرائے احمد ثالث میں چند ورق ہیں۔

۳۔ ابو علی بن الزہرا: ترتیب المسالک لرواۃ مؤطا مالک (مکتوبہ قبل از ۷۰۳ھ)۔

۴۔ محمد بن عبداللہ بن احمد بن احمد القیسی (م ۸۴۲ھ/ ۱۴۳۸ء) اتحاف المسالک برواۃ الموطا عن الامام مالک۔ دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/ ۱۱۲) ۔ الازہر میں چند ورق ہیں، نیز دیکھیے مقالہ شاخت، در STUD. OR.

جہاں تک المؤطا کے باقی ماندہ ٹکڑوں کا تعلق ہے تو اُن سے پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری نے المؤطا سے براہِ راست استفادہ نہیں کیا بلکہ انھوں نے ثانوی ذرائع کو مدِ نظر رکھا ہے۔

آجکل المؤطا کی تین کامل روایتیں دستیاب ہیں جبکہ بعض روایتوں کے صرف چند اجزا باقی رہ گئے ہیں۔

۱۔ روایت یحییٰ بن یحییٰ بن کثیر المصمودی (م ۲۳۷ھ/ ۸۴۸ء قرطبہ میں) اس کے قلمی نسخے مشرق و مغرب کے بہت سے کتب خانوں میں ہیں اور یہ متعدد بار دہلی، قاہرہ اور لاہور اور کراچی وغیرہ میں چھپ چکی ہے۔ اس کی تحقیقی طباعت محمد فواد عبدالباقی کی سعی و کاوش کی مرہونِ منت ہے۔ (قاہرہ، دو جلدیں، ۱۹۵۱ء)

۲۔ روایت امام محمد بن الحسن الشیبانی (م ۱۸۹ھ/ ۸۰۴ء) مطبوعہ لدھیانہ، لکھنو، قازان اور قاہرہ وغیرہ۔

۳۔ روایت سوید بن سعید بن سہل الحدثانی (م ۲۴۰ھ/ ۸۵۴ء)، مکتبہ ظاہریہ دمشق میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ روایت یحیٰی بن عبداللہ بن بکیر القرشی (م ۲۳۱ھ/ ۸۴۵ء) اس روایت کو کبھی مؤطا الامام المہدی اور کبھی "محاذی الموطأ" کا نام بھی دیا گیا ہے، مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۰۷ء

۵۔ روایۃ ابوعبداللہ عبدالرحمٰن القاسم (م ۱۹۱ھ/ ۸۰۶ء) یہ روایت علی بن محمد بن خلف القابسی کی "الملخص" میں اب باقی رہ گئی ہے۔

۶۔ روایۃ ابومصعب احمد بن ابی بکر الزہری (م ۲۴۲ھ/ ۸۵۶ء) مکتبہ الظاہریہ دمشق میں چند ورق ہیں۔

یحیٰی بن یحیٰی المصمودی کے نسخہ کی شروح

۱۔ احمد بن عمران بن سلامۃ الاخفش: تفسیر غریب الموطأ (زمانۂ حیات قبل از ۲۵۰ھ/ ۸۶۴ء) مکتبہ صائب (انقرہ) میں چند ورق ہیں۔

۲۔ یحیٰی بن زکریا بن ابراہیم بن مُزین (م ۲۵۹ھ/ ۸۷۳ء) قیروان میں ایک جزنوشتہ ۳۹۴ھ ہے۔

۳۔ خلف بن الفرج ابن عثمان الکلاعی (م ۳۷۱ھ/ ۹۸۱ء) دیکھیے ابن الفرضی: تاریخ علماء الاندلس، عدد ۴۱۵، قیروان میں ایک جزنوشتہ ۳۹۴ھ ہے۔

۴۔ ابومطرف عبدالرحمٰن بن مروان القنازعی (م ۴۱۳ھ/ ۱۰۲۳ء) الناسی قیروان میں چند ورق ہیں۔

۵۔ احمد بن نصر الداؤدی (م ۴۰۲ھ/ ۱۰۱۱ء) قلمی نسخہ فاس میں ہے۔

۶۔ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر۔ الاستذکار فی شرح مذاہب علماء الامصار فیما تضمنہ الموطأ من معانی الرای والآثار۔ شارح نے یہ شرح دوبارہ التمہید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید کے نام سے لکھی۔

۷۔ اسانید حذف کر کے یہ شرح تجرید التمہید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید والتقصی لحدیث المؤطا و شیوخ الامام مالک کے نام سے قاہرہ سے شائع ہوئی (۱۳۵۰ھ) اس پر ایک اور کتاب "التقریب لکتاب التقصی" کے نام سے ابوعبداللہ الانصاری (محمد بن حسین بن احمد بن محمد الظاہری، المتوفی ۵۳۲ھ/ ۱۱۳۷ء) نے لکھی جس کا قلمی نسخہ فاس (مراکش) میں ہے۔ دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/ ۲۳۲ء) اس کا اختصار محمد بن احمد بن فرح قرطبی (م ۶۷۱ھ/ ۱۲۷۲ء) نے کیا تھا۔ خطی نسخہ فاس میں ہے۔

۸۔ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی (م ۴۷۴ھ/ ۱۰۸۱ء) المنتقی شرح الموطأ، سات جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ (۱۳۳۱ تا ۱۳۳۲)۔

۹۔ ابوالولید ہشام بن احمد بن ہشام الوقاشی (م ۴۸۹ھ/ ۱۰۹۶ء) اس کے ۱۳۵ اوراق اسکوریال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سپین) میں ہیں۔

۱۰۔ ابو عبداللہ محمد بن خلف بن موسیٰ الانصاری الالبیری (م ۵۳۷ھ/۱۱۴۲ء) دیکھیے بروکلمان (تکملہ ۱/۶۲۷ء) ۲۔ الصفدی (الوافی بالوفیات۔ الدرۃ الوسطیٰ فی مشکل الموطا، اس کے اضافات کے ۱۸۲ اوراق برطانوی عجائب گھر میں ہیں۔

۱۱۔ ابوبکر محمد بن العربی (م ۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء) المسالک فی شرح الموطاء، الجزائر اور قاہرہ میں چند جلدیں ہیں۔

۱۲۔ مؤلف سابق: القبس علی موطاء مالک بن انس مکتبہ نور عثمانیہ، فاس اور الجزائر میں بہت سے اوراق ہیں۔

۱۳۔ محمد بن سعید بن احمد بن زرقون (م ۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء): الانوار فی الجمع بین المنتقی والاستذکار، ازہر میں تیسری جلد اور رباط میں چوتھی جلد ہے۔

۱۴ ابو عبداللہ محمد بن عبدالحق بن سلیمان الیعفری التدرومی التلمسانی (م ۶۲۵ھ ۱۲۲۸ء) دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۶۲۷) المختار الجامع بین المنتقی والاستذکار فاس کے مکتبہ القرویین میں ۱، ۲، ۳، ۷ جلد ہے۔

۱۵۔ ابو علی بن الزہرا: الجعہد الکبیر القدو مین فاس میں ہے۔

۱۶۔ ابو علی عمر بن علی بن یوسف بن ہادی بن عثمان العثمانی الوریغلی: المہد الکبیر الجامع المعانی السنن والاخبار، فاس میں دو کراسے مکتوبہ ۹۰۷، ۱۰۷ھ میں۔

۱۷۔ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) تنویر الحوالک، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۴۳ھ، ۱۳۵۳ء

۱۸۔ محمد بن عبدالباقی الزرقانی (م ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء) انوار کوکب النہج السالک لمزج موطا امام مالک اس کی چار ضخیم جلدیں متعدد مرتبہ قاہرہ سے شائع ہو چکی ہیں۔

۱۹۔ شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) المسوّیٰ من احادیث الموطاء (عربی) یہ شرح دہلی سے دو بار اور مکہ معظمہ سے ایک بار شائع ہوئی ہے۔

۲۰۔ الف، شارح مذکورہ بالا۔ مصفّیٰ (فارسی)، دہلی میں ۱۲۹۳ھ میں طبع ہوئی)۔

۲۱۔ ابو العباس احمد بن الحاج المکی السدرانی (م ۱۲۵۳ھ/۱۸۳۷ء) رباط میں ۳۰۵ اوراق ہیں۔

۲۲۔ عمر بن محمد حمد۔ کشف الغطاء عن معانی الالفاظ الموطاء پیرس میں چند اوراق ہیں۔

۲۳۔ ابو عبداللہ بن محمد المدنی بن علی الفاسی (م ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۲/۱۰)۔

۲۴۔ سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن فخر الدین: المحلّی علی اسرار الموطاء۔ دہلی۔

۲۵۔ نواب وحید الزمان (م ۱ ، اردو شرح جو دہلی، لاہور اور کراچی میں بارہا چھپ چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروح المؤطا، بروایتہ امام محمد بن الحسن الشیبانی

د ملا علی القاری (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۵ء) من جملہ دیگر مکاتب کے، مکتبہ سلیمانیہ میں ۴۷۴ اوراق مکتوبہ ۱۰۱۳ھ مؤلف کے خود نوشتہ ہیں۔

ب ابراہیم بن حسین بیری زادہ (م ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء)۔ قونیہ میں اس کے ۵۱۰ اوراق ہیں۔

ج عثمان بن یعقوب بن حسین الکافی (م ۱۱۷۱ھ/ ۱۷۵۸ء) المعیانی کشف المؤطا، ترکیہ اور مصر میں اس کے بہت سے اجزاء ہیں۔

د عبدالحی اللکھنوی (م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۷۷ء) التعلیق الممجّد مطبوعہ لکھنؤ و بیروت۔

مؤطا کے شروح، حواشی کے علاوہ اس کے رجال اور رواۃ اور اس کی دوسری حیثیوں پر بھی بہت سا کام ہوا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ علی بن محمد بن خلف القابسی (م ۴۰۳ھ/ ۱۰۱۲ء) الملخص لما فی المؤطا من الحدیث المسند، بانکی پور (پٹنہ) کے علاوہ مدینہ منورہ کے مکتبہ عارف حکمت اور ترکیہ کے کتب خانوں میں اسکے بہت سے اوراق ہیں۔

۲۔ ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن احمد القرطبی بن الخذاء: التعریف بمن ذکر فی مؤطا مالک بن انس من الرجال والنساء مکتبہ قرویین (فاس) میں اس کے بہت سے اجزاء ہیں۔

۳۔ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (م ۴۶۳ھ/ ۱۰۷۱ء) اسماء الرواۃ الامام مالک بن انس۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۲۹۔

ابوالحسین یحییٰ بن عبداللہ بن علی القرشی (م ۶۶۲ھ/ ۱۲۶۳ء) مجرد اسمار... الخ دیکھیے الذہبی (تذکرۃ الحفاظ) سرائے احمد ثالث (ترکیہ) میں چند اوراق ہیں۔

۴۔ ابوالعباس احمد بن طاہر بن علی بن عیسیٰ بن عبادۃ (م ۵۳۲ھ/ ۱۱۳۷ء) الایما رالی اطراف احادیث الامام مالک: ۲۷۶ اوراق مکتبہ کوبریلی میں ہیں۔

۵۔ ابوالقاسم علی بن الحسن بن عساکر (م ۵۷۱ھ/ ۱۱۷۶ء) کشف المغطی فی فضل المؤطا، دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۳۳۔ کتب خانہ الظاہریہ، دمشق میں چند اوراق ہیں۔

۶۔ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون الامادی (۵۵۵ھ/ ۱۱۶۰ء) اسماء الشیوخ مالک۔ دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/ ۶۱)۔ اسکوریال میں ۹۲ اوراق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء) اِسعاف المبطّا برجال المؤطا، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۳۲۰ھ، قاہرہ ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء۔

۸۔ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن یحییٰ القرشی، تجرید احادیث الموطا، (۹۶۴ھ/ ۱۵۵۷ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔

۹۔ ابوحامد البیانی: تلخیص احادیث الموطا، مخطوطہ فاس (مراکش) میں ہے۔

۱۰۔ محمد بن مصلی: لوامع الانوار فی نظم غریب المؤطا و مسلم۔ مکتبہ جامعہ استنبول میں ۱۱۲ اوراق ہیں۔

۱۱۔ حاشیہ سلام اللہ بن شیخ الاسلام الدہلوی۔ قلمی نسخہ پٹنہ میں ہے۔

۱۲۔ نامعلوم مصنف: المنتقی من الموطا: مکتبہ چسٹر بیٹی میں ۳۵ اوراق ہیں۔

۱۳۔ نامعلوم مصنف: خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل، برلن میں قلمی نسخہ ہے۔

۲۔ رسالۃ مالک الی الرشید: یہ خلیفہ ہارون الرشید کے نام خط کے طور پر ایک رسالہ ہے، جس میں امام نے خلیفہ کو ہر قسم کی دینی، دنیاوی اور اخلاقی نصیحتیں کی ہیں۔ السیوطی نے اس کی نسبت امام صاحب کی طرف کرنے کو مشکوک ٹھہرایا ہے، مطبوعہ بولاق ۱۳۱۱ھ)

لاہور میں اس کا اُردو ترجمہ چھپ چکا ہے۔

۳۔ کتاب المسائل واجوبتھا۔ اس کے راوی عبداللہ بن الحکم (م ۲۱۴ھ/ ۸۲۹ء) ہیں اور اُس کی سماعت عبداللہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن القاسم نے کی تھی۔ اس کے ۲۲۴ اوراق مکتوبہ ساتویں صدی مکتبہ بلدیہ اسکندریہ میں ہیں۔

۴۔ الاحادیث التی رواہا مالک، جو مؤطا میں موجود نہیں لیکن بعد میں روایت کی گئیں۔

ا۔ عوالی احادیث مالک بروایت ہشام بن عمارہ (م ۲۴۵ھ/ ۸۵۹ء) کتب خانہ ظاہریہ دمشق میں قلمی نسخہ ہے۔

ب "غرائب حدیث الامام"۔ مؤلفہ محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ البزاز (م ۳۷۸ھ/ ۹۸۰ء) کتب خانہ ظاہریہ دمشق میں ۱۶۔ اوراق ہیں۔

ج عوالی الامام مالک بن انس بروایت شریف ابوالقاسم علی بن ابراہیم، جامع سلیم بن ایوب بن سلیم الرازی (م ۴۴۲ھ/ ۱۰۵۵ء) کتب خانہ ظاہریہ میں اوراق ہیں۔

د ایک جزء جس میں امام مالک کی احادیث ہیں۔ اُن کی تخریج ابوبکر خطیب البغدادی (م ۴۶۳ھ/ ۱۰۷۱ء نے کی تھی۔ خطی نسخہ کتب خانہ ظاہریہ میں ہے۔

ہ صلاح الدین العلائی خلیل بن محمد بن احمد (م ۷۶۹ھ/ ۱۳۶۸ء) بغیۃ الملتمس فی احادیث مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن انس : الظاہریہ دمشق میں چالیس اوراق ہیں ۔
و حدیث مالک : ایک جزء جس میں چودہ اوراق میں ۔ کتب خانہ الظاہریہ میں ہے ۔

۲ ابن زیاد التونسی

ابوالحسن علی بن زیاد التونسی ، امام مالک کے شاگرد تھے اور اُنہوں نے امام مالک کی فقہی آراء کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھیں ۔ ابن زیاد نے ۱۸۴ھ/۸۰۰ء کے لگ بھگ وفات پائی ۔

و حالات کے مصادر

(۱) الشیرازی (طبقات الفقہاء ص ۱۲۹) (۲) ابن فرحون (الدیباج ، ص ۱۹۳) ، (۳) الکحالہ (معجم المؤلفین ۷/۱۹۶) ۔

ابن زیاد کی بعض کتابوں کے اجزاء المدّونہ کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں ۔

۳ ۔ ابن القاسم العُتقی

ابوعبداللہ عبدالرحمٰن بن القاسم بن خالد العُتقی کی ولادت مصر میں ۱۳۲ھ/۷۴۹ء میں ہُوئی ، پھر وہ مدینہ منورہ چلے گئے اور بیس برس تک امام مالک کی تدریس و تعلیم سے مستفید ہوتے رہے ۔ ابن القاسم کا شمار امام مالک کے ممتاز ترین شاگردوں اور راویوں میں ہوتا ہے ۔ وہ ۱۹۱ھ/۸۰۶ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔

و حالات کے مآخذ

(۱) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل ، ۲/۲/۲۷۹) (۲) ابن الندیم (الفہرست ، ص ۱۹۹) ، (۳) ابن عبدالبر (الانتقاء ص ۵۰) ، (۴) القیسرانی (الرّجال ، ص ۲۹۲) ، (۵) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ ، ۳۵۶-۳۵۷) (۶) ابن فرحون (الدیباج ، ۱۴۶-۱۴۷) (۷) ابن حجر (التہذیب ، ۶/۲۵۴-۲۵۵) ، (۸) الزرکلی (الاعلام ۴/۹۷) (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین ، ۵/۱۶۵) ، (۱۰) بروکلمان ۱/۱۷۶ ، عدد ۲) ۔

تصانیف

۱ ۔ المُدّوّنہ

مندرجہ بالا کتاب کے اوّلین مؤلف ابن القاسم العتقی تھے جبکہ اس کے راوی اُن کے شاگرد اسد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن الفرات (م ۲۱۳ھ / ۸۲۸ء) تھے۔ اس نے اس میں اہلِ عراق کے خلاف مناظرانہ فقہی مسائل جمع کر دیئے، اس لیے اس کا نام "اسئلہ اہل العراق" پڑ گیا۔ شروع میں یہ کتاب ابن القاسم کے جوابات سمیت اسد بن فرات کی روایت سے قیروان میں اشاعت پذیر ہُوئی اور اس کا نام "الاسدیہ" پڑ گیا۔

سحنون (م ۲۴۰ھ / ۸۵۴ء) ابن القاسم کے دوسرے شاگرد تھے۔ اُنھوں نے شروع میں روایت سابقہ کے مطابق کتاب نقل کی تھی، پھر اس کو علی بن القاسم سے سُنا۔ اس طرح اُن کو نصاب کی مکمل عبارت اور ابن القاسم کے جدید اضافات سے استفادے کا موقع ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کی ترتیب اسد کی روایت کردہ ترتیب سے مختلف تھی۔ جس میں ابواب اور عنوانات نہ تھے۔ اس کے بعد سحنون اس جدید روایت والے نسخے کو لے کر قیروان آئے۔ ابن القاسم نے اسد کو لکھ کر اُن کا روایت کردہ نسخہ طلب کیا تاکہ وہ اپنے نسخہ کا سحنون کے نسخے سے مقابلہ اور تصحیح کر سکیں، لیکن اسد برہم ہو گئے۔ سحنون نے اپنے نسخے کی تہذیب اور نئی ترتیب دی اور الموطا سے اخذ کر کے اضافے کر دیئے۔ اب یہ علمی کارنامہ المدونۃ الکبریٰ کہلاتا ہے، لیکن اس کا ایک جزء جو اسد کی روایت کی بنا پر غیر منقح چلا آتا ہے وہ المختلطہ کہلاتا ہے، دیکھیے قاضی عیاض (التنبیہات المستنبطۃ علی المدونۃ والمختلطۃ مخطوطہ قیروان، عدد ۳۳۰، (۲) شاخت در ۱/ ۲۸۱ - ۲۸۲) (۳) المالکی (ریاض النفوس، ۱۸۱ - ۱۸۱)۔ ع ح - ۵۲

ابو عبید قاسم بن خلف الجبیری (م ۳۷۸ھ / ۹۸۳ء) کتاب التوسط بین مالک وابن القاسم فی المسائل التی اختلفا فیہما من مسائل المدونۃ، التی فی اختلاف الآراء بینہما: قلمی نسخہ مکناس (عدد ۲۱۸) میں ہے۔

مجموعہ من الاسئلۃ وجّہہا الی مالک بن انس (امام مالک کے نام سوالات کا مجموعہ) برطانوی عجائب گھر میں گیارہ اوراق ہیں۔

رسالہ فی الفقہ المالکی (فقہ مالکی کے بارے میں رسالہ) یہ رسالہ جو امام مالک سے منسوب ہے، کے ۹۵ قلمی اوراق پیرس میں ہیں۔

علی بن محمد بن خلف القابسی (م ۴۰۳ھ / ۱۰۱۲ء) مُلخص: الموطا کی روایت پر مشتمل ہے۔

۴۔ عبداللہ بن وہب

ابو محمد، عبداللہ بن وہب بن مسلم الفہری القرشی المصری، ۱۲۵ھ / ۷۴۳ء میں مصر میں پیدا ہُوئے۔ امام مالک کے حلقہ درس سے ۱۴۸ھ سے فیض یاب ہوتے رہتے۔ عبداللہ بن وہب محدث، مفسر اور فقیہ تھے۔ امام مالک نے اُن کو فقیہ مصر کا لقب دیا تھا، دیکھیے ابن حجر (التہذیب، ۶/ ۷۴)۔ اُنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۷ھ میں مصر میں انتقال کیا۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن سعد (طبقات ۷/۵۱۸، مطبوعہ بیروت ۱، ۲) البخاری (التاریخ الکبیر، ۴/۱/۲۱۸ (۳) ابن ابی حاتم (۲/۲/۱۸۹-۱۹۰) (۴) القیسرانی (الرجال، ص ۲۶۰) (۵) الشیرازی (طبقات الفقہا، ص ۱۲۷)، (۶) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/۳۱۲-۳۱۳) (۷) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۳۰۴-۳۰۶)، (۸) وہی مصنف (میزان الاعتدال، ۲/۸۶-(۹) ابن فرحون (الدیباج، ۱۳۲-۱۳۳-(۱۰) ابن العماد (شذرات الذہب ۱/۳۴۷-۳۴۸)، (۱۱) الیافعی (مرآۃ الجنان) ۱/۴۵۸) (۱۲) محمد کامل حسین (الادب المصری، ۴۲۸)، (۱۳) الزرکلی (الاعلام، ۴/۲۸۹) (۱۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۶/۱۶۲) (۱۵) بروکلمان تکملہ، ۱/۲۵۷)، عدد۔

آثار علمی

۱۔ کتاب الجامع فی الحدیث، اوراق بردی پر لکھے ہوئے ۹۱ ورق نوشتہ قبل از ۲۷۶ھ جو ادفو (مصر) سے دستیاب ہوئے ہیں، شائع کردہ DAVID WEIL قاہرہ ۱۹۴۲ء

۲۔ احادیث بروایت ابوصالح عبداللہ بن صالح (م ۲۲۳ھ/۸۲۷ء) اس کے سولہ اوراق نوشتہ آٹھویں صدی ہجری قاہرہ میں ہیں۔

۳۔ التفسیر بروایت یونس بن عبدالعلاء: مذکورہ الثعالبی (الکشف والبیان، ص ۷ الف)۔

۴۔ المؤطا الکبیر: شاید یہ کتاب المدونہ کا اہم ماخذ رہی ہے۔

ابن وہب کے شیوخ کے بارے میں ایک کتاب ہے جن سے اُس نے احادیث روایت کی ہیں؛ دیکھیے ابن بشکوال (ابن وہب وقضائکہ) نیز دیکھیے ابن حجر الدرر الکامنہ، ۲/۱۲۶)۔

۵۔ اشہب

ابوعمرو اشہب بن عبدالعزیز بن داود القیسی، کی ولادت مصر میں ۱۴۵ھ/۷۶۲ء میں ہوئی۔ وہ ابن وہب کے شاگرد اور کاتب تھے۔ اس کے علاوہ وہ ثقہ محدث اور بلند پایہ فقیہ بھی تھے۔ انہوں نے امام شافعی کے سانحہ ارتحال کے چند دنوں بعد ۲۰۴ھ/۸۱۹ میں وفات پائی۔

مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۱۹۹)، (۲) ابن عبدالبر (الانتقاء، ۵۱/۲۱۲) (۳) ابن خلکان (وفیات الاعیان، مطبوعہ بولاق، ۱/۹۷-۹۸) (۴) ابن حجر (التہذیب ۱/۳۵۹-۳۶۲-(۵) المخلوف (شجرۃ النور،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹/۱)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۱/۲۲۵)

ب ۔ علمی آثار

کتاب الحج (جلد ۲ (۵) بروایت سحنون، القیروان ۔

۶۔ اسد بن فُرات

ابو عبداللہ، اسد بن الفرات بن سنان ،.... حرانی، ۱۴۲ھ/ ۷۵۹ میں جبکہ وہ ابھی بچّے تھے، اپنے والد کے ساتھ پہلے قیروان پھر تونس چلے آئے ۔ ایک مُدّت کے بعد مشرق کی طرف مراجعت کی اور امام مالک سے مدینہ منورہ میں الموطا، وغیرہ کا درس لیا ۔ عراق جاکر اصحاب الرائے امام ابو یوسف اور امام محمد بن الشیبانی کے ساتھ مل کر مجالس و تدریس میں شریک ہُوئے ۔ امام مالک کی وفات (۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) کے بعد مصر چلے آئے وہاں اُن کو فقہ میں اعلیٰ منزلت حاصل ہُوئی ۔ زیادۃ اللہ بن ابراہیم الاغلبی نے اُنہیں ۲۰۳ھ/ ۸۱۵ء) میں قیروان میں قضاۃ کے منصب پر فائز کردیا، پھر اُنھوں نے اُس فوجی مہم کی سربراہی کی جس نے ۲۱۰ھ/ ۸۲۶ء میں صقلیہ (سسلی) کو فتح کرلیا ۔ آخر کار وہ سرقوسہ (اندلس) کے محاصرے کے دوران ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے ۔

ا ماٰخذ

(۱) المالکی (ریاض النفوس، ۱/۱۷۲ ۔ ۱۸۹)، (۲) ابن ناجی (معالم الایمان، ۲/۲ ۔ ۱۷ ۔ (۳) الزرکلی (الاعلام، ۱/۲۹۱)، (۴) دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی، طبع اوّل ۲/ ۴۹۴) ۔

علمی آثار

"الاسدیہ" : یہ ابن القاسم کی کتاب "المدونہ" کی ترتیب جدید ہے جسے اُس کے ساتھی سحنون نے دوبارہ ابن القاسم سے پڑھا تھا اور ماسوائے اخیری جز کے اُس میں بہت سی تبدیلیاں کی تھیں، للذا اس کو المختلطۃ کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ بلا ترتیب ہے ۔ مکتبہ القرویین (فاس) میں اس کے بہت سے قلمی نسخے "المدونۃ المختلطۃ کے عنوان سے ہیں ۔

مدونۃ المختلطۃ کے مجموعے

ابوبکر محمد بن عبداللہ یونس الصقلی (م ۴۵۱ھ/ ۱۰۵۹ء) الجامع المسائل المدونہ والمختلطۃ ۔ قرویین اور مکتبہ جامعۃ الملک محمد فاس میں قلمی نسخے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء) التنبیہات المستنبطۃ علی المدونہ والمختلطہ۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۲۶۹۔ قلمی نسخہ قرویین میں دستیاب ہیں

۷ ابن عبدالحکم

ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکم بن اَعینَ بن لیث المصری، اسکندریہ میں ۱۵۵ھ/ ۷۷۲ء میں تولّد ہُوئے، مؤطا کا درس مدینہ منورہ میں لیا، پھر مصر چلے آئے اور بطور فقیہ مشہور ہو گئے۔ آخر ۲۱۴ھ/ ۸۲۹ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۹، (۲) ابن عبدالبر (الانتقاء، ص ۵۲، (۳) ابن فرحون (الدیباج، ۱۳۴)، (۴) ابن حجر (التہذیب، ۵/ ۳۸۹-۹۰، ۷)، (۵) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/ ۳۴، ۷)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۴/ ۲۲۹)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۶/ ۶۷۔

علمی آثار

۱۔ المختصر الکبیر فی الفقہ: عراق کے مالکیوں کے نزدیک یہ معتبر بنیادی مآخذ ہے۔ دیکھیے ابن حجر، التہذیب ۴/ ۲۸۹، مکتبہ قرویین فاس میں تیس اوراق ہیں۔ کتاب المتذکرہ بالا کی شرح محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح الاہری (م ۳۷۵ھ/ ۹۸۶ء) نے لکھی تھی۔ مکتبہ الازہر میں چند اجزا ہیں۔

۲۔ روایۃ المسائل مالک واجوبتھا (دیکھیے مالک بن انس)

۳۔ سیرت عمر بن عبدالعزیز۔ اس کی تہذیب اُن کے بیٹے ابو عبداللہ محمد (م ۲۶۰ھ/ ۸۸۲ء) نے کی تھی۔

۸ ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی الغمر

ابوزید عبدالرحمٰن بن ابی الغمر عمر بن عبدالعزیز نے عبدالرحمٰن ابن القاسم العتقی سے تعلیم پائی تھی۔ وہ محدث اور فقیہ تھے۔ اُنہوں نے امام مالک کا زمانہ پایا، لیکن سماع کا اتفاق نہیں ہُوا۔ امام بخاری، ابوزرعہ وغیرہ اُن سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ اُنہوں نے ۲۳۴ھ/ ۸۴۸ء میں انتقال کیا۔

مآخذ

ابن فرحون (الدیباج، ۱۴۸-۱۴۹) (۲) ابن حجر (التہذیب، ۶/ ۲۴۹-۲۵۰)، (۳) مخلوف (شجرہ النور: ۶۶-۶۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب المجالس (فقہ میں ہے) اور قیروان میں اس کا قلمی نسخہ ہے۔

۹۔ عبدالملک بن حبیب

ابو مروان عبدالملک بن حبیب بن سلیمان السلمی القرطبی، اُن کا زمانۂ حیات ۱۷۴ھ/۷۹۰ء تا ۲۳۸ھ ۸۵۲ء ہے۔ مؤرخین اندلس کے ضمن میں اُن کا تذکرہ آچکا ہے۔ وہ (اپنے زمانے میں) فقہ مالکی کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ اُنھوں نے فقہ میں بہت سی کتابیں لکھی تھیں، جن میں سے دو چھوٹی کتابیں۔ (۱) کتاب الواضح فی السنن والفقہ اور کتاب الغایۃ والنہایۃ ہم تک پہنچی ہیں۔

۱۰۔ سُحنون

عبدالسلام بن سعید بن حبیب التنوخی کا لقب سحنُون تھا۔ سحنون ایک قسم کا شدت پسند پرندہ ہے لہٰذا عبدالسلام بن سعید بھی بعض مسائل میں شدت پسندی کی وجہ سے سحنون کہلاتے۔ اُنھوں نے اپنی تعلیم کی ابتدار قیروان کے مشہور ترین اُستاد بہلول بن راشد (م ۱۸۳ھ/۷۹۹ء) سے کی۔ پھر وہ اپنے اُستاد کی وصیت پر عمل کرتے ہُوئے فقہ مالکی کی تحصیل کے لیے افریقہ (تونس) چلے گئے اور علی بن زیاد (م ۱۸۳ھ ۷۹۹ء) کی خدمت میں حاضر ہُوئے۔ اس کے بعد وہ مالکی مذہب کی تعلیم کی تکمیل کے لیے امام مالک کے مشہور ترین تلامذہ، مثلاً عبدالرحمٰن بن القاسم، ابن وہب اور اشہب وغیرہ کے ہاں آئے۔

ایک غیر مصدّقہ خبر یہ بھی ہے کہ سحنون نے مدینہ یا مکہ جاکر امام مالک کی زندگی میں اُن سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اُنھوں نے حج پر جاتے ہُوئے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور شام کے شہروں میں امام مالک کے تلامذہ سے استفادہ کیا، پھر وہ ۱۹۱ھ/۸۰۹ء میں قیروان پلٹ آئے۔ آخری عمر میں اُنھوں نے محمد بن الاغلب (کے اصرار پر) ۲۳۴ھ/۸۴۹ء میں منصب قضار اس شرط پر قبول کرلیا کہ وہ کسی قسم کا صلہ یا تنخواہ نہیں لیں گے۔ حالانکہ وہ اس سے قبل سال ہا سال تک انکار کرتے رہے تھے۔

مآخذ

(۱) مالکی (ریاض النفوس (۱/۲۴۹-۲۵۰)، (۲) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۱۲۲، ۱۲۳)، (۳) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/۳۶۶-۳۶۷)، (۴) ابن فرحون (الدیباج، ۱۶۰-۱۶۶)، (۵) ابن ناجی (معالم الایمان، ۲/۴۹-۶۸)، (۶) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/۱۳۱-۱۳۲)، (۷) کرینکو، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸/۴-۷۰۰ (۸) الزرکلی (الاعلام ۴/۱۲۹- (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین ، ۵/۲۲۴)، (۹) بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۹۹ عدد ۶

تصانیف

المدونۃ الکبریٰ : یہ کتاب عبدالرحمٰن بن القاسم کی کتاب کی ترتیب جدید ہے، جس میں اسد بن الفرات نے بہت سے اضافے کیے تھے۔ یہ کتاب قاہرہ میں ۱۳۲۳ھ۔ ۱۹۰۵ء میں پانچ جلدوں میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ E AMER نے فرانسیسی زبان میں اس پر بہت سے مقالات لکھے ہیں۔

شروح المدونۃ

۱۔ محمد بن ابراہیم بن عبدوس بن بشیر المالکی (م ۲۶۰ھ/ ۸۷۴ء): التنبیہ علی مبادی التوحید، مکتبہ زیتونہ (تونس) میں ۱۲۴ اوراق ہیں۔

۲۔ ابوالقاسم عبیداللہ بن الحسن بن الحسین بن الجلاب البصری (۳۷۸ھ/ ۹۸۸ء) مکتبہ قرویین (فاس) اور رباط میں چند اوراق ہیں۔

۳۔ ابوالولید محمد بن احمد بن رشد (م ۵۲۰ھ/ ۱۱۲۶ء) دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۸۴) المقدمات الممہدات لبیانِ ما اقتضتہ رسوم المدونہ، سرائے احمد ثالث (ترکیہ) اور اسکوریال میں چند جلدیں ہیں۔

۴۔ ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد المازری (م ۵۳۶ھ/ ۱۱۴۱ء) شرح کی پہلی جلد کے ایک سو اکتالیس اوراق نوشتہ دسویں صدی ہجری رباط میں ہیں۔

۵۔ سند بن عنان بن ابراہیم الازدی (م ۵۴۱ھ/ ۱۱۴۶ء: طراز المجالس، دیکھیے ابن فرحون (الدیباج، رباط میں تین سو تین اوراق ہیں۔

۶۔ قاضی عیاض الیحصبی (م ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء) التنبیہات المستنبطۃ فی شرح مشکلات المدوّنۃ والمختلطۃ دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۳۶۹)، مکتبہ قرویین اور مکناس میں چند اجزاء ہیں۔

۷۔ ابوالحسن علی بن سعید بن تعیسریت الرجراجی : مناہج التحصیل ونتائج لطائف التاویل فی شرح مشکلات المدوّنہ (مکتوبہ ۶۳۳ھ/ ۱۲۳۵ء) مکتبہ قرویین (فاس) میں تین جلدیں ہیں۔

۸۔ ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالحق الصغیر (م ۷۱۹ھ/ ۱۳۱۹ء) (التقیید علی المدونہ) دیکھیے الزرکلی (الاعلام ۵/ ۱۵۶، مکتبہ قرویین۔ رباط، زیتونہ، اسکوریال اور پیرس میں بہت سے اجزاء ہیں۔

تعلیقات

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن غازی المکناسی (م ۹۱۹ھ/ ۱۵۱۳ء) : اتحاف ذوی الذکار والمعرفۃ دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۲۴۰ : مخطوطہ قرویین میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدوّنہ کے تکملات اور مختصرات

۱۔ ابن ابی زید القیروانی (م ۳۸۶ھ/ ۹۹۶) : النوادر والزیادات علی مافی المدونہ وغیرہ، مکتبہ آیا صوفیہ (قسطنطنیہ) رباط اور پیرس میں بہت سے قلمی نسخے ہیں۔

۲۔ ابو زید القیروانی : مختصر المدونہ۔ قیروان اور قاہرہ میں بہت سے اوراق ہیں۔

۳۔ ابو سعید خلف بن سعید البراذعی (زمانۂ حیات ۴۳۰ھ) تہذیب فی اختصار المدونہ" قلمی نسخے سرائے احمد ثالث، اسکندریہ اور تونس وغیرہ میں ہیں۔

مختصر المدوّنہ کی بہت سی تعلیقات اور شروح لکھی گئی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ ابن ابی زید القیروانی (م ۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء) النوادر والزیادات" پیرس، قرویین اور تغوان میں بہت سے قلمی اجزاء ہیں۔

۲۔ ابن زید القیروانی : "مختصر المدونہ" : قاہرہ اور فاس میں بہت سے متفرق اوراق ہیں۔

۳۔ ابو سعید خلف بن سعید البراذعی (۴۳۰ھ/ ۱۰۳۹ء) میں زندہ تھا۔ تہذیب فی اختصار المدونہ سرائے احمد ثالث اور پیرس اور رباط میں متفرق اوراق ہیں۔

تہذیب پر بہت سی تعلیقات لکھی گئیں ہیں :

ا ابومھدی عیسٰی الانوعی (۸۰۳ھ/ ۱۴۰۰ء) میں زندہ تھے۔ اس کا تکملہ ابو عبداللہ بن ابی القاسم بن محمّد بن عبدالصمد المشدّابی (م ۸۶۶ھ/ ۱۴۶۲ء) نے لکھا تھا : دیکھیے التنبکتی نیل الابتھاج، ۳۱۴، الجزائر کی جامع مسجد میں ۲۴۳ اوراق مکتوبہ ۸۳۶ھ ہیں۔

ب قاسم بن عیسٰی بن ناجی (م ۸۳۷ھ) شرح الصغیر علی تہذیب البراذعی، دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۲۳۹، تونس میں پہلی جلد ہے۔

ج مذکورہ بالا شارح، (الشرح الکبیر) تونس میں دو جلدیں ہیں۔

د نامعلوم مؤلف : تہذیب لمسائل التہذیب، فاس میں قلمی نسخہ ہے۔

۴۔ ابوبکر محمّد بن عبداللہ بن یونس الصقلی (م ۴۵۱ھ/ ۱۰۵۹ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین ۱۰/ ۲۵۲، الجامع لمسائل المدوّنہ والمختلطۃ (مراکش اور مکناس میں پہلی جلد ہے۔

۵۔ عبدالحق بن محمد بن ہارون السہمی الصقلی (م ۴۶۶ھ/ ۱۰۷۴ء) دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۶۶۳) تہذیب الطالب وفائدۃ الراغب علی المدوّنہ۔ قرویین (فاس) میں مخطوطہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مؤلف مذکورہ بالا: کتاب النکت والفروق۔۔۔ ہمیڈ ریڈ (سپین) میں ایک سو صفحے اوراق ہیں۔

۷۔ ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم اللخمی الطیطی (م ۴۹۸ھ/ ۱۱۰۴ء) "التبصرۃ (المدونہ پر تعلیقات) دیکھیے بروکلمان، تکملہ، ۱/ ۶۶۱)، قرویین اور برلن میں چند اجزاء ہیں۔

۸۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عمر المصری الشرمساحی (م ۶۶۹ھ/ ۱۲۷۱ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۶/ ۷۴) قلمی نسخہ قرویین میں ہے۔

۱۱۔ ابومصعب

ابومصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث الزہری، امام مالک کے شاگرد اور راوی تھے، ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ اُن کی ساری عمر مدینہ منورہ میں گزری۔ وہ قاضی بھی تھے، لیکن قطام ابن جعفر نے ۲۱۰ھ میں انہیں معزول کر دیا۔ وہ اپنے فتاوٰی میں روایت کی بجائے رائے اور قیاس کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ وہ ۲۴۳ھ/ ۸۵۶ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

مآخذ

(۱) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل۔ ۱/ ۱/ ۴۳)، (۲) الوکیع (اخبار القضاۃ ۱/ ۲۵۸۔ ۲۵۹)، (۳) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۱۲۶۔ ۱۲۷)، (۴) ابن فرحون (الدیباج، ۳۰)، (۵) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۴۸۲۔ ۴۸۴)۔

(۶) ابن حجر (التہذیب، ۱/ ۲۰۔ ۲۱)۔ ابن العماد (شذرات) لذہب، ۲/ ۱۰۰)

علمی آثار

۱۔ المختصر فی الفقہ، مکتبہ قرویین (فاس)، میں ۱۷۴ اوراق ہیں۔

۲۔ موطا امام مالک کی روایت، یحییٰ بن بکیر کی روایت کی نسبت اس میں ایک سو احادیث زائد ہیں، اس کے چند اوراق کتب خانہ ظاہریہ، دمشق میں ہیں۔

۱۲۔ العتبی

محمد بن احمد بن عبدالعزیز الاموی العتبی القرطبی، مشرق کی طرف عازمِ سفر ہوئے اور بہت سے مشاہیر اہلِ علم سے کتابوں کا سماع کیا۔ پھر اپنے وطن کو مراجعت کی اور ترقی کرتے کرتے مالکی فقہاء کی صفِ اوّل میں پہنچ گئے۔ انہوں نے ۲۵۵ھ/ ۸۶۹ء میں انتقال کیا۔

0 0 0 0 6

حالات کے مصادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے مصادر

(۱) الحمیدی (جذوۃ المقتبس، ۳۶ - ۳۷)، (۲) الضبّی، البغیۃ، : ۳ - (۳) ابن فرحون (الدیباج، ۲۳۸) (۴) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۱۲۹)، (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۸/۲۷۶)، (۶) ابن خیر (فہرست ص ۲۴۱ - (۷) ابن اثیر (اللباب، ۲/۱۱۹ - (۸) مقری۔ نفح الطیب، مطبوعہ لائیڈن، ۱/۲۰۶) (۹) الزرکلی (الاعلام، ۶/۱۹۷ - (۱۰) بروکلمان، ۱/۱۷۷، عدد ۳) ۔

علمی آثار

المستخرجہ من الاسمعۃ ممالیس فی المدوّنہ : یہ کتاب فقہ مالکی کی مشکلات سے بحث کرتی ہے اور ابوزید القیروانی کی کتاب النوادر والزیادات کا اہم ماخذ رہی ہے (دیکھیے شاخت ET. OR. ۱/۲۷۵ - اس کے ۱۱۵ قلمی اوراق پیرس میں ہیں۔ اس کے علاوہ چند اوراق قیروان میں بھی ہیں اور یہ سب پانچویں صدی ہجری کے مکتوبہ ہیں۔

اس کی شرح ابوالولید محمد بن احمد بن رشد (م ۵۲۰ھ) نے کتاب البیان والتحصیل کے نام سے لکھی تھی اور اس کے بعض اجزاء قرویین اور تطوان میں پائے جاتے ہیں۔ دیکھیے شاخت در ET.OR. ۱/۲۷۹) اس کی تہذیب و ترتیب، تبویب المستخرجہ کے نام سے ابو محمد عبداللہ بن ابی زید القیروانی نے کی تھی۔ اس کا ایک ٹکڑا بعنوان کتاب التخیری والتملیک والخلع قیروان میں ہے۔ نیز دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۹۲)

۱۳- ابن سحنون

ابوعبداللہ محمد بن سحنون عبدالسلام بن سعید التنوخی، قیروان میں ۲۰۲ھ/۸۱۷ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد سحنون اور دوسرے علماء سے تعلیم پائی، پھر انہوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا اور ابومصعب اور سلامہ بن حبیب سے ملاقات کی۔ وہ بلند پایہ عالم تھے بلکہ علمی منزلت میں اپنے باپ سے بھی بڑھ گئے وہ تاریخ کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۲۵۶ھ/۸۷۰ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

حالات کے مراجع

(۱) الخشنی (قضاۃ قرطبہ، ۱۷۸-۱۸۲)، (۲) المالکی (ریاض النفوس، ۳۴۴-۳۶۰)، (۳) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ص ۵۶۵)، (۴) ابن فرحون (الدیباج، ۲۳۴ - ۲۳۷) - (۵) الصفدی (الوافی بالوفیات، ۳/۸۶) (۶) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/۱۸۰)، (۷) ابن ناجی (معالم الایمان، ۲/۷۹ - ۸۹)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۷/۷۶) (۹) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۱۵۰) - (۱۰) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۰/۱۶۹) -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

۱۔ "النوازل"۔ دیکھیے ابن خیر (فہرست، ۲۵۴، بعنوان نوازل الصلاۃ من دیوان محمد بن سحنون، رباط میں اس کے ایک سو نو اوراق ہیں۔

۲۔ "الرسالۃ السحنونیۃ" یہ فقہی مباحث میں سوالات وجوابات ہیں۔ ترکیہ اور مصر اور مراکش کے کتب خانوں میں اس کے بہت سے اوراق ہیں۔

۳۔ آداب المعلمین (بچوں کی تعلیم کے بارے میں) مطبوعہ تونس وقاہرہ۔ اس کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۴۔ کتاب اصول الدین۔ قلمی نسخہ محکمۂ اوقاف رباط میں ہے۔

۵۔ چند مواعظ جو مالکی کی ریاض النفوس (ص ۳۴۸۔ ۳۴۹) میں مذکور ہیں۔

۱۴۔ ابن مُزین

ابوزکریا، یحییٰ بن زکریا بن مُزین، طلیطلہ کے باشندے تھے پھر قرطبہ منتقل ہو گئے۔ عبدالرحمٰن ثانی (۲۰۶ھ/۸۲۲ تا ۲۳۸ھ/۸۵۲ء) کے عہد حکومت میں ایک مدت تک قید بھی رہے ہے، پھر مشرق کی جانب عازم سفر ہوئے اور مصر اور عراق کے بہت سے علماء سے شناسائی پیدا کی۔ طلیطلہ واپس آکر منصب قضاء پر فائز ہوئے اور ۲۵۹ھ/۸۷۳ء یا ۲۶۰ھ میں راہئ ملک عدم ہوئے۔

مآخذ

(۱) ابن الفرضی (تاریخ علماء الاندلس، ۲/۱۷۸)، (۲) الحمیدی (الجزوۃ، ص ۳۵۰)۔ (۳) ابن خیر (فہرست ۳۰۲) الضبی (البغیۃ، ۴۸۲)۔ (۴) ابن فرحون (الدیباج، ۳۵۴۔ ۳۵۵) (۵) الزرکلی (الاعلام، ۹/۱۶۰) (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۳/۱۸۲)۔

علمی آثار

تفسیر الموطا، (امام مالک) ایک ٹکڑا نوشتہ ۳۹۴ھ مکتبہ قیروان میں ہے۔

۱۵۔ ابن بشیر

ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن عبدوس بن بشیر، قیروان میں ۲۰۲ھ/۸۱۷ء میں تولد ہوئے، سحنون کے شاگرد تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ثقہ عالم اور رہنما بن گئے۔ انہوں نے ۲۶۰ھ/۸۷۴ء میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے ماخذ

(۱) خشنی (قضاۃ قرطبہ، ۱۸۲) (۲) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء ۱۳۴ ۔ (۳) ابن فرحون ۔ الدیباج، ۲۲۷۔ ۲۳۸ ۔ (۴) المالکی ۔ ریاض النفوس، ۳۶۰۔ ۳۶۳ ۔ (۵) ابن عذری ۔ البیان المغرب ۱۱۶/۱ ۔ (۶) ابن ناجی معالم الایمان، ۹۰/۲۔ ۹۴ ۔ (۷) الزرکلی۔ الاعلام، ۱۸۳/۴ ۔ (۸) الکحالہ (معجم المولفین، ۲۰۹/۸۔)

علمی آثار

۱۔ المجموعہ: ابن ابی زید القیروانی کی کتاب النوادر والزیادات کے واسطے سے ایک ٹکڑا ہم تک پہنچا ہے۔ دیکھیے شاخت، در ۲۷۵/۱۔

۲۔ شرح المسائل من المدونہ: یہ شرح کیسی تھی، اس پر بحث کے لیے دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۳۰۰/۱، عدد ۸۔ یہ شرح، شرح ابن بشیر یا تنبیہ علی مبادی التوجیہ کے نام سے بھی معروف تھی۔

۳۔ کتاب الوثائق: اس کا ایک ٹکڑا محمد بن احمد بن العطار کی کتاب کتاب الوثائق کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ دیکھیے شاخت: ۲۷۶

۱۶۔ ابن عبدالحکم

ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، ۱۸۲ھ/۷۹۹ء میں تولّد ہُوئے، وہ مؤرخ مصر ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالحکم کے بھائی اور امام شافعی کے شاگرد تھے، جنہوں نے مالکی مسلک اختیار کر لیا تھا۔ وہ شوافع سے ردّ و کد کرتے رہتے تھے۔ اپنے زمانے میں مصر میں وہ علوم القرآن، حدیث اور فقہ کے بڑے عالم شمار ہوئے تھے۔ ۲۶۸ھ/۸۸۲ء میں وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

مراجع

(۱) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۵۷۸/۱) (۲) الصفدی (الوافی بالوفیات، ۳۲۸/۲۔ ۳۳۹) (۳) الذہبی (میزان الاعتدال، ۸۶/۳۔ ۸۷)، (۴) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۵۴۶) (۵) ابن فرحون۔ الدیباج ۲۳۱، ۲۳۲ ۔ (۶) طاش کبریٰ زادہ ۱۵۵/۲ ۔ ۱۵۶ ۔ (۷) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۱۵۴/۲ ۔ (۸) الزرکلی ۔ الاعلام، ۹۴/۷۔ ۹۵) ۔ (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲۲۳/۱۰ ۔ (۱۰) بروکلمان ۔ تکملہ، ۲۲۸/۱، عدد ب

علمی آثار

۱۔ سیرۃ (یا الفضائل) عمر بن عبدالعزیز: معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب اُن کے والد کی اسی نام کی کتاب سے مختلف ہے۔ اگرچہ اس میں چند اضافے بھی ہیں۔ یہ قاہرہ میں ۱۹۲۷ء میں چھپی تھی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فضائل عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز وسہل بن مزاحم: سرائے احمد الثالث میں چند اوراق ہیں۔

۱۷۔ ابن المواز

ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن زیاد الاسکندری بن المواز المالکی، ۱۸۰ھ/۷۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ محمد بن عبدالحکم وغیرہ کی شاگردی اختیار کی، فقہ مالکی کی تبویب و ترتیب اُن کا بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے ۲۶۹ھ/۸۸۲ء یا ۲۸۱ھ میں وفات پائی۔

ماخذ

(۱) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ص ۱۳۱۔ (۲) الصفدی، الوافی بالوفیات، ۱/۳۳۵۔ (۳) ابن فرحون (الدیباج، ۲۳۲۔ ۲۲۲۔ (۴) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/۱۷۷۔ (۵) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/۱۹۴) (۶) الزرکلی (الاعلام، ۶/۱۸۳۔ (۷) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۸/۲۰۰۔

علمی آثار

"الموازیۃ": مالکی فقہ کی فروع کے ضمن میں اس کتاب پر بحث ہو چکی ہے، تونس میں اس کتاب کا ایک قدیم ٹکڑا ہے، دیکھیے الزرکلی (الاعلام، ۱۰/۱۸۳۔

۱۸۔ ابن وضّاح

ابوعبداللہ محمد بن وضاح بن بزیع القرطبی، قرطبہ میں ۱۹۹ھ/۸۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم کے لیے دو مرتبہ مشرق (شام و مصر) کی طرف گئے، وہ بڑے زاہد، فقیہ اور محدّث تھے۔ اُن کا شمار اپنے زمانے کے علمائے کبار میں نہیں ہوتا۔ انہوں نے ۲۸۶ھ/۸۹۹ء میں وفات پائی۔

ماخذ

(۱) حمیدی۔ الجذوۃ، ۸۷۔ ۸۸۔ (۲) ابن خیر۔ فہرست، ص ۱۵۰۔ (۳) الضبی۔ البغیہ، ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ (۴) الذہبی۔ میزان الاعتدال ۳۰/۴۵۔ (۵) ابن حجر۔ لسان المیزان، ۵/۴۱۶۔ ۴۱۷۔ (۶) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۸۲۔ (۷) الزرکلی۔ الاعلام، ۷/۳۰۵۔ (۸) الکحالہ (معجم المؤلفین ۱۲/۹۴۔ (۹) بروکلمان، تکملہ ۲/۹۷۸، عدد ۳/۱۷۔ ۱۲۔

علمی آثار

۱۔ "القاء البدعۃ": شائع شدہ دمشق ۱۳۴۹ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کتاب فیہ ماجاء من الحدیث فی النظر الی اللہ : علمی نسخہ تونس میں ہے۔

۱۹۔ الکنانی

ابو زکریا، یحییٰ بن عمر بن یوسف بن عامر الکنانی، اندلس میں ۲۱۳ھ/۸۲۸ء میں پیدا ہوئے۔ ترجیحی بات یہ ہے کہ ان کا مولد قرطبہ تھا۔ بچپن میں انھوں نے عبدالملک بن حبیب (م ۲۳۸ھ/۸۵۲ء) سے تعلیم حاصل کی۔ عالم شباب میں وہ قیروان گئے ہوں گے، کیونکہ وہ سحنون (م ۲۴۰ھ/۸۵۴ء) کی مجالس درس میں شامل ہوتے رہے۔ بعدازاں مصر میں یحییٰ بن بکیر (م ۲۳۱ھ/۸۴۵ء) اور حجاز میں ابو مصعب زبیری کے حلقہ ہائے درس سے استفادہ کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بڑے ناقد اور دقیق النظر عالم تھے۔ واپسی پر وہ قیروان میں مؤطا امام مالک اور سحنون کی المدوّنہ کے بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے آخری عمر میں سُوسہ (تونس) کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ انھوں نے ۲۸۹ھ/۹۰۲ء میں وفات پائی۔

مصادر

(۱) ابن فرضی (تاریخ علماء الاندلس، ۲/۱۸۱۔ (۲) الحمیدی (جذوۃ المقتبس، ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ (۳) خشنی قضاۃ قرطبہ، ۱۸۴۔ ۱۸۶۔ (۴) الضبی۔ البغیۃ، ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ (۵) ابن ناجی (معالم الایمان، ۲/۱۵۶۔۱۶۵۔ (۶) المالکی۔ ریاض النفوس، ۱/۳۹۶۔ ۴۰۶۔ (۷) ابن فرحون۔ الدیباج۔ ۳۵۱۔ ۳۵۳۔ (۸) ابن حجر۔ لسان المیزان، ۶/۲۷۰۔ ۲۷۲۔ (۹) محمود علی مکّی، در صحیفہ معہد الدراسات الاسلامیہ، میڈرڈ، ۴/۱۹۵۶۔ ۶۵۔ ۱۰۲۔ (۱۰) الزرکلی۔ الاعلام، ۹/۲۰۰۔ (۱۱) الکحالہ۔ معجم المولفین، ۱۳/۲۱۷۔

علمی آثار

"کتاب احکام السُّوق": یہ حسبہ کے بارے میں قدیم ترین تصنیف ہے جو ہم تک پہنچی ہے، اس کا ایک قدیم نسخہ تونس میں ہے۔ کتاب المعیار المغرب، مصنفہ احمد بن یحییٰ التلمسانی الونشریسی (م ۹۱۴ھ/۱۵۰۸ء) میں اس کا اختصار موجود ہے۔ دیکھیے بروکلمان، تکملہ، ۲/۳۴۸۔ اس کے باقی ماندہ اجزاء محمود المکی نے شائع کیے ہیں۔ گرشیا گومیز نے اس کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

۲۰۔ الجہضمی

ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد الجہضمی الازدی بصرہ میں ۱۹۹ھ/۸۱۵ء میں تولّد ہُوئے۔ وہ مفسر، مُحدّث، اخباری اور مالکی مذہب کے بڑے فقیہ تھے۔ اُن کی فقہی تصانیف نے مالکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب پر بڑا اثر ڈالا ہے، دیکھیے خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۶/ ۲۸۵ - وہ عمر بھر بغداد میں قاضی رہے خطیب بغدادی نے اُن کی کتابوں میں سے احکام القرآن۔ القراءت اور معانی القرآن کی بہت تعریف کی ہے۔ (تاریخ بغداد، ۶/۲۸۶ اور لکھا ہے کہ یہ کتابیں اس فن کی دوسری کتابوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اُن سے دو ماہرین لغت، یعنی المبرّد اور ابوبکر بن الانباری نے اُن سے پڑھا تھا۔ الجہضمی نے ۲۸۶ھ/ ۸۹۵ء میں بغداد میں سفر آخرت اختیار کیا۔

مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ص ۲۰۰ - (۲) ابن الجوزی۔ المنتظم، ۵/ ۲/۱۵۱-۱۵۲ - (۳) یاقوت۔ الارشاد، مطبوعہ لنڈن، ۲/ ۲۵۷ - ۲۶۲ - (۴) ابن الاثیر۔ اللباب، ۶/۱۴۲) - (۵) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۶۲۵، ۶۲۶ (۶) ابن الجزری (غایۃ النہایۃ، ۱/ ۱۶۲، عدد ۵۴۷ - (۷) السیوطی۔ بغیۃ الوعاۃ، ۱۹۳ - (۸) ابن فرحون۔ الدیباج، ۹۲ - ۹۵ - (۹) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۱/ ۷۲ - (۱۰) ابن العماد (شذرات الذہب ۲/ ۱۸۷)، (۱۱) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/ ۱۹۴ - (۱۲) الزرکلی۔ الاعلام، ۱/ ۳۰۵ - (۱۳) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۲/ ۲۶۱ - (۱۴) (ROSENTHAL: HISTORY) ۳۲۹ - (۱۵) بروکلمان، تکملہ، ۱/ ۲۷۳ -

علمی آثار

۱۔ فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کوبریلی، قاہرہ اور دمشق میں چند اوراق مکتوبہ ساتویں صدی ہجری ہیں۔

۲۔ احادیث مالک بن انس (تنقیح الجہضمی)

۳۔ احادیث ایوب بن ابی تمیمۃ السختیانی (م ۱۳۱ھ/ ۷۴۸ء) تنقیح الجہضمی

۴۔ احکام القرآن، قیروان (تونس) میں ایک ٹکڑا ہے۔

۲۱۔ الہیثم بن سُلیمان

ہیثم بن سلیمان کا زمانۂ حیات تیسری صدی ہجری ہے۔ اُنہوں نے ادب القاضی والقضاۃ لکھی تھی، مخطوطہ (جزء چہارم قیروان میں ہے۔

۲۲۔ ابن الورّاق

ابوبکر محمد بن احمد بن محمد الجہم الورّاق المروزی، فقیہ اور محدث تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے مالکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی تائید اور حمایت میں پچاس کتابیں لکھی تھیں ۔ اُنہوں نے ۳۲۹ھ/۹۴۱ء میں اس دار فانی کو الوداع کہا ۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن الندیم ۔ الفہرست ، ص ۱۰۰ ۔ (۲) ابن فرحون ۔ الدّیباج ، ۲۴۳-۲۴۴ ۔ (۳) خطیب بغدادی تاریخ بغداد ، ۱/۲۸۷ ۔ (۴) الکحالہ ۔ معجم المؤلفین ، ۹/۲ ۔

علمی آثار

"مسائل الخلاف" ۔ قلمی نسخہ فاس اور قرویین میں ہے ۔

۲۳ ۔ ابن اللّبّاد

ابوبکر محمد بن محمد بن وشاح بن اللباد اللخمی ، قیروان کے باشندے تھے اور یحیٰی بن عمر بن یوسف الکنانی کے شاگرد تھے ۔ اُنہوں نے ۳۳۳ھ/۹۴۴ء میں قیروان میں دائمی اجل کو لبیک کہا ۔

مراجع

(۱) خشنی ۔ قضاۃ قرطبہ ، ۲۲۳-۲۲۴ ۔ (۲) الصفدی (الوافی بالوفیات ، ۱/۱۳۰ ۔ (۳) ابن فرحون ۔ الدّیباج ۲۴۹-۲۵۰ ۔ (۴) ابن ناجی (معالم الایمان ، ۳/۳۳ ۔ (۵) الزرکلی (الاعلام ، ۷/۳۴۲) ۔ (۶) الکحالہ معجم المؤلفین ، ۱۱/۳۰۹ ۔ (۷) بروکلمان ۔ تکملہ ، ۱/۳۰۱ ، عدد ۳ ۔

علمی آثار

کشف الرّواق عن العروف الجامعۃ الاوراق ۔ شرعی مقررہ موازین کے بارے میں ۔ الجزائر میں چند اوراق ہیں ۔

۲۴ ۔ الذّہلی

ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر الذّہلی البصری ، فقیہ ، مفسر اور ادیب تھے ، ۲۷۹ھ/۸۹۲ء میں تولّد ہُوئے ، بغداد ، واسط ، دمشق اور مصر میں قاضی رہے اور ۳۶۷ھ/۹۷۸ء میں مصر میں راہیِ ملک عدم ہُوئے ۔

حالات کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی ۔ تاریخ بغداد ، ۱/۳۱۳-۳۱۴ ۔ (۲) الصفدی ۔ الوافی بالوفیات ، ۲/۴۵ ۔ (۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن فرحون (الدیباج، ۳۱۴ - ۳۱۶ - (۴) ابن طولون - قضاۃ دمشق، ۳۲ - ۳۵) (۵) الکحالہ - معجم المؤلفین ۸/۲۸۴۔

علمی آثار

۱۔ الحدیث: ابوالحسن دار قطنی نے اس سے احادیث منتخب کی ہیں، قلمی نسخہ محکمہ اوقاف میں ہے۔

۲۔ اُس کے مآخذ میں کتاب فی الفقہ، مختصر تفسیر الجبائی اور مختصر تفسیر بلخی شامل ہیں۔

۲۵۔ الابہری

ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد الابہری، ابہر میں ۲۸۷ھ/۹۰۰ میں تولّد ہوئے، بغداد میں زندگی گزاری۔ وہ اپنے زمانے میں مالکی فقہاء میں سب سے بڑے عالم تھے۔ بلکہ احناف اور شوافع بھی اختلافی مسائل میں اُن کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے ساٹھ برس تک بغداد میں جامع منصور میں درس دیا اور افتاء کی خدمت بھی انجام دیتے رہے۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن الندیم - الفہرست، ص ۲۰۱ - (۲) الشیرازی - طبقات الفقہاء ۱۴۱ - (۳) خطیب بغدادی - تاریخ بغداد، ۵/۴۶۲ - ۴۶۳ - (۴) الصفدی - الوافی بالوفیات، ۳/۳۰۸ - (۵) ابن فرحون - الدیباج ۲۵۵ - ۲۵۸ - (۶) ابن العماد - شذرات الذہب، ۳/۸۵ - ۸۶ - (۷) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۴/۱۴۷۔ (۸) ہدیۃ العارفین، ۲/۵۰ - (۹) الزرکلی - الاعلام، ۷/۹۸ - (۱۰) الکحالہ - معجم المولفین، ۱۱/۲۴۱ -

علمی آثار

۱۔ عبداللہ بن عبدالحکم (م ۲۱۴ھ/۸۲۹ء) کی مختصر الکبیر فی الفقہ کی شرح۔

۲۔ الفوائد المنتقاۃ الغرائب الحسان - کتب خانہ ظاہریہ دمشق میں چند اوراق ہیں۔

۲۶۔ ابن الجلّاب

عبیداللہ بن الحسن ابوالقاسم ابن الجلّاب البصری نے ابہری (سابق الذکر) سے علم فقہ حاصل کیا اُن کے حالات زندگی سے ہم ناواقف ہیں۔ اُن کا نام بھی متنازعہ فیہ ہے۔ الشیرازی نے اُن کا نام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الجلّاب لکھا ہے۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن فرحون - الدیباج، ص ۱۴۶ - (۲) مخلوف - شجرۃ النور، ص ۹۲ - (۳) ہدیۃ العارفین، ۱/۶۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) الکحالہ۔معجم المولفین، ۶/۲۳۸۔(۵) بروکلمان ۔تکملہ، ۱/۳۰۱۔

علمی آثار

۱۔ کتاب التفریع فی الفقہ المالکی۔بعض اجزا لندن، اسکندریہ، تونس اور رباط میں ہیں۔اس کی شرح قاسم بن عیسیٰ بن ناجی القیروانی (م ۸۳۷ھ/۱۴۳۳ء) نے لکھی تھی۔اس کے قلمی نسخے مکتبہ زیتونہ (تونس) میں ہیں، دیکھیے بروکلمان۔تکملہ، ۲/۳۴۷۔اس کا اختصار عبدالسلام تونسی نے کیا تھا۔

۲۔ شرح المدونہ (دیکھیے اس باب کا عدد ۲۔

۲۷۔ابن ابی زید قیروانی

ابومحمد عبداللہ بن ابی زید عبدالرحمن القنفزی، کا تعلق اندلس میں قبیلہ نفزہ سے تھا۔وہ قیروان میں ۳۱۰ھ ۹۲۲ء میں پیدا ہوئے۔چھوٹی عمر میں وہ تعلیم حاصل کرنے لگے۔اُن کے اساتذہ میں قیروان کے بڑے بڑے عالم، مثلاً ابوبکر محمد ابن محمد بن اللباد، ابوالحسن خولانی اور ابوالعرب محمد بن احمد بن تمیم شامل تھے۔وہ جب حج کرنے گئے تو راستے کے ملکوں کے علمائے کبار سے بھی استفادہ کرتے رہے۔نوجوانی ہی میں وہ بڑے عالم مشہور ہو گئے اور لوگ انہیں چھوٹا مالک کہنے لگے۔اُن کا رسالہ فقہ مالکیہ کا کھلا ترجمان ہے۔اُنہوں نے قیروان میں ۳۸۶ھ/۹۹۶ء میں وفات پائی۔

مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست۔۲۰۱۔(۲) ابن خیر (فہرست ۲۴۴۔(۳) ابن فرحون۔الدیباج ۱۳۶۔۱۳۸۔(۴) ابن ناجی۔معالم الایمان، ۳/۱۳۵۔۱۵۱۔(۵) الیافعی۔مرآۃ الجنان، ۲/۴۴۱۔(۶) ابن تغری بردی۔النجوم الزہرہ، ۴/۲۰۰۔(۷) ابن العماد۔شذرات الذہب، ۳/۱۳۱۔(۸) الزرکلی (الاعلام، ۴/۲۳۰۔(۹) الکحالہ۔معجم المؤلفین۔۶/۷۳۔(۱۰) مخلوف (شجرۃ النور ص ۹۶۔(۱۱) محمد بن شنب۔در دائرۃ المعارف الاسلامیہ انگریزی۔۲/۲۸۰۔

تصانیف

۱۔ الرسالہ۔یہ ایک جامع فقہی متن ہے۔اس کے قلمی نسخے تمام عرب ممالک میں پائے جاتے ہیں۔یہ متعدد مرتبہ فاس اور قاہرہ میں شائع ہو چکا ہے، رسل اور عبداللہ المامون السہروردی نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔لنڈن ۱۹۰۶ء فانیان نے اس کا فرانسیسی ترجمہ۔شرح تحلیلی فہارس سمیت پیرس سے ۱۹۱۴ء میں شائع کیا تھا۔برشیہ (BERCHER) نے عربی متن سمیت فرانسیسی ترجمہ الجزائر سے ۱۹۴۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع کیا تھا۔

الرسالہ کی شروح

۱۔ ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن الفخار الجذامی ۔(م ۷۲۳ھ/۱۳۲۳ء) نُصح المقالہ فی شرح الرسالہ دیکھیے الکحالہ (معجم المولفین، ۱۱/۴۲، میونخ (جرمنی) اور اسکوریال میں قلمی اجزاء ہیں۔

۲۔ ابوالحجاج یوسف بن عمر الانفاسی الجیلانی (م ۷۶۱ھ/۱۳۶۰ء تقیید علی الرسالہ۔ دیکھیے۔الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۳/۳۲۰، میونخ، لندن، اسکندریہ اور اسکوریال میں متفرق جلدیں ہیں ۔

۳۔ عبداللہ بن یوسف البلوی القیروانی (م ۷۸۲ھ/۱۳۸۰ء ۔ دیکھیے مخلوف۔ شجرۃ النور، ۲۲۵۔ شرح الرسالہ، زیتونہ (تونس) میں ایک سو نوے اوراق ہیں ۔

۴۔ قاسم بن عیسیٰ بن ناجی (م ۸۳۷ھ/۱۴۳۳ء) شرح الرسالہ، متفرق جلدیں تونس، پیرس، فاس اور اسکوریال میں ہیں ۔

۵۔ احمد بن محمد بن عبداللہ القلشانی (م ۸۶۳ھ/۱۴۵۹ء) تحریر المقالہ چند جلدیں زیتونہ، الجزائر، فاس اسکوریال اور رباط میں ہیں ۔

۶۔ ابو محمد سعید بن (سلیمان) الحسین بن محمد الحمیدی (مکملہ ۹۶۴ھ/۱۵۵۶ء) "مرشد المتبدیین" مخطوط اسکندریہ میں ہے ۔

۷۔ احمد بن احمد بن محمد زروق (م ۸۹۹ھ/۱۴۹۳ء) شرح الرسالہ؛ دیکھیے، بروکلمان، ۲/۲۵۳ قلمی نسخے اسکندریہ اور فاس میں ہیں، جبکہ یہ شرح قاہرہ میں ۱۳۳۲ھ میں چھپ چکی ہے ۔

۸۔ داؤد بن علی بن محمد القلتاوی ، ایضاح المسالک ۔ دیکھیے السخاوی (ضوء الآمع ، ۲/۲۱۵ ۔ ۲۱۶۔اس کے متفرق اجزاء تونس اور رباط میں ہیں ۔

۹۔ کہا جاتا ہے کہ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف المنوفی دم ۹۳۹ھ/۱۵۳۲ء) نے الرسالہ کی کامل شرحیں لکھی تھیں ۔ ان شروح کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

ا۔ الفتح الربانی : لائیڈن (ہالینڈ) میں چار سو چار اوراق ہیں ۔

ب۔ تحقیق المبانی و تحریر الآمانی ۔ فاس اور الازہر میں چند جلدیں ہیں ۔

ج۔ کفایۃ الطالب : مطبوعہ قاہرہ متعدد مرتبہ ۔ اس کا حاشیہ کفایۃ الکفایۃ کے نام سے محمد بن عبدالملک نے ۱۱۲۹ھ/۱۷۱۷ء میں لکھا تھا، جو قاہرہ سے کئی بار شائع ہو چکا ہے ۔

د۔ غایۃ الامانی : زیتونہ (تونس) میں دو جلدیں ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ محمد بن ابراہیم التتائی (م ۹۴۲ھ/۱۵۳۵ء) تنویر المقالہ، بحل الفاظ الرسالہ۔ دیکھیے بروکلمان، ۳۱۶/۲، اس کے بعض اجزاء پیرس، میونخ اور اسکندریہ زیتونہ اور الجزائر میں ہیں۔ اس شرح پر حاشیہ المنقذ من الضلالتہ کے نام سے علی بن محمد الاجھوری (م ۱۰۶۶ھ/۱۶۵۶ء) نے لکھا تھا جس کی چند جلدیں زیتونہ اور قاہرہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ علی بن چلپی الشبینی نے بھی بارہویں صدی ہجری میں حاشیہ لکھا تھا۔ جس کے نو اوراق بانکی پور (پٹنہ) میں ہیں۔

۱۱۔ عبداللہ بن احمد الفاکہی (م ۹۷۲ھ/۱۵۶۴ء) شرح کے ۲۱۴ اوراق رام پور میں ہیں۔ دیکھیے بروکلمان ۲۸۰/۲۔

۱۲۔ احمد بن غُنیم بن سالم النفراوی (م ۱۱۲۵ھ/۱۷۱۳ء) الفواکہ الدوانی علی رسالہ ..... الخ، پیرس، میونخ اور زیتونہ میں چند متفرق جلدیں ہیں۔

۱۳۔ ابو عبداللہ محمد بن قاسم جَسّوس (م ۱۱۸۲ھ/۱۷۶۸ء) شرح مطبوعہ فاس ۱۳۱۲ھ۔

۱۴۔ الزناتی ۔"حَلّ المقالہ فی شرح الرسالہ"۔ ایک سو اکتالیس اوراق پیرس میں ہے۔ اس کا حاشیہ الزّیاتی نے لکھا تھا جو رباط میں ہے۔

۱۵۔ گمنام شارح، جس کی شرح کے ۲۷۲ اوراق برطانوی عجائب گھر لندن میں ہیں۔

۱۔ محمد بن احمد بن عبداللہ الفاسی العثمانی المکناسی (م ۹۱۹ھ/۱۵۱۳ء) نے الرسالہ کو نظم کیا تھا۔ محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن الخطاب (م ۹۵۴ھ/۱۵۴۶ء) منظوم شرح جس کے چند اوراق لندن اور الجزائر میں ہیں۔

۲۔ "السنن یا کتاب الجامع فی السنن والآداب والمغازی والتاریخ، اس کے بہت سے اوراق فاس اور رباط میں ہیں۔

۳۔ النّوادر والزیادات علی ما فی المدونہ وغیرہا من الامہات۔ دیکھیے بزیر عنوان نمبر دس، (المدوّنہ کی شروح کے ضمن میں ہے۔

۴۔ مختصر المدوّنہ والمختلطہ۔ دیکھیے فصل ۱۰، عدد ۲۔

۵۔ تہذیب العُتبیہ۔ تبویب المستخرجہ، دیکھیے فصل ۱۰، عدد ۱۲۔

۶۔ الرّد علی ابن مسرّۃ المارق (م ۳۱۹ھ/۹۳۱ء دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۳۷۸/۱) اس کتاب کا ایک ٹکڑا ابو العرب التمیمی کی طبقات علماء افریقیہ کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے اور اس کا فرانسیسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مدح میں اشعار۔ برطانوی عجائب گھر لندن میں چند اوراق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ "الذب عن مذہب مالک"۔ امام مالک کے مذہب کی تائید اور حمایت میں اس کے ۱۵۲۔اوراق مکتبہ چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۲۸۔ابن القصّار البغدادی

ابوالحسن علی بن عمر بن احمد المعروف بالقصار البغدادی، ابوبکر الابہری کے شاگرد تھے۔ پھر بغداد کے قاضی بن گئے۔ اُن کا شمار کبار علمائے مالکی میں ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہم اُن کے حالات سے بے خبر ہیں۔ انہوں نے ۳۹۸ھ/۱۰۰۸ء میں وفات پائی۔

حالات کے مآخذ

(۱) الشیرازی۔طبقات الفقہاء ۱۴۲۔ (۲) ابن فرحون۔الدّیباج، ۱۹۹۔ (۳) خطیب بغدادی۔تاریخ بغداد ۱۲/۴۱۔۴۲۔

علمی آثار

۱۔ عیون الادّلہ۔فی مسائل الخلاف بین فقہاء الامصار: الشیرازی نے خلافیات کے بارے میں اس کو بہترین مالکی تصنیف قرار دیا ہے۔ قلمی نسخہ فاس میں ہے۔ نیز دیکھیے بروکلمان۔تکملہ ۲/۹۶۳، عدد ۴۹ ابومحمد القاضی عبدالوہاب بن علی بن نصر الثعلبی۔(م ۴۲۲ھ/۱۰۳۱ء) نے اس کا اختصار کیا تھا۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۸۳۔ فاس میں دوسری جلد ہے۔

۲۔ مقدمہ فی اصول الفقہ، ازہر میں اٹھائیس اوراق ہیں۔

۲۹۔ابن العطّار

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبیداللہ بن سعید الاموی، جو ابن العطّار کے نام سے مشہور تھے، قرطبہ میں ۳۳۰ھ/۹۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابن عبدربہ اور ابوبکر بن القوطیۃ وغیرہ سے تعلیم پائی۔ وہ فقہ کے علاوہ نحو شاعری اور ریاضیات میں بھی درک رکھتے تھے وہ ۳۹۹ھ/۱۰۰۸ میں رہگزائے عالم جاودانی ہوئے۔

مصادر

(۱) ابن بشکوال۔الصلہ، عدد ۱۰۴۸۔ (۲) ابن فرحون۔الدیباج، ۲۶۹۔ (۳) الکحالہ معجم المؤلفین، ۸/۲۸۷۔ (۴) الصفدی۔الوافی بالوفیات، ۲/۵۳۔ (۵) مخلوف۔شجرۃ النور، ۱۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

الوثائق المجموعہ ، ابن خیر کی فہرست (۲۵۲) میں اس کا نام کتاب الوثائق والسجلات ہے۔ اس کا قلمی نسخہ قرویین میں ہے، نیز دیکھیے شاخت (ET.OR) جلد، ص ۲۷۶۔

۳۰۔ ابن نصر الدّاؤدی

ابوجعفر احمد بن نصر الداودی، فقیہ اور محدث تھے، ساری عمر طرابلس میں رہے، لیکن وفات تلمسان میں پائی۔ ۴۰۲ھ/۱۰۱۱ء۔

مراجع

(۱) ابن خیر۔ فہرست، ص ۸۷، ۴۴۰۔ (۲) المخلوف۔ شجرۃ النور، ص ۱۱۰۔ (۳) ابن فرحون۔ الدیباج، ۳۵۔ (۴) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۲/۱۹۴)۔

علمی آثار

۱۔ کتاب الاموال۔ اس کا ایک جز متعلقہ افریقہ، اندلس اور صقلیہ حسن حسنی عبدالوہاب نے تونس سے شائع کیا تھا۔ اس کا فرانسیسی میں ترجمہ ہوچکا ہے۔

۲۔ الاسئلۃ والاجوبۃ (فقہ) ایک سو اکیس اوراق مکتبہ زیتونہ تونس میں ہیں۔

۳۔ النامی فی شرح الموطا: قلمی نسخہ قرویین میں ہے۔

۳۱۔ القابسی

ابوالحسن علی بن محمد بن خلف المعافری القیروانی القابسی، فقیہ اور محدث تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ قیروان میں ۳۲۴ھ/۹۳۶ء میں پیدا ہوئے۔ صغرسنی میں اپنے والدین کے ہمراہ آئے تھے۔ وہ آسودہ حال نہ تھے۔ انہوں نے ۳۵۲ھ/۹۳۶ء میں مشرقِ عربی، مصر، شام اور حجاز وغیرہ کا سفر کیا اور مکہ معظمہ اور مصر وغیرہ میں علماء سے دوبارہ علم حاصل کیا۔ پھر وہ قیروان واپس چلے آئے جہاں انہوں نے ۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء میں انتقال کیا۔

حالات کے مآخذ

قاضی عیاض (المدارک، اوراق ۲۸۳ تا ۲۸۵۔ (۲) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/۴۲۷۔ (۳) الصفدی نکت الھمیان، ۲۱۷، ۲۱۸۔ (۴) ابن فرحون۔ الدیباج، ۱۹۹، ۲۰۱۔ (۵) ابن ناجی۔ معالم الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳-۱۸۰-(۶) الذہبی۔تذکرۃ الحفاظ۔ ۱۰۷۹-۱۰۸۰-(۷) الذہبی۔الدّول، ۱/۱۷۶-(۸) ابن الجزری غایۃ النہایۃ، ۱/۵۶۷-(۹) ابن کثیر۔البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۳۵۱-(۱۰) ابن تعزی بردی۔النجوم الزاہرہ، ۴/ ۲۲۴-(۱۱) ابن العماد۔شذرات الذہب، ۳/۱۶۸-(۱۲) احمد فواد الاھوانی۔التربیت والتعلیم فی الاسلام قاہرہ ۱۹۵۵ء-(۱۳) الزرکلی۔الاعلام، ۵/۱۳۵-(۱۴) الکحالہ۔معجم المولفین، ۷/۱۹۴، ۱۹۵-(۱۵) بروکلمان تکملہ، ۱/۲۷۷، عدد ۱۶۔

علمی آثار

۱۔ الملخص لمافی المؤطا من الحدیث المسند: اس میں ۳۵۰ احادیث ہیں۔

۲۔ الرسالۃ المفصلۃ لاحوال المتعلمین واحکام المعلمین: مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۵ء

۳۲۔ القنازعی

ابوالمطرف عبدالرحمٰن بن مروان بن عبدالرحمٰن الانصاری القنازعی، قرطبہ کے باشندے تھے ۳۴۱ھ/۹۳۲ء میں تولّد ہُوئے۔ ۳۶۷ھ/۹۷۷ء میں مشرقِ عربی کا سفر کیا اور طویل عرصے کے بعد اپنے وطن کو واپس ہُوئے، فقہ کے عالم اور قرأت اور حدیث کے بڑے واقف کار تھے۔ اُنھوں نے قرطبہ میں ۴۱۳ھ/۱۰۲۲ء میں انتقال کیا۔

حالات کے مصادر

(۱) الحمیدی (جذوۃ المقتبس، ۲۶۰-(۲) المغرب فی حلی المغرب، ۱/۱۶۶-۱۶۷-(۳) ابن الجزری غایۃ النہایۃ، ۱/۳۸-(۴) ابن العماد۔شذرات الذہب ۳/۱۹۸-(۵) ابن بشکوال۔الصلۃ ۱/۳۰۹-۳۱۱ (۶) الضبی۔البغیۃ ۳۵۸-(۷) ابن فرحون۔الدّیباج، ۱۵۲-(۸) الزرکلی للاعلام، ۴/۱۱۲-(۹) الکحالہ معجم المؤلفین، ۵/۱۹۴۔

علمی آثار

تفسیر الموطاء: ایک جز قیروان میں ہے۔

۳۳۔ ابن الحذّاء

ابوعبداللہ محمد بن یحیٰی بن احمد التیمی القرطبی جو ابن الحذّاء کے نام سے معروف تھے، قرطبہ میں ۳۳۶ھ/۹۴۸ء میں پیدا ہُوئے، وہ فقیہ، محدّث اور ادیب تھے پہلے اشبیلیہ اور پھر سرقسطہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ انہوں نے ۴۱۶ھ/۱۰۲۵ء میں یا ۴۱۶ھ میں وفات پائی ۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الفرضی۔ تاریخ علماء الاندلس، ۸۸/۲۔ (۲) ابن خیر فہرست۔ ۹۳۔ ۲۴۲۔ ۲۶۷ (۳) یاقوت ارشاد، ۱۳۵/۷۔ (۴) ابن فرحون۔ الدّیباج۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ (۵) یافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲۹/۳۔ (۶) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ، ۲۶۴/۴۔ (۷) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲۰۶/۳۔ (۸) ہدیۃ العارفین ۔ ۶۳/۲۔ (۹) مخلوف۔ شجرۃ النور، ۱۱۲۔ (۱۰) الزرکلی (الاعلام ۸۰/۵)۔ (۱۱) الکحالہ۔ معجم المولفین، ۹۹/۱۲۔ ۱۰۰۔

علمی آثار

التعریف بمن ذکر فی مؤطا امام مالک: فاس میں چند اوراق ہیں ۔

۳۴۔ البراذعی

ابوسعید خلف بن ابی القاسم سلیمان الازدی القیروانی۔ البراذعی، قیروان میں تولّد ہُوئے۔ ابن ابی زید القیروانی اور قابسی (م ۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء) کے شاگرد تھے۔ پہلے صقلیہ (سسلی) میں مقیم رہے، پھر اصفہان چلے گئے اور فقہ مالکی کی ابتدائی اور بنیادی کتابوں کی تہذیب و ترتیب میں لگے رہے۔ اُن کے سنہ وفات کی یقینی تاریخ متعین نہیں ہوسکی۔ ایک احتمال یہ ہے کہ وہ ۴۳۰ھ/۱۰۳۹ء میں زندہ تھے۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن عساکر۔ التہذیب، ۱۷۰/۵۔ (۲) الذہبی۔ سیر النبلاء، ۱۱۶/۱۱۔ (۳) ابن ناجی۔ معالم الایمان، ۱۸۴/۳۔ (۴) الزرکلی۔ الاعلام، ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ نیز دیکھیے بروکلمان، ۳۶۲/۱، عدد ۶۔

علمی آثار

"تہذیب فی اختصار المدوّنہ" دیکھیے تکملات و مختصرات ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ شافعیہ

امام شافعیؒ

ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس الشافعی قریشی تھے اور اُن کا سلسلۂ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے۔ اُن کی والدہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ امام شافعی غزہ (فلسطین) یا عسقلان یا منیٰ اور یمن میں پیدا ہوئے۔ روایت ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ کے یوم وفات پر پیدا ہوئے۔ جب اُن کی عمر دو برس کی ہوئی تو اُن کی والدہ اُن کو لے کر مکہ معظمہ چلی آئیں۔ انہوں نے فلاکت اور عسرت میں پرورش پائی۔ وہ بچپن میں صحیح عربی لب ولہجہ اور اشعار عرب سیکھنے کے لیے بدوؤں کے ہاں آمد ورفت رکھتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مکہ کی اقامت کے دوران امام شافعی نے فصیح عربی اور اشعار عرب یاد کرنے میں میں حیرت انگیز قابلیت کا ثبوت دیا اور اصمعی جیسے لغوی عالم نے "دیوان الھذلیین" اور دیوان الشنفری اُن ہی سے پڑھا۔ مکہ میں انہوں نے مسلم بن خالد الزنجی (م ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) اور سفیان بن عُیینہ (م ۱۹۵ھ/ ۸۱۱ء) سے فقہ اور حدیث کا درس لیا اور مؤطا امام مالک کو حفظ کر ڈالا۔

جب امام شافعی کی عمر بیس برس کی ہوئی تو وہ مدینہ منورہ میں امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی یادداشت سے الموطا پڑھ کر سُنا دی۔ امام مالک اُن کی صحیح قرأت سے اتنے متعجب اور متاثر ہوئے کہ انہوں نے امام شافعی کو اپنے پاس رکھ لیا اور وہ بھی امام مالک سے اُن کی وفات (۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) تک علیحدہ نہ ہوئے اور مدینہ ہی میں مقیم رہے۔ پھر وہ اپنے چچا ابو مصعب کے ہمراہ یمن چلے گئے جہاں انہوں نے نیک خصائل اور وسعت علمی کی وجہ سے بڑی شہرت پائی۔ جب انہوں نے زیدی امام یحییٰ ابن عبداللہ کی بیعت کر لی تو دوسرے بیعت کرنے والوں کے ساتھ انہیں قید کر کے رقہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے پاس روانہ کر دیا گیا۔ اُس وقت بغداد میں شورشوں کے سبب ہارون الرشید رقہ میں مقیم تھا۔ امام شافعی کو ہارون الرشید کے حضور پیش کیا گیا، لیکن اُن کی گفتگو سن کر انہیں معاف کر دیا گیا۔

امام شافعی نے امام محمد بن الحسن سے شناسائی پیدا کر لی، جن کو حریم خلافت میں بڑا اعزاز اور مرتبہ حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، لیکن جلد ہی دونوں عالموں میں فقہی نزاع پیدا ہوگئی۔ جب امام شافعی نے یہ محسوس کیا کہ وقت اور اُس زمانے کے حالات اُن کا ساتھ دینے سے قاصر ہیں تو وہ ۱۸۸ھ/۸۰۴ء میں بغداد چھوڑ کر حرّان اور شام کے راستے مصر چلے آئے۔ والی مصر نے امام شافعی کو امام مالک کا شاگرد سمجھتے ہوئے اُن کی خوب آؤ بھگت کی۔ لیکن (بعض حالات سے مجبور ہو کر، وہ ۱۹۵ھ/۸۱۰ء میں مصر چھوڑ کر بغداد آگئے اور درس و تدریس میں مصروف ہوگئے اور انہیں بڑی کامیابی ہوئی۔ ۱۹۸ھ/۸۱۴ء میں امام شافعی دوبارہ مصر آگئے۔ اس دفعہ اُن کے ہمراہ عبداللہ بن موسیٰ تھے جو والیٔ مصر الجدید کے بیٹے تھے اور امام شافعی کا بے حد اعزاز و اکرام کرتے تھے۔ ۲۰۰ھ/۸۱۵ء میں امام شافعی حج ادا کرنے مکہ گئے، پھر مصر واپس آگئے۔ انہوں نے فسطاط میں ۲۰۴ھ/۸۲۰ء میں وفات پائی اور جبل المعظم کے دامن میں دفن کیے گئے۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے فقہی مذاہب کے برعکس امام شافعی ایک نئے فقہی مذہب کے بانی متصور ہوتے ہیں، جو امام ابو حنیفہؒ کے ہاں رائے اور امام مالک کے مذہب اہل حدیث کے بین بین ہے۔ امام شافعیؒ علم اصول فقہ کے بانی بھی ہیں اور وہ بوقت ضرورت قیاس سے بھی مدد لیتے ہیں۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۲۱۲/۲۰۱-۲۰۲-۲۰۴)۔ (۲) ابن الندیم۔ الفہرست، ۲۰۹-۲۱۰۔ (۳) ابو نعیم۔ حلیتہ الاولیاء، ۹/۶۳-۱۶۱۔ (۴) عبّادی۔ طبقات الشافعیہ، ۶-۷۔ (۵) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء ۴۸-۵۰۔ (۶) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد ۲/۵۶-۷۳۔ (۷) ابن عبدالبر۔ الانتقاء ۶۵-۱۲۱۔ (۸) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/۵۶۵-۵۶۸۔ (۹) یاقوت۔ الارشاد، ۶/۳۶۷-۳۹۸۔ (۱۰) ابن ابی یعلیٰ۔ طبقات الحنابلہ ۱/۲۸۰-۲۸۴۔ (۱۱) ابن الاثیر۔ اللباب، ۲/۵۔ (۱۲) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۱/۳۶۱-۳۶۳۔ (۱۳)، (۱۴) الصفدی۔ الوافی بالوفیات، ۲/۱۷۱-۱۸۱۔ (۱۵) ابن فرحون۔ الدیباج، ۲۲۷-۲۳۰۔ (۱۶) ابن الجزری۔ غایۃ النہایۃ، ۲/۹۵-۹۸۔ (۱۷) ابن حجر۔ التہذیب، ۹/۲۵-۳۱۔ (۱۸) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/۱۷۲-۱۷۵۔ (۱۹) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۰/۲۵۱-۲۵۴۔ (۲۰) ابن ہدایۃ اللہ۔ طبقات الشافعیہ، ۲/۷۔ (۲۱) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/۹-۱۱۔ (۲۲) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/۱۳-۲۸۔ (۲۳) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ ۲/۱۷۶-۱۷۷۔ (۲۴) ہفنگ در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (جرمن ایڈیشن، ۴/۲۷۱-۲۷۳۔ (۲۵) الزرکلی۔ الاعلام، ۶/۲۴۹-۲۵۰۔ (۲۶) الکحالہ معجم المولفین، ۹/۳۲-۳۴۔ (۲۷) بروکلمان ۱/۱۷۸، عدد ۱، مصری رسائل میں امام شافعی پر بہت سے مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دیکھیے گولڈ تسیہر۔ مذہب ابن حزم، ظاہری۔ انگریزی مقالات کے لیے دیکھیے۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی)۔ اس کے علاوہ دیکھیے شاخت کی کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی پر تصانیف اور فقہ شافعی کی تردید

۱۔ ابوزکریا یحییٰ بن عمر بن یوسف الکنانی (م ۲۸۹ھ/ ۹۰۲ء۔ دیکھیے فقہ حنفیہ پر باب، عدد ۲۔

۲۔ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر (م ۳۱۸ھ/ ۹۳۰ء، رحلۃ الامام الشافعی الی مدینہ منورہ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۵۰ھ۔

۳۔ ابن ابی حاتم الرازی (م ۳۲۷ھ/ ۹۳۹ء) آداب الشافعی ومناقبہ ۔ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۲ء۔

۴۔ ابوجعفر بن محمد الخلدی (م ۳۴۸ھ ۹۵۹ء) محنۃ الشافعی۔ دیکھیے باب لعتوف۔ عدد ۳۔

۵۔ محمد بن الحسین بن ابراہیم بن عاصم الابری (۳۶۳ھ/ ۹۷۴ء) مناقب الشافعی۔ اس کے آٹھ ورق مکتبہ جاراللہ میں ہیں۔

۶۔ طاہر بن عبداللہ بن طاہر الطبری (م ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء: روضۃ المنتہی فی مولد الشافعی، قلمی نسخہ مکتبہ صائب انقرہ میں ہے۔

۷۔ ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ/ ۱۰۶۶ء) مناقب الامام الشافعی، بیروت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

۸۔ مؤلف سابق الذکر: ردالانتقاد علی لفظ الامام الشافعی: چند اوراق مکتبہ چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۹۔ مؤلف سابق الذکر: بیان اختلاف الامام ابی حنیفہ والامام الشافعی۔ مکتبہ سلیم آغا میں چند اوراق ہیں۔

۱۰۔ فخرالدین ابی عبداللہ محمد بن عمر الرازی (م ۶۰۶ھ/ ۱۲۰۹ء: مناقب الامام الشافعی، مطبوعہ قاہرہ۔

۱۱۔ ابوعمرو عثمان بن صلاح الشہرزوری (م ۶۴۲ھ/ ۱۲۴۵ء) حلیۃ الشافعی: چھ سات اوراق مکتبہ الظاہریہ دمشق میں ہیں۔

۱۲۔ محمد بن محمد بن النقیب (م ۷۴۵ھ/ ۱۳۴۴ء: مناقب الشافعی (بزبان فارسی) بورسہ میں ۵۲ اوراق مصنف کے خود نوشتہ ہیں۔

۱۳۔ یحییٰ بن ابراہیم بن احمد بن محمد التلمسانی، منازل آئمۃ الاربعۃ۔ مکتبہ فاتح استانبول میں چالیس اوراق ہیں۔

۱۴۔ ابوبکر بن احمد بن قاضی شہبہ (م ۸۵۱ھ/ ۱۴۴۸ء) مناقب الامام الشافعی واصحابہ، دیکھیے بروکلمان، ۴۷/۲، ۵۱)۔ مکتبہ الظاہریہ دمشق میں دو سو چھ اوراق ہیں۔

۱۵۔ احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۸ء): توالی التاسیس بمعالی محمد بن ادریس،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعہ قاہرہ ۱۳۰۱ھ ۔

۱۶۔ عمر بن زید الرّعینی : الدرر (الجواہر) النفیس فی مناقب الامام محمّد بن ادریس، مکتوبہ ۹۰۰ھ، مکتبہ الظاہریہ دمشق میں بائیس اوراق ہیں ۔

۱۷۔ عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ/۱۶۲۱ء) مناقب الامام الشافعی، دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۳۰۶، قاہرہ میں تینتیس اوراق ہیں ۔

۱۸۔ اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی العجلونی (م ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء) تاج الملوک النفیس بترجمۃ الامام الشافعی محمّد بن ادریس، مکتبہ الظاہریہ دمشق میں ۴۷ اوراق ہیں ۔

۱۹۔ وسٹن فیلٹ نے جرمن زبان میں ایک کتاب الامام الشافعی وتلدمیذہ واتباع کے عنوان سے لکھی ہے (گوٹنگن ۱۸۹۰ء)

۲۰۔ مصطفیٰ منیر ادہم : رحلۃ الامام الشافعی الیٰ مصر، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۰ء

۲۱ محمد ابوزہرہ "الشافعی"، قاہرہ ۱۹۴۸ء

امام شافعی کی تصانیف

امام شافعی کی تصانیف وتوالیف کی تعداد ۱۱۳ اور ۱۴۰ کے درمیان ہے ۔ ابن الندیم نے الفہرست میں ان میں سے ۱۰۹ کتابوں کا ذکر کیا ہے ۔ بیہقی نے بھی اُن کی کتابوں کی فہرست دی ہے، جبکہ ابن حجر نے توالی التاسیس میں ۸۷ کتابوں کے نام لکھے ہیں ۔ اُن کے تلامذہ نے اُن کی کتابوں کی دو قسمیں تبلائی ہیں (۱) قدیمہ جو بغداد اور مکہ میں لکھی گئیں ۔ (۲) حدیثہ جو قیام مصر کی یادگار ہیں ۔

کتاب الاُمّ

امام شافعی کی وفات کے بعد اُن کے تلامذہ نے امام شافعی کے تمام مباحث کو ایک کتاب میں جمع کر لیا تھا ۔ اس مجموعہ کو آنے والی نسل نے کتاب الام کا نام دے دیا ۔ اب ایک طویل عرصے سے اس مجموعہ کے جامع یا مؤلف کا نام زیرِ بحث چلا آرہا ہے ۔ ابوطالب مکّی (م ۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء) نے لکھا ہے کہ یوسف بن یحیٰی البُوَیطی (۲۳۱ھ/ ۸۴۵ء) نے یہ کام سرانجام دیا ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امام شافعی کے دوسرے شاگرد ، ربیع بن سلیمان (م ۲۷۰ھ/ ۸۹۴ء) نے البوطی سے مسوّدہ لے کر ان رسائل کو اپنے نام سے جمع و مرتب کر دیا ۔ دیکھیے غزالی (احیاء علوم الدّین ۲۲۱/۲ ، مطبوعہ قاہرہ)۔ یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جبکہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعی کی کتابیں مشہور و معروف ہو چکی تھیں اور اب اُن کی تصدیق ایک مشکل امر ہے۔ کتاب الام دو روایتوں سے مروی چلی آ رہی ہے۔ نامور محدث ابوزرعہ رازی نے بویطی کی وفات سے چار سال قبل امام شافعی کی ساری کتابیں ربیع بن سلیمان سے پڑھ لی تھیں، دیکھیے ابن ابی حاتم (آداب الشافعی، ۷۵)، ابن حجر (التہذیب، ۲/۲۴۶۔

بہر حال جو بھی کچھ ہو ہم ابوطالب مکی کے کلام سے یہ سند پیش لا سکتے ہیں کہ البویطی کتاب الاُم کا مؤلف ہے جسے بعد میں ربیع بن سلیمان نے اپنے نام سے منسوب کر لیا تھا جیسا کہ زکی مبارک نے سمجھ لیا تھا (اصلاح اشنع خطائً فی تاریخ التشریع الاسلامی ... قاہرہ ۱۹۳۴ء) اس غلط فہمی کی سختی سے تردید قاضی احمد محمد شاکر نے کی ہے ۔ الشنع الرسالہ ص ۹ ۔ ۱۰ مطبوعہ قاہرہ ، نیز دیکھیے ابن ابی حاتم (آداب الشافعی، ۶۔۵۶)

کتاب الام کی اشاعت

کتاب الاُم کا تحقیقی ایڈیشن ابھی تک منتظر طباعت ہے۔ البلقینی کی تہذیب کتاب الاُم دو تین مرتبہ قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

امام شافعی کی احادیث کے بارے میں ایک کتاب احمد بن حسین بن علی البیہقی (م ۴۵۸ھ/۱۰۶۶ء) نے لکھی تھی، جس کی دوسری جلد کے تین سو اوراق قاہرہ میں ہیں۔ کتاب الاُم کے وسیع ذخیرے میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ اختلاف العراقیین، شائع کردہ ابوالوفار قاہرہ ۱۳۵۷ھ۔

۲۔ اختلاف علی و عبداللہ بن مسعود، ج ۷۔ ۱۵۱۔ ۱۷۷۔

۳۔ اختلاف مالک والشافعی، ج ۷ (۱۷۷۔ ۲۴۹)۔

۴۔ جماع العلم (۷/ ۲۵۰۔ ۲۶۲) شائع کردہ قاضی احمد محمد شاکر، قاہرہ ۱۹۴۰ء۔

۵۔ بیان فرائض اللہ، ج ۷ (۲۶۲۔ ۲۶۵)۔

۶۔ کتاب صفۃ نہی الرسول (۷/ ۲۶۵۔ ۲۶۷، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۰ء

۷۔ کتاب ابطال الاستحسان (۷/ ۲۶۷۔ ۲۷۷)۔

۸۔ کتاب الرد علی محمد بن الحسن الشیبانی ۔ شائد یہ امام محمد کی کتاب الحجج کا رد ہے۔

۹۔ کتاب سیر الاوزاعی (امام ابویوسف کی کتاب الرد علی الاوزاعی پر تبصرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کی دیگر کتابیں

۱۔ السنن الماثورہ بروایت اسماعیل بن یحییٰ المزنی (م ۲۶۴ھ/ ۸۷۸ء) مطبوعہ حیدرآباد دکن و قاہرہ۔

۲۔ الرسالہ فی اصول الفقہ: رسالہ کا خوبصورت تحقیقی ایڈیشن احمد محمد شاکر نے ۱۹۴۰ء میں شائع کیا تھا۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ مجید خدوری نے بالٹی مور سے شائع کیا تھا (۱۹۶۱ء)

۳۔ "مسند": امام شافعی کی مختلف کتابوں سے اخذ کردہ احادیث جن کو ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نے جمع کیا تھا، مطبوعہ آرہ (بہار) ۱۳۰۶ھ و قاہرہ ۱۹۵۲ء

شرح المسند

۱۔ مبارک بن محمد بن الاثیر (م ۶۰۶ھ/ ۱۲۱۰ء) شافی العیّ دہلی اور قاہرہ میں بہت سے اجزاء ہیں۔

۲۔ ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد الرافعی (م ۶۲۳ھ/ ۱۲۲۶ء) شرح، دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۹۳، جلد اوّل کے ۲۷۳ اوراق چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۳۔ ابوسعید سنجر بن عبداللہ الجولی (م ۷۴۵ھ/ ۱۳۴۴ء)؛ شرح بترتیب جدید، ابن العماد شذرات الذہب ۱۴۲/۶) رام پور اور مکتبہ شہید علی اور بغداد میں بہت سے اوراق ہیں۔

۴۔ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء) الشافی العینی علی مسند الشافعی رام پور میں ۹۷ اوراق ہیں۔

۵۔ نامعلوم شارح، جس نے دونوں سابق الذکر شرحوں کی مدد سے ایک شرح لکھی ہے، جس کے دو سو سات اوراق قاہرہ میں ہیں۔

۶۔ مسند کی نئی ترتیب محمد عابد بن احمد بن علی السندی نے ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء میں کی تھی۔ اس کی دوسری جلد قاہرہ میں ہے، مکتوبہ ۱۲۸۹ھ۔

۷۔ مسند کا انتخاب ابوالحسن رشار بن لطیف بن ماشاء اللہ (م ۴۴۴ھ/ ۱۰۵۲ء) نے کیا تھا۔ اس کے چند اوراق الظاہریہ میں ہیں۔

۸۔ ثلاثیات: اس میں چالیس احادیث ہیں۔

۹۔ منتخب ۷۷ احادیث کا مجموعہ جسے عمر بن ابراہیم بن عبداللہ العجمی (م ۷۷۷ھ/ ۱۳۷۵ء) نے انتخاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا۔ دیکھیے ابن العماد (شذرات الذہب، ۶/۲۵۴)۔

۴ اختلاف الحدیث: کتاب الأم کی ساتویں جلد کے حاشیہ پر چھپ گئی ہے۔ (قاہرہ ۱۳۲۷ھ)

۵ "العقیدہ": جامعۂ ییل (امریکہ) میں چار ورق ہیں۔

کتب نمبر ۴، ۵ حسین بن محمد بن محمد الاصول کی کتاب کشف العظار کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہیں۔

۶۔ "اصول الدین": جامعہ طہران میں تین ورق ہیں۔

۷۔ "احکام القرآن" مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۱-۱۹۵۲ء۔

۸۔ مسائل فی الفقہ: امام ابویوسف اور امام محمد کے سوالات اور امام شافعی کے جوابات چند ورق لائیڈن میں ہیں۔

۹۔ کتاب السبق والرمی۔ شروط الامام الشافعی واجوبتہ فی الرمی) ۔لائیڈن میں چار اوراق ہیں۔

۱۰۔ وصیّت: بانکی پور میں چند اوراق ہیں۔ امام شافعی سے اس کی نسبت مشکوک ہے۔ فقہ الاکبر مطبوعہ قاہرہ ۱۹۰۰ء۔

۱۱۔ دیوان الشافعی۔ جامع شہاب الدین احمد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن العجمی ۱۰۲۹ھ/۱۶۲۰ء میں زندہ تھے۔ نتیجۃ الافکار فیما یعزیٰ الی الامام الشافعی من الاشعار، قاہرہ میں اس کا دوسرا جزء ہے۔ (۲) مطفی شاذلی، الجوہر النفیس فی اشعار الامام محمد بن ادریس، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۰۳ء (۳) جامع عبدالقاہر بن عمر النبھانی: اس کے ۵۶ اوراق ہیں۔ مختصر من اشعار الشافعی کے بارہ اوراق مکتبہ جامعہ استانبول میں ہیں۔ چوتھا مجموعہ اشعار ابیات من کلام الشافعی ہے جس کے آٹھ اوراق مکتبہ رشید، قیصریہ میں ہیں۔ زہدی یکن نے تمام اشعار جمع کر کے ان کو دیوان الشافعی کے نام سے بیروت سے شائع کر دیا ہے۔

۱۲۔ المناجات۔ ایک قصیدہ تخمیس میں لکھا ہوا۔ اس کا ایک ورق بعنوان دُعا کے نام سے ہائیڈل برگ (جرمنی) میں ہیں۔

۱۴۔ الفوائد والحکایات والاخبار" قلمی نسخہ مکتبہ الظاہریہ دمشق میں ہے۔

۱۵۔ الحجاب: دو ورق برلن میں ہیں۔

۱۶۔ حزب لما رواہ عن مالک عن نافع عن ابن عمر، چار ورق پیرس میں ہیں۔

۱۷۔ کتاب المبسوط: اس کا ایک ٹکڑا البویطی کی کتاب المختصر میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ البویطی

ابویعقوب یوسف بن یحییٰ القرشی البُویطی، مصر کے باشندے تھے، اُنہوں نے پہلے عبداللہ ابن وہب مالکی اور بعد ازاں امام شافعی سے علومِ اسلامیہ کا سماع کیا۔ امام شافعی سے اُن کے تعلقات روز بروز گہرے ہوتے چلے گئے اور اُن کے عزیز ترین شاگرد بن گئے۔ امام شافعی نے بویطی کو ترجمانِ شافعی کا خطاب دیا تھا اور اُن کی وفات کے بعد امام شافعی کے اول خلیفہ قرار دیے گئے۔ البویطی نے امام شافعی کی تمام منتشر تحریروں کو ایک جامع کتاب میں جمع کر دیا جو بعد میں کتاب الاُم کے نام سے مشہور ہُوئی۔ اُنہوں نے قرآن پاک کو مخلوق ماننے سے انکار کر دیا تھا جس کی پاداش میں اُنہیں بیڑیاں پہنا کر خلیفہ الواثق کے پاس بغداد روانہ کر دیا اور بعد ازاں اندھیرے جیل خانے میں ڈال دیا گیا اور ۲۳۱ھ/۸۴۵ء میں قید خانے ہی میں اُن کو قیدِ ہستی سے رہائی ملی۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۱۲۔ (۲) عبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۷۔۹۔ (۳) خطیب بغدادی تاریخ بغداد، ۱۴/۲۹۹۔ ۳۰۳۔ (۴) ابن عبدالبر۔ الانتقاء۔ ۱۰۹۔ (۵) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء ۷۹۔۸۰، (۶) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۲/۴۵۷۔ ۴۵۸۔ (۷) ابن حجر۔ التہذیب، ۱۱/۴۲۷۔ ۴۲۸۔ (۸) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/۲۷۵۔ ۲۷۹۔ (۹) وسٹن فیلٹ شافعیۃ عدد ۲۱۔ (۱۰) الزرکلی۔ الاعلام، ۹/۳۳۸۔ (۱۱) الکحالہ۔ معجم المولفین، ۱۳/۳۴۲۔

علمی آثار

۱۔ المختصر: عبادی شافعی نے اس کی تعریف و توصیف کرتے ہُوئے لکھا ہے کہ یہ نظم و ترتیب کے اعتبار سے نہایت عمدہ ہے۔ سرائے احمد ثالث اور مراد ملا کے مکتبوں میں اس کے بہت سے اجزاء ہیں۔ السبکی نے طبقات الشافعیہ (۱/۲۷۷۔۲۷۹) میں اس کے بہت سے اقتباس دیے ہیں۔

۲۔ کتاب الاُم۔ اس کے مرتب بھی بویطی ہیں۔ دیکھیے، مذکورہ بالا مباحث۔

۳۔ ابوثور

ابوثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان الکلبی کا آبائی وطن بغداد تھا۔ اُنہوں نے سفیان بن عیینہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکیع بن الجراح وغیرہ ہم سے بغداد اور مکہ مکرمہ میں حدیث سُنی ۔ وہ پہلے حنفی تھے، بعد میں شافعی مسلک اختیار کر لیا ۔ امام شافعی نے جو قدیم ترین کتابیں بغداد میں تالیف کی تھیں اُن کی روایت کی ۔ وہ ثقہ محدث اور بلند پایہ فقیہ تھے ۔ اگرچہ وہ شافعی تھے، لیکن بعض مسائل میں اُن کی اجتہادی شان نظر آتی ہے ۔ وہ ۲۴۰ھ/ ۸۵۴ء میں رہگزرائے عالم جاودانی ہُوئے ۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن الندیم ۔ الفہرست، ص ۲۱۱ ۔ (۲) عبّادی ۔ طبقات الشافعیۃ، ۲۲ ۔ (۳) الشیرازی ۔ طبقات الفقہاء ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ (۴) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۶/ ۶۵ تا ۶۹ ۔ (۵) ابن خلکان ۔ وفیات الاعیان، ۱/ ۳ ۔ ۴ ۔ (۶) ابن حجر ۔ التہذیب، ۱/ ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ (۷) السبکی ۔ طبقات الشافعیہ، ۱/ ۲۲۷ ۔ ۲۳۲ ۔ (۸) ابن العماد ۔ شذرات الذہب ۲/ ۹۳ ۔ ۹۴ ۔ (۹) الزرکلی ۔ الاعلام، ۹/ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ (۱۰) الکحالہ ۔ معجم المولفین، ۱/ ۲۸ ۔ (۱۱) وسٹن فیلڈ ۔ ش فیتہ عدد ۱۲ ۔

علمی آثار

ابن الندیم نے ابو ثور کی مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے ۔

کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصیام اور کتاب المناسک ۔ یہ حقیقت ہے کہ الطبری نے اپنی کتاب اختلاف الفقہاء میں بلا اجازت روایت ابو ثور کی کتابوں سے اخذ و استفادہ کیا ہے ۔

۴ ۔ الزّعفرانی

ابو علی الحسن بن محمد بن الصباح الزعفرانی، زعفرانیہ جو بغداد کے نواح میں ایک گاؤں ہے ۔ کے باشندے تھے ۔ الزعفرانی نے بغداد میں تعلیم علی سفیان بن عیینہ (م ۱۹۶ھ/ ۸۱۱ء اور وکیع بن الجراح (م ۱۹۷ھ/ ۸۱۲ء) سے پائی ۔ امام شافعی بغداد میں وارد ہُوئے تو الزعفرانی اُن کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہو گئے ۔ وہ فصیح البیان تھے ۔ اس لیے امام شافعی کی کتابوں کی قرأت اُن کے تلامذہ کے سامنے کیا کرتے تھے ۔ صرف کتاب المناسک اور کتاب الصلوٰۃ کی عبارت خود امام شافعی کیا کرتے تھے ۔ کہا جاتا ہے کہ زعفرانی نے فقہ اور حدیث میں بہت سی کتابیں لکھی تھیں، لیکن اب ہم اُن کے ناموں سے ناآشنا ہیں ۔ امام بخاری اور امام ابو داؤد اُن سے حدیث روایت کرتے ہیں ۔ ابو العباس احمد بن سریج اور ابو عوانہ الاسفرایینی اُن کے تلامذہ میں شامل ہیں ۔ اُنھوں نے ۲۶۰ھ/ ۸۷۴ء میں بغداد میں وفات پائی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے مصادر

(۱) ابن ابی حاتم۔ الجرح والتعدیل، ۳۶/۲/۱۔ (۲) ابن الندیم۔ الفہرست، ۲۱۱۔ (۳) عبادی طبقات الشافعیہ، ۲۳۔۲۴۔ (۴) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۷/ ۴۰۷۔ ۴۱۰۔ (۵) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۸۲۔ (۶) القیسرانی۔ الرّجال، ۸۴، (۷) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/ ۱۶۱۔ (۸) الذّہبی تذکرۃ الحفاظ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ (۹) ابن حجر۔ التہذیب، ۲/ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ (۱۰) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ (۱۱) ابن ہدایۃ اللہ۔ طبقات الشافعیہ، ۷۔ (۱۲) ابن العماد۔ شذرات الذہب ۲/ ۱۴۰۔ (۱۳) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/ ۱۷۱۔ (۱۴) الکحالہ۔ معجم المؤلّفین، ۳/ ۲۸۴۔ (۱۵) وسٹن فیلٹ شافعیۃ۔

علمی آثار

مسند بلال بن رباح المؤذن الصحابی (م ۲۰ھ/ ۶۴۱ء)۔ دیکھیے طبقات ابن سعد (لائیڈن، ۳) چند ورق قاہرہ میں ہیں۔

۵۔ المُـزنی

ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل المُزنی، ۱۷۵ھ/ ۷۹۲ء میں تولد ہُوئے، عمر بھر مصر میں رہے وہ امام شافعی کے مشہور ترین اور مخلص ترین شاگرد تھے۔ بعض مسائل میں اُن کا اپنے استاد سے اختلاف بھی تھا۔ اُن کا اپنا خاص مذہب تھا۔ دیکھیے السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/ ۲۴۳۔ مُزنی نے مصر میں ۲۶۴ھ/ ۸۷۷ء میں وفات پائی اور امام شافعی کے مزار کے پاس دفن کیے گئے۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم۔ الفہرست، ص ۲۱۲۔ (۲) المسعودی۔ مروج الذہب، ۸/ ۵۶۔ (۳) عبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۹۔ ۱۱۔ (۴) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۹۷۔ (۵) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/ ۸۸۔ ۸۹۔ (۶) ابن عبدالبر۔ الانتقاء ۱۱۰۔ (۷) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/ ۲۳۸۔ ۲۴۷۔ (۸) ابن ہدایۃ اللہ۔ طبقات الشافعیۃ، ص ۵۔ (۹) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ ۳/ ۳۹۔ (۱۰) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/ ۱۷۷۔ ۱۷۹۔ (۱۱) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/ ۱۴۸۔ (۱۲) وسٹن فیلٹ شافعیۃ عدد ۳۰۔ (۱۳) ہیفننگ۔ در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۳/ ۸۶۴۔ (۱۴) الزرکلی۔ الاعلام، ۱/ ۳۲۷۔ (۱۵) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۲/ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ (۱۶) بروکلمان، ۱/ ۱۸۰۔ عدد ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

۱۔ المختصر: امام نوری کی رائے میں یہ کتاب مذہب شافعی کے اصول الخمسہ (پانچ اصول) میں شامل ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے تھے۔ نسخہ کبیرہ و نسخہ صغیرہ۔ اب شارحین کا تمام تر اعتماد نسخہ صغیرہ پر ہے، جس کی روایات میں بھی اختلاف چلا آتا ہے۔ یہ کتاب الاُم کے حاشیہ پر چھپ چکی ہے۔ قاہرہ: ۱۳۲۱۔۱۳۲۲ھ۔

مختصر کی شروح

ابو منصور محمد بن احمد بن الازہر الازہری (م ۳۷۰ھ/ ۹۸۰ء) کتاب الظاہر فی غریب الفاظ الشافعی الموجودۃ فی مختصر المزنی الذی یرویہ عن الشافعی۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/۱۲۹۔ اس کے قلمی نسخے، لندن، برلن اور کوپریلی۔ استنبول میں ہیں۔

طاہر بن عبداللہ بن طاہر الطبری (م ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء) شرح، اس کے بہت سی نامکمل جلدیں سرائے احمد ثالث اور قاہرہ میں ہیں۔

محمد بن احمد بن عثمان بن ابراہیم بن عدلان الکنانی (م ۷۴۹ھ/ ۱۳۴۹ء)، قاہرہ میں دوسری جلد بخط شارح ہے۔

گمنام شارح: الحاوی۔ زمانۂ حیات پانچویں صدی ہجری۔ سرائے احمد ثالث میں دوسری جلد کے تین سو چار اوراق ہیں۔

نامعلوم شارح۔ زمانۂ تسوید پانچویں صدی ہجری، اس کے بیس اوراق برلن میں ہیں۔

مذکورہ بالا شروح کے علاوہ پانچ اور شرحیں نامعلوم شارحین کی ہیں جو قاہرہ، ٹوبنگن اور دمشق میں ہیں۔

محمد بن محمد الغزالی (م ۵۰۵ھ/ ۱۱۱۱ء) خلاصۃ المختصر ونقاوۃ المعتصر۔ (المختصر کا اختصار) اس کے سو اوراق مکتبہ سلیمانیہ میں ہیں۔

ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری (م ۳۱۸ھ/ ۹۳۰ء) زیادات۔ دیکھیے اس کتاب کی فصل ہفتم، عدد ۷)۔

۲۔ معتقد یا عقیدہ احمد بن حنبل۔ قاہرہ اور حیدرآباد (دکن) میں چند اوراق ہیں۔

۳۔ المسائل المعتبرۃ۔ کتاب الامر والنہی علی معنی الشافعی: نو ورق دمشق میں ہیں۔ برونسفنج نے اس کا فرانسیسی میں بھی ترجمہ کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ امام شافعی کی سنن ماثورہ بروایت المزنی ۔

۵۔ کتاب العقارب : المزنی سے چالیس سوالات، السبکی نے طبقات الشافعیہ (۱/۲۴۴-۲۴۵) میں ان کے اقتباسات دیے ہیں ۔

۶۔ کتاب نہایۃ الاختصار : المزنی کی اُن آراء کا ذکر جن میں انھوں نے امام شافعی سے اختلاف کیا ہے ۔ دیکھیے السبکی ۔ طبقات الشافعیہ ۱/۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔

۶۔ المَرْوَزی

ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزی کی والدہ مرو کی رہنے والی تھیں ۔ وہ ۲۰۲ھ/۸۱۷ء میں بغداد میں پیدا ہوئے، لیکن اُن کا نشوونما نیشاپور میں ہُوا ۔ پھر طلب علم کے لیے انھوں نے عراق، حجاز، شام اور مصر کی خاک چھانی ۔ حج کے دوران جب وہ مدینہ منورہ میں تھے، انھوں نے شافعی مذہب اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا ۔ مصر کے قیام دوران کے زمانے میں المروزی نے امام شافعی کے بہت سے نامور تلامذہ، مثلاً الربیع بن سلیمان، محمد بن عبدالحکم اور الحارث المحاسبی وغیرہ سے شناسائی پیدا کرلی تھی۔ آخری عمر میں وہ سمرقند چلے آئے ۔ اُن کا فقہا اور بڑے محدثین میں شمار ہوتا ہے ۔ ۲۹۶ھ/۹۰۶ء میں اپنے مالک حقیقی سے جاملے ۔

حالات کے مآخذ

(۱) عبادی ۔ طبقات الشافعیہ، ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ (۲) خطیب بغدادی ۔ تاریخ بغداد، ۳/۳۱۵-۳۱۸ ۔ (۳) الشیرازی ۔ طبقات الفقہاء، ۸۷ ۔ ۸۸ ۔ (۴) ابن الجوزی ۔ المنتظم، ۶/۶۳ - ۶۴ ۔ (۵) الذہبی ۔ طبقات الحفاظ، ۶۵۰ ۔ ۶۵۳ ۔ (۶) ابن حجر ۔ التہذیب، ۹/۴۸۹ ۔ ۹۰ ۔ (۷) السبکی ۔ طبقات الشافعیہ ۲/۲۰ ۔ ۲۶ ۔ (۸) ابن کثیر ۔ البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔ (۹) ابن العماد شذرات الذہب، ۲/۲۱۶-۲۱۷ ۔ (۱۰) ابن تغری بردی ۔ النجوم الزاہرہ، ۳/۱۶۱ ۔ (۱۱) الزرکلی ۔ الاعلام، ۷/۳۴۶ ۔ (۱۲) الکحالہ معجم المولفین ۱۲/۷۸ ۔ (۱۳) بروکلمان، تکملہ ۱/۳۰۵، عدد ۲، ۲۵۸ ۔ نیز دیکھیے وسٹن فیلٹ الشافعیۃ عدد ۵۹ ۔

علمی آثار

۱۔ مسند : دوسری جلد (۲۷۹ اوراق) قاہرہ میں ہے ۔

۲۔ قیام اللیل : اس کا انتخاب احمد بن علی المقریزی (م ۸۴۵ھ/۱۴۴۲ء) نے ایک نسخہ مکتوبہ ۲۱۷ھ کی بناپر کیا تھا ۔ سنگی طباعت لاہور ۱۳۲۰ھ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ قیام رمضان۔ سنگی طباعت لاہور ۱۳۲۰ھ۔
۴۔ کتاب الوتر۔ سنگی طباعت لاہور۔
۵۔ اختلاف الفقہاء: مکتبہ یوسف آغا قونیہ میں ۱۱۳۔ اوراق ہیں، نیز دیکھیے السبکی۔ طبقات الشافعیہ ۲/ ۲۵۔
۶۔ الورع، دیکھیے باب الحدیث، عدد ۴۔

۷۔ ابن بنت الشافعی

ابو احمد محمد بن عبداللہ بن محمد بن العباس۔ وہ امام شافعی کی بیٹی زینب کے بیٹے تھے جن کی کنیت ابوبکر یا ابو محمد یا ابو احمد تھی۔ وہ اپنے باپ سے حدیث روایت کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ امام شافعی کی نسل میں سب سے بڑے عالم تھے۔ وہ جوانی ہی میں حدیث کی روایت کرنے لگے تھے، اگرچہ اُن کے نام میں تلبیس ہو گئی ہے۔ اُن کی صحیح تاریخ وفات ۲۹۵ھ/ ۹۰۷ء ہے۔

حالات کے مصادر

(۱) عبادی۔ طبقات الشافعیہ، (۳۱)۔ (۲) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/ ۲۸۷۔ (۳) وسٹن فیلٹ عدد ۶۱۔ نیز دیکھیے، فیستنام کا تبصرہ عبادی کی طبقات الشافعیہ پر۔

علمی آثار

عقیدہ۔ بانکی پور میں موجودہ قصیدے کے تین چار اشعار ہیں۔

۸۔ ابن سُریج

ابو العباس احمد بن عمر بن سُریج البغدادی، جن کا لقب اشہب تھا، بغداد میں ۲۴۹ھ/ ۸۶۲ء میں تولد ہوئے، وہ اپنے زمانے کے بڑے شافعی عالم تھے اور المزنی کی فضیلت کے قائل تھے۔ بغداد میں احناف اور ظاہریوں کے مقابلے میں شوافع کے مذہب کی تائید اور حمایت کیا کرتے تھے۔ تھوڑی سی مدت کے لیے شیراز میں قاضی بھی رہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے چار سو کے لگ بھگ کتابیں لکھی تھیں۔ انہوں نے بغداد میں ۳۰۶ھ/ ۹۱۰ء میں وفات پائی۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم۔ الفہرست، ۲۱۳۔ (۲) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۶۲۔ ۶۳۔ (۳) الشیرازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات الفقہاء ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ (۴) ابن خلکان وفیات الاعیان، ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ (۵) الذہبی ۔ تذکرۃ الحفاظ ۸۱۱ ۔ ۸۱۳ ۔ (۶) السبکی ۔ طبقات الشافعیہ، ۲/ ۸۷ ۔ ۹۶ ۔ (۷) ابن کثیر ۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/ ۱۲۹ (۸) الیافعی ۔ مرآۃ الجنان، ۲/ ۲۴۶ ۔ ۲۴۸ ۔ (۹) ابن العماد ۔ شذرات الذہب، ۲/ ۲۴۷ ۔ ۲۴۹ ۔ (۱۰) جون پول، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ ۔ انگریزی، ۲/ ۴۴۷ ۔ (۱۱) الزرکلی ۔ الاعلام، ۱/ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ (۱۲) (۲) الکحالہ معجم المؤلفین، ۲/ ۲۱ ۔ ۲۲، (۱۳) دسٹن فیلٹ، شافعیۃ عدد ۷۵ ۔

علمی آثار

۱۔ جزء فیہ اجوبۃ ابی العباس . . . فی اصول الدین"۔ اس کے چار ورق مکتبہ شہید علی (ترکیہ) میں ہیں، شاید یہ کتاب ابوبکر محمد بن احمد القفال (م ۵۰۷ھ/ ۱۱۱۴ء) کی کتاب تخلیص القول کا ماخذ رہی ہے۔ دیکھیے باطنیہ از گولٹ تسیہر، ۸۷ ۔ ۹۰۔ نیز دیکھیے بروکلمان۔ تکملہ، ۱/ ۶۷۴ ۔

۲۔ کتاب الاقسام والخصال، مکتبہ چسٹر بیٹی میں ۴۳ اوراق مکتوبہ ۶۶۰ھ ہیں ۔

۹۔ الزبیری (الزُّبیری)

ابو عبداللہ الزبیر بن احمد بن سلیمان بن عبداللہ الاسدی الزُّبیری، مشہور صحابی حضرت زبیر بن العوام کی نسل سے تھے، بصرہ کے ساکن اور آنکھوں سے معذور تھے، لیکن فقہ کے عالم، ادیب کے شناسا اور قرأت اور انساب کے واقف کار تھے، اُنہوں نے ۳۱۷ھ/ ۹۲۹ یا ۳۱۶ھ یا ۳۲۰ھ میں اس دار فانی سے کوچ کیا ۔

حالات کے ماخذ

(۱) ابن الندیم ۔ الفہرست، ص ۲۱۲ ۔ (۲) خطیب بغدادی ۔ تاریخ بغداد، ۸/ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ (۳) الشیرازی ۔ طبقات الفقہاء، ص ۸۸) (۴) ابن خلکان ۔ وفیات الاعیان، ۱/ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ (۵) الصفدی ۔ نکت الہمیان، ص ۱۵۳ ۔ (۶) ابن الجزری ۔ غایۃ النہایۃ، ۱/ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ (۷) السبکی ۔ طبقات الشافعیہ، ۲/ ۲۲۲ ۔ (۸) الیافعی ۔ مرآۃ الجنان، ۲/ ۲۷۸ ۔ (۹) الزرکلی ۔ الاعلام ۳/ ۴۲ ۔ (۱۰) الکحالہ معجم المؤلفین، ۴/ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ (۱۱) بروکلمان ۔ تکملہ ۱/ ۳۰۶ ۔ عدد ۴ ۔ (۱۲) دسٹن فیلٹ الشافعیہ، عدد ۸۹ ۔

علمی آثار

کتاب وصف الایمان وحقائقہ . . . شرح : چند اوراق میونخ اور انقرہ میں ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ ابن المُنذِر

ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر المنذری النیسابوری، ساری عمر مکہ معظمہ میں رہے، وہ ایسے مجتہد تھے جو اپنے افکار و نظریات میں امام شافعی سے بالکل متفق تھے۔ تبحر علمی کی وجہ سے لوگ ابن المنذر کی مدح و ثنا کیا کرتے تھے، لیکن اس کے ساتھ ہی اصحاب الجرح والتعدیل نے انہیں مجروح (ساقط الاعتبار) قرار دیا ہے، کیونکہ انہوں نے امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کی طرف ایسی آرار منسوب کردی ہیں جو سرے سے اُن کی کتابوں میں موجود نہیں۔ ابن المنذر کے سنہ وفات میں بھی اختلاف ہے۔ ایک ترجیحی قول یہ ہے کہ انہوں نے ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں انتقال کیا۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن الندیم۔ الفہرست، ۲۱۵۔ (۲) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۶۷۔ (۳) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء ۸۹۔ (۴) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/۵۸۳۔ (۵) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ (۶) الصفدی۔ الوافی بالوفیات، ۱/۳۳۶۔ (۷) السبکی۔ طبقات الشافعیہ ۲/۱۲۶۔۱۲۹ (۸) ابن حجر لسان المیزان، ۵/۲۷۔۲۸۔ (۹) السیوطی۔ طبقات المفسرین، ۲۸۔ (۱۰) الیافعی۔ مرآۃ الجنان ۲/۲۶۱۔۲۶۲۔ (۱۱) الزرکلی۔ الاعلام، ۶/۱۸۴۔ (۱۲) الکحالہ۔ معجم المولفین۔ ۸۷/۳۲۰۔ (۱۳) وسٹن فیلٹ۔ شافعیہ، عدد ۹۰۔ (۱۴) بروکلمان۔ تکملہ، ص ۳۰۶، عدد ۳۔

علمی آثار

۱۔ کتاب السنن والاجماع والاختیار۔ السبکی کے بیان کے مطابق یہ بہت بڑی کتاب تھی۔ اب یہ بحث باقی رہ جاتی ہے کہ بہت سی عبارتیں جو ہم تک پہنچی ہیں، وہ ایک کتاب سے منقول ہیں یا متعدد کتابوں سے۔ السبکی شوافع کی کتابوں سے گہری واقفیت رکھتے ہیں، اُن کے مطابق المُنذر نے مندرجہ ذیل کتابیں لکھی تھیں۔

الف کتاب الاوسط: کتاب الاشراف اختلاف العلماء۔

ب کتاب الاجماع: کتاب الاجماع والاختلاف۔

ان کے کئی اجزار قاہرہ میں ہیں۔

۲۔ کتاب الاوسط من السنن والاجماع والاختلاف، مکتبہ آیا صوفیہ میں چند جلدیں ہیں۔

۳۔ کتاب الاشراف فی اختلاف العلماء، یہ چھوٹی سی کتاب جس میں علل اور احکام الخاصہ مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اس میں سابق علماء آراء کی آراء تائید میں نقل کی گئی ہیں۔ دیکھیے شاخت، جلد ۱، عدد ۱۲۔ قاہرہ اور سرائے احمد ثالث میں چند جلدیں ہیں۔

۴۔ تفسیر القرآن: سورۂ بقرہ کی بعض آیات کی تفسیر، جس کے ۱۹۸ اوراق گوتھا میں ہیں۔ اس کی بعض عبارتیں تفسیر ابن ابی حاتم الرازی کے حاشیہ پر بھی منقول ہیں، جس کی دوسری جلد کے دو سو پانچ اوراق آیا صوفیہ میں ہیں۔

۵۔ اجماع الاُمۃ: موجودہ مکتبہ جار اللہ، جس کے پہلے سو اوراق ناقص ہیں۔

۶۔ کتاب الاقناع: قلمی نسخہ فاس میں ہے۔

۷۔ زیادات علی مختصر المزنی۔ دیکھیے المزنی کے تذکرے میں۔

۸۔ رحلۃ الامام الشافعی الی المدینۃ المنورہ: مصر میں یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ (اس کی نسبت مشکوک ہے۔

۱۱۔ ابن القاص

ابو العباس احمد بن ابی احمد الطبری البغدادی جو ابن القاص کے نام سے مشہور ہیں، پہلے طبرستان، پھر طرطوس میں رہائش پذیر رہے۔ اُن کے لقب کی وجہ تسمیہ ہے کہ وہ بڑے واعظ تھے اور احمد بن عمر بن سریج کے شاگرد تھے۔ وہ ۳۳۵ھ/۹۴۶ء میں راہیٔ ملکِ عدم ہُوئے۔

حالات کے مراجع

(۱) عبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۴۷-۴۷۔ (۲) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۹۱۔ (۳) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/۲۲۔ (۴) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۲/۱۰۳-۱۰۴۔ (۵) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/۳۳۹۔ (۶) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ، ۳/۲۹۴۔ (۷) الزرکلی۔ الاعلام، ۱/۶۸۶۔ (۸) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۱/۱۴۹) (۹) وسٹن فیلڈ الشافعیہ عدد ۱۱۲۔ (۱۰) بروکلمان تکملہ، ۱/۳۰۱، عدد ۵)۔

علمی آثار

۱۔ التلخیص فی الفقہ: مکتبہ آیا صوفیا میں ایک سو آٹھ اوراق مکتوبہ ۴۳۱ھ ہیں۔

۲۔ دلائل القبلہ: بیروت میں خطی نسخہ ہے۔

۳۔ کتاب ادب القاضی۔ اس میں حنفی مکتب سے مختلف نظریات قائم کیے گئے ہیں۔ مکتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیض اللہ میں چند اوراق ہیں۔

۴۔ فوائد ابی عمیر (ابن ابی طلحہ زید بن سہل الانصاری الصحابی۔ دیکھیے۔ ابن عبد البر (الاستعاب ۶۷۸۔ (۲) ابن حجر (الاصابہ، ۲۶۷/۴) دارالکتب قاہرہ میں چار ورق ہیں۔

۱۲۔ ابن الحدّاد

ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن جعفر الکنانی، جو ابن الحدّاد کے نام سے مشہور تھے، مصر میں ۲۶۴ھ ۸۷۸ء میں تولّد ہُوئے۔ وہ مختلف علوم و فنون بالخصوص فقہ سے آگاہی کی وجہ سے ممدوح خلائق تھے۔ مصر میں قاضی بھی رہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی کتاب الفروع فی المذہب بہت مفید تھی جس کی بہت سی شرحیں چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں لکھی گئیں۔ دیکھیے ابن خلکان (وفیات الاعیان ۵۷۹/۱ اور حاجی خلیفہ، ۱۲۵۷۔ لیکن بعد میں دوسری کتابوں کے مقابلے میں اس کی اہمیت کم ہو گئی۔ انہوں نے حج سے واپسی پر ۳۴۴ھ/۹۵۵ء میں انتقال کیا۔

حالات کے مآخذ

(۱) الکندی۔ الولاۃ والقضاۃ، ۵۵۱۔ (۲) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ (۳) الصفدی۔ الوافی بالوفیات، ۶۹/۲۔ (۴) ابن ہدایۃ اللہ۔ طبقات الشافعیہ، (ص ۲۱)۔ (۵) الیافعی۔ مرآۃ الجنان ۳۳۶/۲۔ (۶) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۳۶۷/۲۔ (۷) الزرکلی۔ الاعلام، ۲۰۱/۶۔ (۸) الکحالہ معجم المؤلفین، ۳۲۰/۸۔

علمی آثار

الفوائد: صرف بیس اوراق مکتبہ الظاہریہ، دمشق میں ہیں۔

۱۳۔ ابو حامد

ابو حامد احمد بن بشر بن عامر المروزی، اپنے زمانے کے بلند پایہ فقیہ تھے۔ بصرہ میں مقیم رہے اور وہاں منصب قضاء پر بھی فائز رہے۔ اُن کے تلامذہ میں ابوحیان التوحیدی بھی تھے جنہوں نے کتاب البصائر والذخائر میں لکھا ہے کہ ابو حامد علم کے سمندر تھے، دیکھیے۔ السبکی، ۸۳/۲ء معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی کتاب الجامع (اصول اور فروع) جس کی بڑی تعریف و توصیف ہوتی تھی۔ اب ضائع ہو چکی ہے اور ہم تک نہیں پہنچی۔ وہ ۳۶۲ھ/۹۷۳ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے مصادر

(۱) ابن الندیم۔ الفہرست، ص ۲۱۴۔ (۲) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ص ۷۶۔ (۳) الشیرازی طبقات الفقہاء، ۹۴۔ (۴) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۱/۲۲ (۵) ابن ہدایت اللہ۔ طبقات الشافعیہ، ص ۲۷۔ (۶) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۰۹۔ (۷) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/۳۷۵ (۸) الزرکلی الاعلام، ۱/۹۹۔ (۹) الکحالہ معجم المؤلفین، ۱/۲۵۸۔ نیز دیکھیے وسٹن فیلٹ۔ الشافعیہ عدد ۱۶۸۔

علمی آثار

رسالۃ الشقیفۃ وشان الخلافۃ۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا حضرت علیؓ سے خطاب، استنبول کے کتب خانوں میں اس کے چند اوراق ہیں۔

۱۴۔ القفّال

ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل الشافعی القفال، شاش میں ۲۹۱ھ/۹۰۴ء میں تولّد ہوئے، تحصیل علم کے لیے اُنہوں نے خراسان، شام و حجاز اور عراق کی خاک چھانی۔ وہ فقہ کے علاوہ حدیث ولغت وادب میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ الطبری کے شاگرد رشید تھے۔ شروع میں وہ معتزلی تھے پھر اشعری بن گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے شافعی مذہب کو اپنے وطن میں رواج دیا۔ اس سے پہلے وہاں فقہ حنفی کا زور تھا۔ وہ نیشاپور اور بخارا میں متوطن رہے۔ اُن کے مشہور تلامذہ میں الحاکم نیشاپوری، ابوعبداللہ ابن مندہ اور ابوعبدالرحمٰن سلمی شامل ہیں۔ اُن کی شہرت کا باعث وہ قصیدہ ہجویہ ہے جو اُنہوں نے بوزنطی شہنشاہ نیکیفورس ۹۶۳-۹۶۹ء کے جواب میں لکھا تھا اور جسے نیکیفورس نے خلیفہ المطیع اللہ ۹۴۶-۹۷۴ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ قفال شاش میں ۳۶۵ھ/۹۷۶ء میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

حالات کے مراجع

(۱) عبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۹۲۔ (۲) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۹۱-۹۲۔ (۳) ابن عساکر۔ بتیین الکذب المفتری، ۱۸۲۔ (۴) السمعانی۔ الانساب، ۴۲۵ ب۔ (۵) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/۵۸۰-۵۸۱۔ (۶) ابن الاثیر۔ اللباب، ۲/۲۷۵۔ (۷) الصفدی۔ الوافی بالوفیات ۴/۱۱۳-۱۱۴۔ (۸) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۲/۱۷۶-۱۸۹۔ (۹) السیوطی۔ طبقات المفسرین، ۳۶-۳۷۔ (۱۰) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/۳۸۱-۳۸۳۔ (۱۱) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۳/۵۱-۵۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ، ۴/۱۱۱۔ (۱۳) الزرکلی۔ الاعلام، ۷/۱۵۹۔ (۱۴) الکحالہ معجم المؤلفین، ۱۰/۳۰۸۔ (۱۴) بروکلمان۔ تکملہ، ۱/۳۰۷۔ (۱۵) وسٹن فیلٹ الشافعیۃ۔

علمی آثار

۱۔ جوامع الکلم فی الحدیث من المواعظ والحکم، اسکندریہ میں قلمی نسخہ ہے۔ دیکھیے بروکلمان تکملہ، ۲/۱۲۰۰۔

۲۔ محاسن الشریعۃ فی فروع الشافعیۃ۔ سرائے احمد ثالث۔ ترکیہ میں ۱۹۹۔ اوراق ہیں۔

۳۔ قصیدہ ہجائیہ، جس میں قفال نے قیصر روم نیکیفورس ثانی۔ (مقتول ۹۶۹ء) کی خلیفہ المطیع کے خلاف ہجویات کا جواب دیا ہے۔ رسالہ قیصر سمیت ۸۰ اوراق، مکتوبہ ۴۹۷ھ۔ دیکھیے بروکلمان اور گرونبوم کے مقالات۔

۱۵۔ ابن الدّقاق

ابوبکر محمد بن محمد بن جعفر الشافعی القاضی جو ابن الدّقاق کے نام سے مشہور ہیں، ۳۰۶ھ/۹۱۸ء میں بغداد میں تولد ہوئے اور کتاب اصول علی مذہب الشافعی لکھنے پر نمایاں طور پہ مشہور ہوئے۔ وہ ۳۹۲ھ/۱۰۰۲ء میں رہگزرائے عالمِ جاودانی ہوئے۔

حالات کے مآخذ

(۱) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۹۷۔ (۲) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۳/۲۲۹۔ ۲۳۰۔

(۳) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۹۷۔ (۴) ابن الجوزی۔ المنتظم، ۷/۲۲۲۔ (۵) ابن تغری بردی۔ النجوم الزاہرہ، ۴/۲۰۶۔ (۶) حاجی خلیفہ، عدد ۱۳۰۰۔ (۷) الکحالہ معجم المؤلفین، ۱۱/۲۰۳۔ (۸) وسٹن فیلٹ (الشافعیۃ، ۲۴۸۔

علمی آثار

الفوائد المنتقاۃ الغرائب الحسان عن الشیوخ الثقات من الاصول: مکتبہ الظاہریہ دمشق میں کراسہ ۴۰۲ ہیں۔

۱۶۔ الحسن بن حرب

الحسن بن حرب کا نسب نامہ زیادہ واضح نہیں، کیونکہ اُن کے عرصۂ حیات کی حتمی طور پر تجدید نہیں ہو سکتی۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون۔ ۱۰۱۰، میں لکھا ہے کہ حسن بن حرب نے وزیر ابوالحسن احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن محمد السہیلی، جو غیر معروف شخصیت ہے کے فرمان کی تعمیل میں ایک کتاب لکھی تھی۔ ہو سکتا ہے یہ وزیر ابوالحسن احمد بن محمد سہل ہو جو تیسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں زندہ تھے۔ دیکھیے الصابیٔ (الوزراء، ص ۱۸۷-۱۸۸)۔ اگر یہ سچ ہے تو اس کا مؤلف وزیر سے عمر میں بڑا ہو سکتا ہے وہ محمد بن الحسن الشیبانی کا شاگرد ہو، دیکھیے القرشی۔ الجواہر، ۱/۱۹۱) اور معاویہ بن محمد بن دینویہ (م ۳۲۷ھ/۹۳۸ء کا اُستاد ہو، دیکھیے یاقوت معجم البلدان، ۴/۲۱۹، بروکلمان، ۱/۱۹۲، عدد ۶۔

علمی آثار

التسہیل فی المذہب الشافعی والحنفی: اسکندریہ میں قلمی نسخہ ہے۔

۱۷۔ القطّان

ابوعبداللہ محمّد بن احمد بن محمد بن عمرو بن شاکر القطّان۔ مصری باشندے تھے۔ اُنہوں نے ۴۰۷ھ/۱۰۱۶ء میں وفات پائی۔

حالات کے مصادر

السیوطی (حسن المحاضرہ، ۱/۲۱۱۔ (۲) ابن العماد شذرات الذہب، ۲/۱۸۵) (۳) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۳/۲۰) (۴) حاجی خلیفہ، کشف الظنون، عدد ۱۲۵۸، ۱۲۷۵۔ (۵) الکحالہ، معجم المؤلفین، ۷/۲۱۲۔

علمی آثار

الفوائد: مکتبہ ظاہریہ دمشق میں چند اوراق ہیں۔ حاجی خلیفہ نے القطان کی تصانیف کے نام لکھتے ہوئے --- اُنہوں نے مناقب الامام الشافعی اور کتاب المطارحات فی فروع الفقہ الشافعی کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۸۔ ابن المحاملی

ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن القاسم الضبی البغدادی، جو ابن المحاملی کے نام سے معروف ہیں بغداد میں ۳۶۸ھ/۹۷۸ء میں تولد ہُوئے۔ فقہ کی تعلیم ابوحامد الاسفرائینی سے اور حدیث کا درس علی محمد بن المظفر سے لیا، اپنے والد کے ساتھ کوفہ کا سفر کرکے خطیب بغدادی سے علمی فیض حاصل کیے۔ وہ ۴۱۵ھ/۱۰۲۴ء میں رہگزرائے عالم جاودانی ہُوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کے مراجع

(۱) عبادی ـ طبقات الشافعیہ ۱۱۳، ـ (۲) خطیب بغدادی ـ تاریخ بغداد، ۲/۳۷۲-۳۷۳ ـ (۳) الشیرازی ـ طبقات الفقہاء ۱۰۸ ـ (۴) ابن خلکان ـ وفیات الاعیان، ۱/۲۴ ـ (۵) ابن الجوزی المنتظم ۸/۱۷ ـ (۶) السبکی ـ طبقات الشافعیہ، ۳/۲۰-۲۳ ـ (۷) ابن کثیر البدایتہ والنہایتہ، ۱۲/۱۸ ـ (۸) الیافعی ـ مرآۃ الجنان، ۳/۲۹ ـ (۹) ابن تعزی بروی ـ النجوم الزاہرہ، ۴/۲۶۲ ـ (۱۰) الزرکلی الاعلام ۱/۲۰۴ ـ (۱۱) الکحالہ معجم المولفین، ۲/۴۷ ـ (۱۲) بروکلمان ـ تکملہ، ۱/۳۰۷ ـ (۱۳) وسٹن فیلٹ، شافعیہ ۱۰۹ ـ

کتاب اللباب فی الفقہ، کتب خانہ الظاہریہ میں ۱۹۰ـ اوراق ہیں ـ

مختصرات

۱ ـ ابوزُرعۃ العراقی (م ۸۲۶ھ/۱۴۲۳ء) : تنقیح اللّباب، دیکھیے بروکلمان، ۲/۶۶) ـ

۲ ـ ابوزکریا بن محمد الانصاری (م ۹۱۶ھ/۱۵۱۱ء) : تحریر تنقیح اللّباب)، دیکھیے بروکلمان، ۲/۹۹ ـ یہ کتاب مکہ معظمہ میں کتاب تحفۃ کے حاشیہ پر چھپی تھی ـ مؤلف سابق نے اس کی شرح تحفۃ الطلاب کے نام سے لکھی تھی ۱۲۱۰ھ اور ۱۳۱۶ھ میں چھپی تھی ـ

تحفہ پر حواشی اور تعلیقات

ا ـ محمد بن احمد الخطیب الشّوبری (۱۰۶۹ھ/۱۶۵۹ء) دیکھیے بروکلمان، ۲/۲۳۰ اس پر متعدد حواشی اور تقریریں ہیں ـ مصر میں اس کے بہت سے قلمی نسخے ہیں ـ

ب ـ عبدالبر بن عبداللہ بن محمد الاجھوری (م ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء)، منحۃ الاحباب شرح تحفۃ الاحباب، ازہر میں ۴۴۲ اوراق ہیں ـ

ج ـ احمد بن احمد بن سلامۃ القلیوبی (م ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۹ء : شرح : دیکھیے بروکلمان، ۲/۳۶۵ اس کے چند اجزاء ازہر میں ہیں ـ

د ـ محمد بن داؤد بن سلیمان العنانی (م ۱۰۹۸ھ/۱۶۸۷ء) : فتح الکریم الوہاب، برلن میں دوسری جلد ہے دیکھیے الزرکلی ـ الاعلام، ۶/۳۵۶ ـ

ہ ـ حسن بن علی بن احمد بن عبداللہ المنطاوی المدابغی (م ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۷ء، اسکندریہ میں کئی اجزاء ہیں ـ

و ـ عبداللہ بن حجازی بن ابراہیم الشرقاوی (م ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء) دیکھیے بروکلمان، ۲/۴۸۰) قاہرہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعدد اشاعتیں ۔

عبدالرؤف المناوی (۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء) : شرح اللباب پیرس میں چند ورق ہیں ۔

۲ ۔ المقنع فی الفقہ : آیا صوفیہ میں ۲۲۲ اوراق ہیں ۔

۱۹ ۔ القفال الصغیر

ابوبکر عبداللہ بن احمد بن عبداللہ المروزی ، القفال الصغیر ، ۳۲۷ھ/۹۳۸ء میں پیدا ہوئے ، تیس سال کی عمر میں اُنھوں نے تحصیلِ علم شروع کی ۔ اس سے پیشتر اُن کا پیشہ قفل سازی تھا ۔ اُنھوں نے خراسان میں ساری زندگی گزاری ۔ اُن کے شیوخ میں ابوزید المروزی بہت مشہور و معروف ہوئے ہیں ۔ اُنھوں نے ۴۱۷ھ/۱۰۲۶ء میں انتقال کیا ۔

حالات کے مآخذ

(۱) العبادی ۔ طبقات الشافعیۃ ، ۱۰۵ ۔ (۲) ابن خلکان ۔ وفیات الاعیان ۱/۴۱۲ ۔ (۳) الذہبی د دول الاسلام ، ۱/۱۸۱) ۔ (۴) ابن ہدایۃ اللہ ۔ طبقات الشافعیۃ ، ۴۵ ۔ (۵) السبکی طبقات الشافعیۃ ۳/۱۹۸) ۔ (۶) ہدیۃ العارفین ، ۱/۴۵۰ ۔ (۷) الزرکلی ۔ الاعلام ، ۴/۱۹۰) ، (۸) کحالہ ۔ معجم المؤلفین ، ۶/۲۶ ۔ (۹) وسٹن فیلٹ الشافعیۃ ۳۱۲ ۔

علمی آثار

الفتاوٰی : السبکی نے طبقات الشافعیہ (۲/۲۰۲) میں اس سے استفادہ کیا ہے ۔ اس کی بعض جلدیں مکتبہ سلیمانیہ اور قاہرہ میں ہیں ۔

۲۰ ۔ اللالکائی

ابوالقاسم ہبۃ بن الحسن بن منصور الطبری اللالکائی (نعل ساز ، طبرستان سے بغداد آئے ۔ ابوحامد الاسفرائینی ، وزیر عیسٰی بن علی بن عیسٰی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی اور خطیب بغدادی نے اُن سے روایت کی ۔ وہ ۴۱۸ھ/۱۰۲۷ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ۔

حالات کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی ۔ تاریخ بغداد ، ۱۴/۷۰ ۔ ۷۱ ۔ (۲) السمعانی ۔ الانساب ، ۵۹۵ ۔ (۳) ابن الجوزی ۔ المنتظم ۸/۳۴ ۔ (۴) الذہبی ۔ تذکرۃ الحفاظ ، ۱۰۸۳ ۔ ۱۰۸۵) (۵) ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴/۱۲ ۔ (۶) ابن العماد ۔ شذرات الذہب، ۳/۲۱۱ ۔ (۷) ہدیۃ العارفین، ۲/۵۰۴ ۔ (۸) بروکلمان ۱/۱۹۲ ۔ (۹) وسٹن فیلٹ (شافعیۃ ۷۷) ۔

علمی آثار

۱۔ شرح یا حجج ۔ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ کی روشنی میں اہلِ سنّت کے اعتقادات : بعض اجزاء دمشق اور رام پور میں ہیں ۔

۲۔ کرامات اولیاء اللہ ۔ لائپزگ (جرمنی) اور چیسٹر بیٹی میں چند اوراق ہیں ۔

۳۔ السّنن : مکتبہ الظاہریہ دمشق میں جلد اوّل کے دو سو اوراق مکتوبہ ۵۹۱ھ ہیں ۔

۴۔ فوائد ابی القاسم عبدالرحمٰن الحرقی (عمر بن الحسین بن عبداللہ، م ۳۳۴ھ/۹۴۶ء) دیکھیے باب بذیل حنابلہ، عدد ۱۱ ۔

۵۔ مجالس : مکتبہ الظاہریہ دمشق میں چند اوراق ہیں ۔

۲۱۔ الدّارمی

ابوالفرج محمد بن عبدالواحد بن محمد الدّارمی البغدادی، ۳۵۸ھ/۹۶۹ء میں تولد ہوئے ۔ فقہ کی تعلیم بغداد میں حاصل کی، پھر دمشق میں اقامت گزین ہوگئے ۔ وہ شاعر تھے ۔ مزید برآں وہ ریاضیات اور لغت میں بھی اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے ۔ انھوں نے ۴۴۸ھ/۱۰۵۶ء میں دمشق میں اس دارِ فانی سے کوچ کیا ۔

حالات کے مراجع

(۱) الصفدی ۔ الوافی بالوفیات، ۴/۶۳ ۔ ۶۴ ۔ (۲) السبکی ۔ طبقات الشافعیۃ ۳/۷۷ ۔ ۷۹) ۔ (۳) ابن ہدایۃ اللہ ۔ طبقات الشافعیہ، ۵۱ ۔ (۴) ہدیۃ العارفین ۔ ۲/۷۰/۱ ۔ (۵) الزرکلی ۔ الاعلام، ۷/۱۲۳ ۔ (۶) الکحالہ ۔ معجم المؤلفین ۱۰/۲۶۶ ۔ (۷) وسٹن فیلٹ ۔ شافعیۃ ص ۳۹۱ ۔

علمی آثار

۱۔ اخبار و حکایات : پانچ اوراق مکتوبہ ساتویں صدی ہجری مکتبہ الظاہریہ دمشق میں ہیں ۔

۲۔ الاستذکار فی الفقہ : السبکی نے طبقات الشافعیہ، ۳/۷۸ ۔ ۷۹) میں اس کے اقتباسات دیے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ ابو الطیّب الطّبری

ابو الطیّب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر الطبری، آمل (طبرستان) میں ۳۴۸ھ/۹۵۹ء میں تولّد ہوئے۔ چودہ برس کی عمر میں اُنھوں نے فقہ کا درس لینا شروع کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے اُنھوں نے پہلے جُرجان اور نیشاپور اور بعد ازاں بغداد کا سفر کیا اور وہاں دار قطنی، ابو الفرج معافی بن زکریا النہروانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اُنھوں نے بغداد میں معلمی کا پیشہ اختیار کر لیا اور ۴۲۶ھ/ میں کرخ (بغداد) میں قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔ اُن کے مشہور تلامذہ میں خطیب بغدادی اور ابو اسحاق الشیرازی شامل ہیں۔ ابو الطیب الطبری اصول فقہ اور اُس کی فروع کے بڑے عالموں میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء میں بغداد میں واصل بالحق ہوئے۔

حالات کے مراجع

(۱) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۱۱۴۔ (۲) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد ۹/۳۵۸۔۳۶۰۔ (۳) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۱۰۶۔۱۰۷۔ (۴) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۳/۱۷۶۔۱۹۷) (۵) ابن ہدایۃ اللہ۔ طبقات الشافعیہ، ۵۱) (۶) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۲/۷۹۔۸۰۔ (۱۰) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۳/۷۰۔۷۲۔ (۱۱) ہفننگ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۴/۶۲۴۔۶۲۵۔ (۱۲) الزرکلی الاعلام، ۳/۲۲۱۔ (۱۳) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۵/۳۷، (۱۴) وسٹن فیلٹ۔ شافعیہ، ۳۶۳۔

علمی آثار

۱۔ شرح مختصر للمزنی، دیکھیے باب ہذا کا عدد ۵۔

۲۔ روضۃ المنتہی (فی مولد الشافعی) قلمی نسخہ مکتبہ صائب انقرہ میں ہے،

۳۔ ابو الحسن الطالقانی، قاضی بلخ کے ساتھ مناظرہ، جسے السبکی نے طبقات الشافعیہ۔ ۳/۱۸۲۔ ۱۸۹) میں نقل کیا ہے۔

۴۔ ابو الحسن القدوری کے ساتھ مناظرہ۔ طبقات الشافعیہ، ۱۸۹ تا ۱۹۵)۔

۵۔ اشعار۔ ۱۰۸۔ ابیات منقولہ السبکی، ۱۷۸۔ ۱۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنبلیہ

امام احمد بن حنبلؒ

ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبلؒ، قبیلہ بنو شیبان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۱۶۴ھ/ ۷۸۰ء میں بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں لغت اور حدیث کا علم حاصل کیا۔ ایک عرصے کے بعد انہوں نے حصولِ تعلیم کے لیے عراق و شام اور یمن تک سفر کیا۔ صنعاء میں انہوں نے مفسر اور محدث امام عبدالرزاق بن ہمام سے اخذ و استماع کیا۔ وہ سب سے پہلے اپنے فقہی ذوق اور علم کی وجہ سے حجازی اساتذہ اور بغداد واپس آنے کے بعد وہاں کے شیوخ کی فقہی آثار کے متبع رہے۔ وہ امام یوسف (م ۱۸۲ھ/ ۷۹۸ء) کی نسبت سفیان بن عیینہ (م ۱۹۶ھ/ ۸۱۱ء) کے درس سے زیادہ متاثر ہوئے، جو حجاز کے فقہی مکتب کے بہت بڑے عالم تھے۔ بغداد میں وہ امام شافعیؒ کے حلقۂ درس، جو فقہ اور اصول کی تعلیم کے لیے ہوتا تھا، حاضر ہوتے رہے۔

عباسی خلفاء مامون الرشید اور معتصم کے عہدوں میں انہیں بڑی تکلیف اور آزمائش سے گزرنا پڑا کیونکہ انہوں نے معتزلہ کے عقیدہ خلقِ قرآن کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور حکومتِ وقت نے بھی قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار کر لیا تھا۔ خلیفہ المتوکل سریر آرائے خلافت ہو کر اہل السنت کا ہمنوا ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ نے درس و تدریس کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔ ان کے بہت سے تلامذہ نے ان سے فیض حاصل کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے بغداد میں ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء میں وفات پائی۔

امام احمد بن حنبل اہل السنت کے چوتھے فقہی مذہب کے بانی ہیں۔ اہلِ حدیث حنبلی فقہ کو ترجیح دیتے ہیں جو براہِ راست قرآن و سنت سے احکام کا استنباط کرتا ہے اور شدید ضرورت کے وقت رائے کی طرف رجوع کرتا ہے حالانکہ امام احمد نے اپنے عقائد اپنی کتاب "کتاب السنۃ" میں لکھ دیے ہیں۔ ان کے بیشتر فقہی فیصلے تلامذہ کے سوالات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔

فرانس کے ایک محقق عالم ہنری لاؤسٹ نے حنبلی مذہب اور عقائد کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ اس نے اس بات کی تردید کی ہے کہ حنابلہ اللہ تعالیٰ کے تشبیہ میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے میں اور اُن کی تنگ نظری اور سلفیت کی وجہ سے یہ مذہب زندہ رہنے کے قابل نہیں اور اس میں عدم رواداری دیوانگی کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ باہمی معاشرتی تحمل و تعاون کی اس میں گنجائش نہیں اور یہ کسی رائج الوقت نظام کو قبول کر لینے سے ہمیشہ سے عاری رہا ہے۔ دیکھیے لاؤسٹ کا مقالہ بزیر عنوان احمد بن حنبل، در دائرہ معارف الاسلامیہ طبع ثانی، ۱/۲۷۴۔

حالات کے مآخذ

(۱) البخاری۔ تاریخ الکبیر، ۱/۲/۵۔ (۲) ابن ابی حاتم۔ الجرح والتعدیل، ۱/۶۹۔۷۰۔ (۳) ابن ابی حاتم (التقدمۃ، ۲۹۲، ۳۱۳۔ (۴) ابن الندیم۔ الفہرست۔ ۲۲۹۔ (۵) ابو نعیم۔ حلیۃ الاولیاء ۹/۱۶۱۔۲۳۳ (۶) العبادی۔ طبقات الشافعیہ، ۱۴۔۱۵۔ (۷) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۴/۴۱۲۔۴۲۳۔ (۸) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء، ۷۵۔ (۹) ابن عساکر۔ التہذیب، ۲/۲۸۔۴۸۔ (۱۰) ابن خلکان۔ وفیات الاعیان، ۲۰۔۲۱۔ (۱۱) ابن ابی لیعلیٰ۔ طبقات الحنابلہ، ۱/۴۔۲۰۔ (۱۲) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ (۱۳) ابن حجر۔ التہذیب، ۱/۷۲۔۷۶۔ (۱۴) السبکی۔ طبقات الشافعیہ، ۱/۱۹۹۔۲۲۱۔ (۱۵) ابن کثیر۔ البدایۃ والنہایۃ، ۱۰/۳۲۵۔۳۴۳۔ (۱۶) ابن تغری بردی۔ النجوم الزہرہ، ۲/۳۰۴۔۳۰۶ (۱۷) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/۹۶۔۹۸۔ (۱۸) الیافعی۔ مرآۃ الجنان، ۲/۱۳۲۔۱۳۴۔ (۱۹) الزرکلی۔ الاعلام، ۱/۱۹۲۔ (۲۰) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۲/۹۶۔۹۷۔ (۲۱) بروکلمان، ۱/۱۸۱۔ عدد ۲۔ گولڈ تسیہر، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ طبع ثانی، ۱/۲۷۲۔۲۷۷۔ نیز ملاحظہ ہوں ہنری لاؤسٹ، او ٹوسپیز، وسٹن فیلٹ اور گولڈ تسیہر کے مقالات۔

امام احمد بن حنبل پر کتب اور رسائل

۱۔ صالح بن احمد بن حنبل (م ۲۶۵ھ/۸۷۸ء): سیرت الامام احمد بن حنبل۔ بروایت ابو عبداللہ محمد بن مسلم بن دارہ الاسفرائینی (م ۲۶۵ھ/۸۷۸ء) دیکھیے ابن ابی لیلیٰ۔ طبقات الحنابلہ ۱/۳۲۴۔

۲۔ ابو علی حنبل بن اسحاق بن حنبل۔ امام احمد کے چچا زاد بھائی۔ (م ۲۷۳ھ/۸۸۶ء) دیکھیے باب ہذا، عدد ۶، مطبوعہ قاہرہ، بلا تاریخ۔

۳۔ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی۔ (م ۴۵۸ھ/۱۰۸۸ء): مناقب احمد بن حنبل۔ ابن کثیر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البدایۃ والنہایۃ (۱۰/ ۳۲۵ ـ ۳۳۹) میں اس سے طویل اقتباس نقل کیا ہے ۔

۴ ـ ابوالفرج بن عبدالرحمٰن بن ابی الحسین بن الجوزی (م ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء) مناقب احمد بن حنبل مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۲ء۔

۵ ـ عبدالغنی بن عبدالواحد الجماعیلی (م ۶۰۰ھ/۱۲۰۳ء) المحنۃ عن امام اہل السنۃ و قائدہم الی الجنۃ دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۵۶ ـ قاہرہ اور آصفیہ میں علی الترتیب ۱۷۹ اوراق / ۱۳۷ اوراق ہیں ۔

۶ ـ ابوطاہر ابراہیم بن احمد بن یوسف القرشی : فصل فی امتحان احمد بن حنبل ... مکتبہ شہید علی (ترکیہ) میں پانچ اوراق ہیں ۔

۷ ـ شمس الدین الذہبی (م ۷۴۸ھ/ ۱۳۴۸ء) : تاریخ الاسلام : اس کا اختصار قاضی احمد محمد شاکر نے مسند احمد حنبل کی پہلی جلد (قاہرہ ۱۹۴۶ء) میں شائع کیا ہے ۔

۸ ـ زکی الدین عبداللہ بن محمد بن عبداللہ الخزرجی ۔ مجمل الرغائب فی المناقب (نوشتہ قبل از ۸۳۴ھ : یہ ابن الجوزی کی کتاب کے اختصار کی تنقیح ہے ، اس کے ۱۷۲ اوراق قاہرہ میں ہیں

۹ ـ تقی الدین المقریزی (م ۸۴۵ھ/ ۱۴۴۲ء : "مناقب احمد بن حنبل" ۔ شاید یہ کتاب المقریزی کی اپنی کتاب المقفیٰ کا اختصار ہے ۔ اس کے نو ورق لائیڈن میں ہیں ۔

۱۰ ـ بدرالدین محمد بن محمد بن ابی بکر بن ابراہیم السعدی (م ۹۰۰ھ/ ۱۴۹۴ء) الجوہر المحصّل فی مناقب احمد بن حنبل، رام پور میں ۱۲ اوراق ہیں ۔

۱۱ ـ ابوبکر بن محمد بن عبدالمومن الاسری (م ۸۲۹ھ/ ۱۴۲۶ء) وضع شبہ ... امام محمد اس کے ایک سو بائیس اوراق، خود نوشتہ مؤلف موجود ہیں، دیکھیے بروکلمان، ۲/ ۱۰۵ ـ

۱۲ ـ پاتون کا انگریزی مقالہ ۔

۱۳ ـ محمد ابوزہرہ : احمد بن حنبل (قاہرہ ۱۹۴۹ء)

۱۴ ـ علی عبدالحق : احمد بن حنبل والمحنۃ (قاہرہ ۱۹۵۸ء)

تصانیف

۱ ـ المسند : اس میں اٹھائیس اور انتیس ہزار کے لگ بھگ احادیث ہیں ۔ عام طور پر یورپی فضلاء کی یہ رائے ہے کہ عبداللہ بن احمد نے المسند کی تہذیب و تنقیح کی تھی ، لیکن بعض معتبر کتب کے حوالے سے صاف پتا چلتا ہے کہ مسند کو خود امام احمد نے جمع و مرتب کیا تھا ، دیکھیے ابوموسیٰ المدینی (خصائص المسند ص ۲۱) اسی کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ امام احمد نے تیرہ برس میں یہ مسند اپنے اہل خانہ کو پڑھ کر سنائی تھی ۔ اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے یہ مسودہ خود دیکھا تھا ۔ دیکھیے کتاب مذکور ص ۲۶ ۔ ایک دوسرے ماخذ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف پتا چلتا ہے کہ عبداللہ نے نہ تو مسند کو خود مرتب اور منقح کیا (ابن الجزری۔ المصعد، ص ۲۹، بلکہ حرف مسند کی مماثل احادیث کا اضافہ کر دیا (کشف الظنون، ص ۱۶۸۰)۔

مُسند کی خصوصیات پر تصانیف

۱۔ ابوموسیٰ المدینی (۵۵۷ھ/ ۱۱۶۲ء): خصائص المسند، مطبوعہ قاہرہ بتحقیق احمد محمد شاکر (مقدمہ، مسند)

۲۔ علی بن ابی بکر بن سلیمان بن عمر الہیثمی (م ۸۰۷ھ/ ۱۴۰۵ء) غایۃ المقصد فی زوائد المسند، مدینہ منورہ میں تین سو ساڑھ اوراق مکتوبہ ۱۱۲۵ھ ہیں۔

۳۔ شمس الدین بن الجزری (م ۸۳۳ھ/ ۱۴۲۹ء): المصعد احمد فی ختم مسند الامام احمد مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۹ء بتحقیق احمد محمد شاکر (مقدمہ، مسند)

۴۔ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء) القول المسدّد فی الذبّ عن مسند الامام احمد، مطبوعہ حیدر آباد دکن۔ ۱۳۱۹ھ۔

۵۔ ابوالیمن مجیر الدین عبدالرحمٰن العلیمی (م ۹۲۸ھ/ ۱۵۲۲ء) المنہج احمد فی تراجم رجال الامام احمد یہ کتاب دو جلدوں میں محمد محی الدین عبدالحمید کی تحقیق سے قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے (۱۹۶۳-۱۹۶۵ء)

۶۔ الحرف المسند المطلع باطراف المسند الحنبلی: مکتبہ داماد ابراہیم میں دو ورق ہیں۔

۷۔ محمد صبغۃ المدراسی: ذیل القول المسدّد، مطبوعہ حیدر آباد (دکن) ۱۳۱۹ھ۔

مسند کی طباعت

مسند کے بے شمار قلمی نسخے ترکیہ، مراکش اور مصر کے کتب خانوں میں ہیں۔ یہ چھ جلدوں میں قاہرہ سے ۱۳۱۳ھ میں شائع ہوئی تھی۔ احمد محمد شاکر کی تحقیق و تعلیق سے اس کے پندرہ اجزاء قاہرہ سے چھپ کر شائع ہوئے ہیں جو اصل کتاب کی ایک تہائی کے برابر ہیں۔

مسند کے مختصرات

۱۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل (م ۲۹۰ھ/ ۹۰۳ء): ثلاثیات مکتبہ چسٹر بیٹی میں ۸۵ اوراق ہیں۔ اس کی شرح محمد بن محمد بن احمد بن سالم السفارینی (م ۱۱۸۸ھ/ ۱۷۷۴ء) نے لکھی تھی۔ نفثات صدر المکمد، مطبوعہ دمشق (۱۳۸۰ھ) دو جلدیں۔

۲۔ المنتقیٰ من مسند العشرۃ المبشرہ: مکتبہ الظاہریہ دمشق میں نو اوراق ہیں۔

مسند کی تہذیبات

۱۔ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر (م ۵۷۱ھ/ ۱۱۷۵ء): ترتیب اسماء الصحابہ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عمر المقدسی الحنبلی (م ۸۲۰ھ/ ۱۴۱۷ء) ترتیب مسند احمد بن حنبل علی حرف المعجم قاہرہ میں دوسری جلد ہے ۔

ج ۔ علی بن الحسین بن عروۃ المشرقی بن زکنون (م ۸۳۷ھ/ ۱۴۳۴ء) : الکواکب الدراری فی ترتیب مسند الامام احمد علی ابواب البخاری : دیکھیے الزرکلی ۔ الاعلام ، ۵/ ۹۱ ۔ الکحالہ ۔ معجم المؤلفین، ۷/ ۲۴ ۔ ٹوبنگن (جرمنی) میں ۹۹ اوراق ہیں ۔ اس کا ایک اختصار السیرۃ کے نام سے مکتبہ الظاہریہ دمشق میں ہے جس کے ۲۴۱ اوراق ہیں ۔

د ۔ عقود الزبرجد علی مسند الامام احمد مصنفہ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء) یہ لغوی شرح ہے، جس کے ۲۶۵ اوراق مکتبہ آیا صوفیہ میں ہیں ۔

۲ ۔ کتاب السنۃ (مطوّل متن) ، مکہ معظمہ اور قاہرہ میں چھپ چکی ہے ۔

کتاب السنۃ (مؤجز متن) : قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے ۔

۳ ۔ کتاب الزّھد ، مطبوعہ مکہ معظمہ (۱۳۵۷ھ)

احمد بن حسن بن احمد ابن عبدالہادی (م ۸۹۵ / ۱۴۹۰ء ۔ منتخبات جن کا نام المنتقی من کتاب ابن رجب ومن کتاب الزہد الامام احمد) ان کے ۵۶ اوراق خود نوشتہ مصنف سوہاج (مصر) میں ہیں ۔

۴ ۔ کتاب الصلاۃ یا رسالۃ الصلاۃ : بمبئی اور قاہرہ میں چھپ چکا ہے ۔

۵ ۔ موت اور روز قیامت اور خضوع وخشوع کے بارے میں اشعار

۶ ۔ کتاب الورع والایمان ، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۴۰ھ ۔ اس کے ایک جز کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ہو چکا ہے ۔

۷ ۔ کتاب الرّد علی الزنادقۃ والجھمیۃ ، اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے ۔

لنڈن ۱۹۶۴ء (ص ۹۰ تا ۱۲۵) نیز یہ کتاب قوام الدّین کی تحقیق اور ترکی ترجمہ سمیت ۱۹۲۷ء میں شائع ہو چکی ہے ۔

۸ ۔ علل الحدیث : حصہ اوّل انقرہ سے شائع ہو چکا ہے (۱۹۶۳ء)

۹ ۔ کتاب الاشربۃ الصغیر : اس کے انتالیس اوراق ، مکتوبہ ساتویں صدی ہجری ایگز میں ہیں ۔

۱۰ ۔ المسائل : امام احمد کے تلامذہ نے فقہ، عقائد اور اخلاق کے بارے میں اُن سے سوالات پوچھے تھے ۔ اُن کے مندرجہ ذیل شاگردوں نے ان سوالات کے جواب دیے ہیں ۔ !

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ ابوداؤد سلیمان السجستانی (م ۲۷۵ھ/۸۸۸ء) ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ (۱۵۶۱-۱۶۳) میں ان کے اقتباسات دیے ہیں، نیز مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۴ء

ب۔ مسائل احمد بن حنبل واسحاق بن ابراہیم بن راہویہ (م ۲۳۸ھ/ ۸۵۲ء) مدونہ اسحاق بن منصور الکوسج (م ۲۵۱ھ/۸۶۵ء) ۱۱۳- اوراق دمشق میں ہیں۔

ج۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل، مکتبہ الظاہریہ دمشق میں دوسوتین اوراق ہیں۔

د۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی (۲۱۴ھ/ ۸۲۹ء تا ۳۱۷ھ/ ۹۲۹ء) مکتبہ الظاہریہ دمشق میں آٹھ۔نو اوراق مکتوبہ چھٹی صدی ہجری ہیں۔

ہ۔ ابوبکر احمد بن محمد بن حانی الاثرم (م ۲۶۱ھ/ ۸۷۵ء)۔

و۔ حنبل بن اسحاق بن حنبل (۲۷۳ھ/۸۸۶ء)۔

ز۔ عبدالملک بن عبدالحمید المیمونی (م ۲۷۴ھ/ ۸۸۷ء)۔

ح۔ ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروزی (م ۲۷۵ھ/۸۸۸ء)۔

ط۔ حرب بن اسماعیل بن خلف الکرمانی (م ۲۸۰ھ/ ۸۹۳ء)۔

ی۔ ابراہیم بن اسحاق الحربی (م ۲۸۵ھ/ ۸۹۸ء)۔

ان کے اقتباسات ابن ابی یعلیٰ نے مختلف صفحات میں دیے ہیں۔

کتاب المسائل لابن حنبل وروایات التلامیذ آخرین: اس کے جامع ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال (م ۳۱۱ھ/ ۹۲۳ء) ہیں۔ ابن قیم نے لکھا ہے کہ یہ کتاب بیس جلدوں میں تھی، جس کا ایک جزہم تک پہنچا ہے (اعلام الموقعین، ۱/۳۱) اسی طرح کی ایک کتاب المسائل خالف علیہا الامام احمد بن حنبل مصنفہ ابوالحسین محمد بن ابی یعلیٰ/الفرا (م ۵۲۶ھ/۱۱۳۲ء) تھی، جس کے چند اوراق مکتبہ الظاہریہ، دمشق میں ہیں۔

۱۱۔ فضائل صحابہ، بروایت عبداللہ بن احمد بن حنبل معہ اضافات وزیادات، اس کے دوسودو اوراق مکتبہ ینی میں ہیں۔

۱۲۔ کتاب الوقوف والوصایا: اس کے جامع ابن الخلال ہیں اور اس کے ستر اوراق قاہرہ دیکھیں ہیں۔

۱۳۔ باب احکام النساء۔ اس کے چالیس اوراق مکہ معظمہ میں محمد حمزہ کے پاس ہیں۔

۱۴۔ کتاب الترجیل (فقہ کی رو سے بالوں میں کنگھی کرنے اور اُن کی آرائش وزیبائش) اس کے ستائیس اوراق مکہ معظمہ میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ کتاب اہل الملل والرّدۃ والزنادقۃ۔ اس کے دو سو اوراق مکّہ معظمہ ہیں۔

۱۶۔ جواب الامام احمد بن حنبل عن سوال فی خلق القرآن۔ اس کا ایک ہی ورق سرائے ریفان میں ہے۔

۱۷۔ "کتاب الارجاء" اس کے بہت سے صفحات ابن الخلال کی الجامع میں منقول ہیں۔

۱۸۔ کتاب الایمان: برطانوی عجائب گھر لندن میں اس کے تیس اوراق ہیں۔

۱۹۔ مختصر فی اصول الدین والسُّنۃ: طہران میں صرف دو اوراق ہیں۔

۲۰۔ الثلاث الاحادیث التی رواہا الامام احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فی المنام۔ کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں صرف تین اوراق مکتوبہ آٹھویں صدی ہجری ہیں۔

۲۱۔ "کتاب فضائل علی": اس کے چند صفحات ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ میں نقل کیے ہیں۔

۲۲۔ "العقیدہ": اس کی تنقیح و ترتیب امام احمد کے متعدد تلامذہ نے کی ہے۔

د۔ اسماعیل بن یحییٰ بن اسماعیل المزنی الشافعی (م ۲۶۴ھ/۸۷۷ء) مکتبہ شہید علی میں اس کے چار ورق ہیں۔

ابو العباس احمد بن جعفر بن یعقوب الفارسی الاصطخری، مندرجہ طبقات الحنابلہ ۱/۲۴۔۲۶) اس کے لیے دیکھیے لاؤسٹ کی فرانسیسی کتاب۔

حسن بن اسماعیل الرّبعی، اس کے دو اوراق ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ، ۱/۱۳۰/۱۳۱) میں دیے ہیں۔

ابو محمد عبدوس بن مالک العطّار؛ دیکھیے طبقات الحنابلہ۔

محمد بن حبیب الاندرانی۔ دیکھیے طبقات الحنابلہ (۱/۲۹۴۔۲۹۵)

ابو جعفر محمد بن عوف بن سفیان الحمصی (م ۲۷۲ھ/۸۸۵ء) دیکھیے طبقات الحنابلہ ۱/۳۱۱۔۳۱۳)

مُسدّد بن مسرہد الاسری (م ۲۲۸ھ/۸۴۳ء) سے کلام و مخاطبت، دیکھیے ابن حجر، التہذیب۔ ۱۰/۱۰۷۔۱۰۹) طبقات الحنابلہ، ۳۴۱۔۳۴۵۔

ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن الحارث التمیمی (م ۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء) دیکھیے تاریخ بغداد ۱۱/۴۔۱۵۔ شائع کردہ محمد الفقی بطور ضمیمہ کتاب الحنابلہ۔

ابو محمد رزق اللہ بن عبد الوہاب بن عبد العزیز التمیمی (م ۴۸۸ھ/۱۰۹۵ء) دیکھیے طبقات الحنابلہ ۲/۲۵۰۔۲۵۱۔ شائع کردہ محمد الفقی۔

ابو الحسن علی بن شُکر بن احمد بن شکر (تالیف ۶۱۶ھ/۱۲۱۹ء) برطانوی عجائب گھر میں اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس اوراق ہیں۔

۲۔ عبدُوس

ابو محمد، عبدوس بن مالک، العطّار، امام احمد حنبل کے دوست اور شاگرد تھے، عبد اللہ بن احمد بن حنبل اُن سے روایت کرتے ہیں۔ اُن کی صحیح تاریخ وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔ شاید انہوں نے ۲۵۱ھ/ ۸۶۴ء کے لگ بھگ انتقال کیا ہوگا۔

حالات کے مصادر

۱۔ (۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۱/۱۱۵۔ (۲) ابن ابی یعلی۔ طبقات الحنابلہ، ۱/۲۴۱۔ ۲۴۶۔

علمی آثار

رسالہ عبدوس عن الامام احمد۔ امام احمد کی آراء ونظریات۔ اس کا اقتباس ابن ابی یعلی نے طبقات الحنابلہ۔ (۱/۲۴۱۔ ۲۴۶) میں دیا ہے۔

۳۔ الکوسج

ابو یعقوب اسحاق بن منصور بن بہرام المروزی الکوسج، مرو میں تولد ہُوئے، علم کی طلب میں، عراق حجاز اور شام کا سفر کیا۔ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطّان، وکیع ابن الجرّاح اور نضر بن شمیل وغیرہم سے سماعت کی بغداد میں امام احمد کے درس سے استفادہ کیا، پھر نیشاپور جاکر مقیم ہوگئے۔ اُن کا شمار حنبلیوں کے علمائے کبار اور بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے، اُن سے امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ وہ ۲۵۱ھ/ ۸۶۵ء میں نیشاپور میں واصل بحق ہُوئے۔

حالات کے مراجع

(۱) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۱/۱/۲۳۴) (۲) ابن ابی یعلی۔ طبقات الحنابلہ ۱/۱۱۳۔ ۱۱۵۔ (۳) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۲/۳۶۲۔ ۳۶۴۔ (۴) ابن عساکر۔ التہذیب۔ ۲/۴۵۲۔ ۴۵۴۔ (۵) القیسرانی۔ الرّجال، ۳۰۔ (۶) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ (۷) ابن حجر۔ التہذیب۔ ۱/۲۴۹۔ ۲۵۰)۔ (۸) الزرکلی۔ الاعلام، ۱/۲۸۹) (۹) الکحالہ۔ معجم المؤلفین، ۲/۲۳۹۔

علمی آثار

"مسائل احمد بن حنبل واسحاق بن ابراہیم بن راہویہ (م ۲۳۸ھ/ ۸۵۲ء) اس کے ۱۱۳ اوراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں ہیں ۔ یہ مسائل امام احمد کی زندگی میں کوسج نے لکھ لیے تھے ۔ ایک مُدت کے بعد وہ اُن کو امام صاحب کی خدمت میں اُن کی رائے پوچھنے کے لیے بغداد لے گئے تھے ۔

۴۔ الاثرم

ابوبکر احمد بن محمد بن ہانی ۔ الطائی البغدادی الاثرم ، امام احمد بن حنبل کے شاگرد اور راوی تھے ۔ امام نسائی وغیرہ بھی اُن سے روایت کرتے ہیں ۔ وہ ثقہ محدثین سے تھے ۔ اُنھوں نے ۲۶۱ھ/ ۸۷۵ یا ۲۷۳ھ میں انتقال کیا ۔

حالات کے مآخذ

(۱) ابن الندیم ۔ الفہرست ، ۲۲۹ ۔ (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد ، ۵/ ۱۱۰ - ۱۱۲ ۔ (۳) ابن ابی یعلی طبقات الحنابلہ ، ۱/ ۶۶ - ۷۴ ۔ (۴) الذہبی ۔ طبقات الحفاظ ، ۵۷۰ - ۵۷۲ ۔ (۵) ابن حجر ۔ التہذیب ، ۱/ ۷۸ - ۷۹ ۔ (۶) ابن کثیر ۔ البدایۃ والنہایۃ ، ۱۱/ ۱۰۸ ۔ (۷) ابن العماد ۔ شذرات الذہب ، ۲/ ۱۴۱ - ۱۴۲ ۔ (۸) الزرکلی ۔ الاعلام ، ۱/ ۱۹۴ ۔ (۹) الکحالہ معجم المولفین ، ۲/ ۱۶۷ ۔ (۱۰) بروکلمان ، ۲/ ۶۶۴ ۔ نیز دیکھیے ریٹر در اورینز ۲/ ۱۹۴۹ء ۔

علمی آثار

۱۔ کتاب ناسخ الحدیث ومنسوخہ ، مکتبہ صائب انقرہ میں چند اوراق ہیں ۔

۲۔ مسائل احمد بن حنبل ؛ طبقات الحنابلہ میں اس کے اقتباسات ہیں (۱/ ۶۶ - ۷۴) ۔

۵۔ صالح

ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل ، ۲۰۳ھ/ ۸۱۸ء میں تولّد ہُوئے ، اپنے باپ اور ابو داؤد اطیالسی علی بن المدینی وغیرہ ہم سے حدیث کی سماعت کی ۔ اُن کے ایک شاگرد ابن ابی حاتم الرازی تھے ، ایک طویل عرصے تک بغداد میں فقہ کا درس دیا ، طرطوس اور اصفہان میں قاضی رہے اور اصفہان ہی میں ۲۶۵ھ/ ۸۷۸ میں واصل بحق ہُوئے ۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن ابی حاتم ۔ الجرح والتعدیل ، ۲/ ۱/ ۳۹۴ ۔ (۲) ابن ابی یعلی ۔ طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۷۳ - ۱۷۶ ۔ (۳) ابونعیم ۔ اخبار اصفہان ، ۱/ ۳۴۸ - ۳۴۹ ۔ (۴) خطیب بغدادی ۔ تاریخ بغداد ۹/ ۳۱۷ - ۳۱۹ ۔ (۵) ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجوزی۔المنتظم، ۵/۲/۵۱۔(۶) ابن عساکر۔التہذیب، ۶/۳۶۲۔۳۶۳۔(۷) الذہبی۔تذکرۃ الحفاظ، ۶۲۹۔(۸) ابن العماد۔شذرات الذہب، ۱۴۹۔۱۵۰۔

علمی آثار

۱۔ سیرت احمد بن حنبل: اس کے مخطوطات تونس و مکتبہ شہید علی (ترکیہ) میں ہیں۔

۲۔ محنۃ احمد بن حنبل: مکتبہ الظاہریہ، دمشق میں گیارہ اوراق ہیں۔

۶۔ حنبل بن اسحاق

ابو علی حنبل بن اسحاق بن حنبل الشیبانی، امام احمد بن حنبل کے چچا زاد بھائی، ۱۹۲ھ/ ۸۰۹ء میں پیدا ہوئے، اپنے چچا زاد بھائی، فضل بن دُکین اور عفان بن مسلم وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی، وہ فقہ، حدیث اور تاریخ کے بڑے عالم تھے۔ بغداد، عکبرہ اور واسط میں فقر و فاقہ کی زندگی گزار کر ۲۷۳ھ میں ۸۸۶ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۱/۲/۳۲۰۔ (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۲۸۶۔۲۸۷، (۳) ابن ابی یعلی۔طبقات الحنابلہ، ۱/۱۴۳۔۱۴۵ء (۴) ابن الجوزی۔المنتظم، ۵/۲/۸۹۔(۵) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ۔ ۶۰۰۔۶۰۱۔ (۶) ابن تغری بردی۔النجوم الزاہرۃ ۳/۷۰۔(۷) ابن العماد۔شذرات الذہب ۲/۱۶۳۔۱۶۴۔(۸) الزرکلی۔الاعلام، ۲/۳۲۱۔(۹) الکحالہ۔معجم المولفین، ۴/۸۶۔(۱۰) روزنٹال ص ۳۷۲۔(۱۱) وسٹن فیلٹ: شافعیۃ عدد ۷۰۔

علمی آثار

۱۔ کتاب الفتن: کتاب خانہ الظاہریہ دمشق میں سولہ اوراق ہیں۔

۲۔ محنۃ ابن حنبل: کتاب خانہ الظاہریہ میں انیس اوراق ہیں۔

۳۔ الفوائد فی الحدیث بروایت ابوعمر و عثمان بن احمد بن عبداللہ الآفاق م ۳۴۴ھ کے چند اوراق کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں ہیں۔

۴۔ تاریخ: اس کی تعریف و تحسین، الذہبی نے مذکورہ بالا کتاب میں کی ہے۔ شاید اب ضائع ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ غلام خلیل

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن غالب الباہلی البصری جو غلام خلیل کے نام سے مشہور ہیں۔ بڑے زاہد اور مُحدّث تھے، لیکن ساتھ ہی وہ کذب او تضعیف سے متہم ہیں۔ وہ فصاحت اور تبحرعلمی کی وجہ سے ممدوح خلائق تھے۔ جو مصادر ہماری دسترس میں ہیں، اُن سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ امام احمد کے پیرو تھے۔ غلام خلیل ۲۷۵ھ/۸۸۸ء میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔

سوانح کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۵/۷۸۔۸۰ - (۲) ابن الجوزی (المنتظم، ۵/۲/۹۵ - ۹۶)
(۳) بروکلمان تیکملہ، ۱/۳۱۰)۔

علمی آثار

"کتاب شرح السنۃ"؛ دمشق میں اس کے اُنیس اوراق ہیں۔ اس کا ایک مختصر بھی ہے۔ ابن تیمیہ نے مجموع الرسائل الکبریٰ میں شرح السنۃ کا ایک اقتباس نقل کیا ہے۔

۸۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل

ابوعبدالرحمٰن، عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، بغداد کے قدیم رہائشی تھے۔ وہ ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء میں تولّد ہُوئے۔ پہلے تو اُنھوں نے اپنے باپ سے درس لیا، جن کے طفیل اُن کو فقہ اور حدیث کی معرفت حاصل ہوئی۔ اُنھوں نے یحییٰ بن معین سے بھی تعلیم حاصل کی۔ اِسی طرح اُنھوں نے اپنے والد سے المسندُ، الناسخ والمنسوخ، تاریخ، حدیث شعبہ، جوابات القرآن اور المناسک اور دوسری کتابوں کی سماعت کی۔ خلیفہ المتوکل کے عہد خلافت میں وہ خراسان کے مختلف شہروں میں منصب قضا پر فائز رہے، لیکن جلد ہی ۲۹۰ھ/۹۰۳ء میں وفات پا گئے۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن ابی حاتم۔ الجرح والتعدیل، ۲/۲/۷۔ (۲) خطیب بغدادی۔ تاریخ بغداد، ۹/۳۷۵۔۳۷۶۔
(۳) ابن ابی یعلیٰ۔ طبقات الحنابلہ، ۱/۱۸۰۔۱۸۸۔ (۴) ابن الجوزی۔ (مناقب احمد بن حنبل، ص ۲۰۶)
(۵) الذہبی۔ تذکرۃ الحفاظ، ۶۶۵۔۶۶۶۔ (۶) ابن حجر (التہذیب، ۵/۱۴۱۔۱۴۳)۔ (۷) ابن کثیر (البدایۃ والنہایہ، ۱۱/۹۶۔۹۷)، (۸) ابن العماد۔ شذرات الذہب، ۲/۲۰۳۔۲۰۴)۔ (۹) الزرکلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الاعلام، ۴/۱۸۹)، (۱۰) بروکلمان۔ تکملہ، ۱/۳۱۰، عدد ۲۔ (۱۱) لاؤسٹ، ۳/۱۱۶۔

علمی آثار

۱۔ کتاب السنۃ مطبوعہ قاہرہ، نیز دیکھیے مصدر سابق۔

۲۔ مسند الانصار: آخری جلدوں کے چند اجزاء مکتوبہ ساتویں صدی ہجری ہیں۔

۳۔ فضائل عثمان بن عفانؓ: بروایت والد خود۔ اس کے تیس اوراق اسبرونزیانا میں ہیں۔ اسی طرح انہوں نے فضائل صحابہ میں اضافے کیے ہیں۔

۴۔ تنقیح (مسائل)؛ کتب خانہ ظاہریہ دمشق میں دو سو تین اوراق ہیں۔

۵۔ ثلاثیات (مسند) سے ماخوذ: چسٹربیٹی میں ۸۵ اوراق ہیں۔

۹۔ الخلّال

ابوبکر، احمد بن محمد بن ہارون الخلّال البغدادی حنبلی مذہب کے بڑے عالم تھے۔ انہوں نے زیادہ تر تعلیم امام احمد بن حنبل کے تلامذہ، خصوصاً اپنے چچازاد بھائی کی اولاد سے حاصل کی۔ اپنے علمی سفروں کے دوران انہوں نے مسائل ابن حنبل جمع کیے اور مجاز راویوں سے اُن کی سماعت کی۔ بغداد میں وہ المہدی کی مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ وہ بغداد میں ۳۱۱ھ/۹۲۳ء میں واصل باحق ہوئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۵/۱۱۲-۱۱۳)۔ (۲) الشیرازی (طبقات الفقہاء ۱۴۵)۔ (۳) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۲-۱۵)، (۴) ابن الجوزی۔ مناقب احمد بن حنبل/۵۱۲)۔ (۵) الذہبی تذکرۃ الحفاظ، ۸۵۷-۸۶۷)۔ (۶) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۱۴۸)، (۷) ابن العماد (شذرات الذہب ۲/۲۶۱۔ (۸) ابن قیم الجوزیہ (اعلام الموقعین، ۱/۳۱)، (۹) لاؤسٹ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی)، ۱/۲۷۴)، (۱۰) الزرکلی (الاعلام، ۱/۱۹۶)، (۱۱) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۱۶۶)، (۱۲)، (۱۳)؛ بروکلمان۔ (تکملہ، ۱/۳۱۱، عدد؛ (۱۴) لاؤسٹ، ۱۷-۱۸)

علمی آثار

۱۔ کتاب الجامع لعلوم (یا المسند من المسائل)، احمد بن حنبل: یہ امام احمد کی کتب، رسائل اور مسائل کا مجموعہ تھا اور بیس اجزاء پر مشتمل تھا؛ دیکھیے ابن قیم الجوزیہ (اعلام الموقعین، ۱/۳۱)۔ اس کی پہلی جلد کے دو سو بارہ اوراق برطانوی عجائب گھر لندن میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ طبقات اصحاب ابن حنبل : اس کے ستائیس اوراق کتب خانہ ظاہریہ، دمشق میں ہیں۔
۳۔ کتاب الحث علی التجارۃ والصناعۃ والعمل ....، مطبوعہ دمشق ۱۳۴۸ھ۔

۱۰۔ البربہاری

ابو محمد الحسن بن علی بن خلف البربہاری، بغداد میں ۲۳۳ھ/۸۴۷ء میں تولّد ہوئے۔ بغداد میں بدعتیوں کے شدید مخالف تھے۔ اُن کے دشمن اُن کے خلاف دو عباسی خلیفوں، القاہر العباسی اور الراضی العباسی کے کان بھرنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ زیادہ تر امام الحسن البصری، عبداللہ بن مبارک اور مالک بن انس وغیرہ کے حوالے سے امام احمد کی تعلیمات پیش کیا کرتے تھے۔ انہوں نے ۳۲۹ھ/۹۴۱ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۸-۴۵)۔ (۲) ابن الاثیر (اللباب، ۱/۱۰۷)، (۳) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۰۱)۔ (۴) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۳۱۹-۳۲۳)، (۵) الزرکلی (الاعلام ۲/۲۱۶)، (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۲۵۳)، (۷) لاؤسٹ: حوالہ سابقہ۔

علمی آثار

۱۔ کتاب السنۃ، دیکھیے طبقات الحنابلہ، ۲/۱۸-۴۴۔

۱۱۔ الخرقی

ابوالقاسم، عمر بن الحسین بن عبداللہ بن احمد بن الخرقی نے امام احمد کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور صالح سے تعلیم حاصل کی، اُن کے علاوہ انہوں نے امام احمد کے شاگرد ابن بطّہ سے بھی اسباق پڑھے۔ جب بغداد میں حنبلیوں پر عرصۂ حیات تنگ ہو گیا تو وہ دمشق چلے آئے، کیونکہ انہوں نے بعض صحابہ کے خلاف ناملائم الفاظ استعمال کیے تھے۔ انہوں نے دمشق میں ۳۳۴ھ/۹۴۵ء میں انتقال کیا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۱/۲۳۴-۲۳۵) (۲) الشیرازی۔ طبقات الفقہاء ۱۴۶)، (۳) ابن ابی یعلیٰ۔ طبقات الحنابلہ: ۷۵-۷۶)، (۴) ابن خلکان (الوفیات، ۱/۴۷۹)، (۵) ابن الجوزی۔ (المنتظم، ۶/۳۴۶)، (۶) ابن الاثیر (اللباب، ۱/۳۵۷)، (۷) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۸۴۷)، (۸) وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف (الدول، ۱/۱۵۳)۔(۹) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۱۴)، (۱۰) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ ۳/۲۸۹)، (۱۱) ابن العماد (شذرات الذہب، ۴/۳۳۶)، (۱۲) الزرکلی (الاعلام، ۵/۲۰۲)، (۱۳) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۷/۲۸۲)، (۱۴) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۱، عدد ۳)۔

علمی آثار

بغداد سے نکلنے کے بعد الخرقی کی کتابیں جلا دیں گئیں۔ بقیہ کتب کے نام یہ ہیں۔

۱۔ "المختصر فی الفقہ" مطبوعہ دمشق ۱۳۷۸ھ۔

مختصر کی شروح

(ا۔ ابو یعلی محمد بن الحسین بن محمد بن الفرا (م ۴۵۸ھ/۱۰۶۵ء) دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۹۸ تکملہ جہاں اس نے الخرقی کی کتاب کو اس کے باپ کی کتاب کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے۔ اس شرح کے دو سو آٹھ اوراق دمشق میں ہیں۔

عبداللہ بن احمد بن قدامہ (م ۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء: المغنی: یہ شرح بارہ جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔(۱۳۴۸ھ)

ج ابو طالب عبدالرحمٰن بن عمر بن ابی القاسم البصری (م ۶۸۴ھ/۱۲۸۵ء): الواضح دیکھیے الزرکلی۔ الاعلام، ۴/۹۳)، چسٹر بیٹی میں دوسری جلد کے ۲۴۹ اوراق ہیں۔

عبدالعزیز بن جعفر غلام الخلال (م ۳۶۳ھ/۹۷۳ء) نے اس پر اعتراضات کیے ہیں۔ کتاب المختصر پر یحیٰی بن یوسف بن یحیٰی الصرصری (م ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء) نے اپنی کتاب الدرۃ الیتیمہ والمحبتہ المستقیمہ کو مدار علیہ بنایا ہے۔

۲۔ فوائد کے اقتباسات بروایت ابوالقاسم اللالکائی ملتے ہیں۔

۱۲۔ النجّاد

ابوبکر احمد بن سلمان بن الحسن بن اسرائیل البغدادی، جو ابن النجّاد حنبلی کے نام سے معروف ہیں ۲۵۳ھ/۸۶۷ء میں پیدا ہوئے اور ابوداؤد السجستانی، ابوبکر بن ابی الدینا وغیرہ سے حدیث کی روایت کی جبکہ خود اُن سے الدار قطنی اور حاکم نیشاپوری وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ وہ ثقہ محدّث تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نہایت عمدہ ترتیب سے ایک بڑی کتاب السنن مرتب کی تھی اس کے علاوہ فقہ حنبلی میں اُن کی اور بہت سی کتابیں ہیں۔ انہوں نے ۳۴۸ھ/۹۵۹ء میں اس دارِ فانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوچ کیا۔

سوانح کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۴/۱۸۹-۱۹۲)، (۲) ابن الجوزی (المنتظم، ۶/۳۹۰)، (۳) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۷-۱۲)، (۴) ابن حجر (لسان المیزان ۱/۱۸۰)، (۵) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۸۶۸-۸۶۹) (۶) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۳۴)، (۷) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۳۷۷-۳۷۸)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۱/۱۲۷-۱۲۸)، (۹) الکحالہ (معجم المولفین، ۳/۶۲)۔

علمی آثار

۱۔ الرّد علیٰ من یقول ان القرآن مخلوق: مکتبہ الظاہریہ دمشق میں بارہ اوراق ہیں۔

۲۔ امالی: دمشق میں دس اوراق ہیں۔

۳۔ حدیث: مکتبہ الظاہریہ دمشق میں چند اوراق ہیں۔

۴۔ مسند امیر المؤمنین عمر بن الخطاب: دس اوراق مکتوبہ چھٹی صدی ہجری دمشق میں ہیں۔

۱۳۔ غلام الخلّال

ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر بن احمد البغوی، جو غلام الخلّال کے نام سے معروف ہیں، ابوبکر بن الخلال کے تلمیذ رشید تھے۔ وہ ۲۸۵ھ/۸۹۸ء میں تولّد ہوئے اور تفسیر، فقہ اور حدیث کے بڑے عالم تھے۔ ان تمام علوم میں انہوں نے کتابیں لکھیں اور بغداد میں ۳۶۳ھ/۹۷۴ء میں رہگزر رائے عالم جاودانی ہوئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۰/۴۵۹-۴۶۰)، (۲) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۱۴۶)۔ (۳) ابن الجوزی (المنتظم، ۷/۷۰-۷۲)۔ (۴) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۲۷۸)، (۵) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۴/۱۰۵)، (۶) ابن العماد (شذرات الذہب، ۳/۴۵-۴۶)۔ (۷) الزرکلی (الاعلام، ۴/۱۳۹)۔ (۸) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۵/۲۴۶؛ نیز دیکھیے لاؤسٹ۔

علمی آثار

مصارضاتہ للمختصر فی الفقہ (ابوالقاسم الخرقی)، اس کے چند اقتباسات ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ (۲/۷۶-۱۱۸) میں دیے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ ابوبکر بن بطّہ

ابوبکر محمد بن محمد بن حمدان بن بطہ العکبری، اُن کے نامور بیٹے عبیداللہ بن بطہ ۳۰۴ھ/۹۱۶ء میں تولّد ہُوئے اور ۳۸۷ھ/۹۹۷ء میں انتقال کر گئے۔ اس لیے ہم قیاساً یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن کے والد ابوبکر بن بطّہ چوتھی صدی ہجری کے نصف اوّل میں بقید حیات تھے، کیونکہ اُن کے بیٹے اُن سے بہت سی روایتیں نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر بطہ سے بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔

سوانح کے مراجع

الصفدی (الوافی بالوفیات، ۱/۱۶۱)۔

علمی آثار

العقیدۃ السلفیہ، جس کا اختصار محمد بن بدرالدین بن عبدالقادر بن بلبنان الخزرجی الحنبلی (م ۱۰۸۳ھ/ ۱۶۷۲) نے کیا تھا۔ برلن میں اس کے چودہ اوراق ہیں۔ دیکھیے، بروکلمان، ۲/۳۲۵)۔

۱۵۔ ابوعبداللہ بن بطّہ

ابوعبداللہ، عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری، عکبری میں ۳۰۴ھ/۹۱۶ء میں پیدا ہُوئے، وہ ابھی بچہ ہی تھے کہ اُن کے والد نے انہیں علم حدیث کی تحصیل کے لیے بغداد بھیج دیا۔ جب وہ ممتاز علمائے حدیث، بشمول ابوالقاسم الخرقی سے سماعت کر چکے، تو اُنھوں نے مزید علم و معرفت حاصل کرنے کے لیے دور دراز مقامات کا سفر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بغداد واپس آکر گوشہ نشین ہو گئے اور چالیس برس تک خود گزین رہے۔ ابن بطہ کا شمار، حنبلی مذہب کی نشر و اشاعت کرنے والا اکابر علماء میں ہوتا ہے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۰/۳۷۱-۳۷۵)، (۲) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۴۴-۱۵۳)۔ (۳) ابن الاثیر (اللباب، ۲/۱۴۶)، (۴) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/۳۲۱-۳۲۲)، (۵) ابن العماد (شذرات الذہب، ۳/۱۲۲-۱۲۴)، (۶) لاؤسٹ (مقدمہ، ابانہ۔ (۷) الزرکلی۔ (الاعلام، ۴/۳۵۴) (۸) الکحالہ معجم المؤلفین، ۶/۲۴۵)، (۹)، بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۱، عدد ۳)، (۱۰) نیز دیکھیے مقالہ لاؤسٹ۔

علمی آثار

۱۔ الشرح والابانہ عن اصول السنتہ والدیانہ، شائع کردہ لاؤسٹ، فرانسیسی ترجمہ سمیت و مقالہ گارڈٹ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درعسر بیکا ، ۹/۶ ۲۲۵-۲۳۲) -
۲۔ الخلع وابطال الحیلۃ ، شائع کردہ محمد حامد فقی (قاہرہ ۱۳۴۹ھ)
۳۔ الابانۃ الکبیر : قلمی نسخہ قاہرہ میں ہے۔ کسی نامعلوم مصنف نے اس کا اختصار کیا تھا جس کے دو سو نو اوراق مکتبہ کوپریلی میں ہیں۔
۴۔ "جزء" یا "حدیث" : اس کے بیس اوراق کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں ہیں۔

۱۶۔ ابن حامد

ابوعبداللہ الحسن بن حامد بن علی بن مروان البغدادی کا شمار اکابر علمائے حنابلہ میں ہے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں اور یہی کتابیں اُن کی روزی کا ذریعہ تھیں۔ حج سے بغداد واپسی پر انہوں نے واقصہ کے قریب انتقال کیا۔

سوانح کے مصادر

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۷/۳۰۳)، (۲) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۷۱-۱۷۷)، (۳) ابن الجوزی (المنتظم، ۷/۲۶۳، ۲۶۷)، (۴) الذہبی (الاول، ۱/۱۷۶)، (۵) ابن کثیر (البدایۃ و النہایۃ، ۱۱/۳۴۹)، (۶) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۴/۲۳۲)، (۷) ابن العماد (شذرات الذہب ۳/۱۶۶-۱۶۷)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۲/۲۰۱)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۳/۲۱۴-۱۰)، (۱۰) بروکلمان، (تکملہ، ۱/۳۱۱، عدد ۳۔

علمی آثار

"تہذیب الاجوبۃ" : حنبلی مذہب کے فروعی احکام کے بارے میں فیصلے)، برلن میں ۹۵ اوراق ہیں۔

۱۷۔ ابوالفضل التمیمی

ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز بن الحارث التمیمی، نے ابوبکر النجار وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔ اُن کے ایک شاگرد خطیب بغدادی ہیں۔ ابوالفضل تمیمی جامع المنصور بغداد میں لوگوں کو پڑھایا کرتے تھے اور انہوں نے بغداد ہی میں ۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء میں انتقال کیا۔

سوانح کے مراجع

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۱/۱۴-۱۵)، (۲) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۷۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ابن الجوزی (المنتظم، ۷/۲۹۵)، (۴) ہدیۃ العارفین، ۱/۶۳۳)، (۵) الکحالہ معجم المولفین، ۶/۲۰۸)

علمی آثار

کتاب الاعتقاد المروی عن الامام احمد بن حنبل: محمد حامد الفقی کی تحقیق سے بطور تکملہ طبقات الحنابلہ (ابن ابی یعلیٰ) قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ ابُو علی محمد الہاشمی

ابو علی محمد بن احمد بن محمد بن عیسیٰ الہاشمی، ۳۴۵ھ/۹۵۷ء میں تولّد ہُوئے۔ وہ اُن ممتاز علمائے حنابلہ میں ہیں، جو بغداد کی جامع منصور میں درس و تدریس کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی اُن کے تلامذہ میں ہیں۔ وہ قاضی بھی رہے اور ۴۲۸ھ/۱۰۳۷ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱/۳۵۴)، (۲) الشیرازی (طبقات الفقہاء ۱۴۷)، (۳) ابن ابی یعلیٰ (طبقات الحنابلہ، ۲/۱۸۲-۱۸۶)، (۴) ابن الجوزی (المنتظم، ۸/۹۳)، (۵) ابن تغری بردی۔ (النجوم الزاہرہ، ۵/۲۶)، (۶) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۲۳۸-۲۴۱)، (۷) الکحالہ (معجم المولفین ۹/۱۳-۱۴)۔

علمی آثار

مقدمہ فی اعتقاد احمد بن حنبل: اس مقدمہ کی تحریر کا دارومدار ابوالفضل التمیمی کی کتاب پر ہے۔ اس کے دو ورق مکتبہ شہید علی میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل السنۃ کے دیگر فقہی مذاہب

چاروں فقہی مذاہب کے علاوہ اہل السنۃ کے اور بھی فقہی مذاہب تھے جو اُن مشہور فقہی مذاہب کے ظہور کے بعد اپنی اہمیت کھو بیٹھے، مثلاً امام اوزاعی بھی ایک فقہی مذہب کے بانی تھے جو شام میں بہت پھیلا ہُوا تھا حتیٰ کہ المغرب اور اندلس میں بھی تیسری اور چوتھی صدی ہجری تک اس کے پیروکار موجود تھے، لیکن شافعی اور مالکی مذاہب کی اشاعت کے بعد یہ بہت جلد زوال پذیر ہو گیا۔

۱۔ امام اوزاعی

ابوعمرو عبدالرحمٰن بن عمرو بن یحمُدُ الاوزاعی ۸۸ھ/۷۰۷ء میں تولّد ہُوئے، دمشق اور بیروت میں رہائش پذیر رہے، عطاء بن ابی رباح، قتادہ اور زہری وغیرہ ہم سے حدیث کی سماعت کی، اعلیٰ اخلاق اور وسعتِ علم کی وجہ سے ممتاز تھے۔ بعض علماء اُن کو سفیان الثوری سے بھی بڑا عالم سمجھتے تھے۔

ارباب سیر کا اتفاق ہے کہ امام اوزاعی اُمّت محمّدیہ کے بڑے عالم اور اپنے زمانے کے بہترین انسان اور خلافت کے اہل تھے؛ دیکھیے تذکرۃ الحفاظ، ص ۱۷۹)۔

سوانح کے مآخذ

(۱) طبقات ابن سعد (۷/۲/۱۸۵۔ (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۴۹) (۳) تاریخ الطبری (۳/۲۵۱۴) (۴) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۲/۲/۲۶۶۔۲۶۷)، (۵) ابن ابی حاتم (التقدمۃ ۱۸۴۔۲۱۸)، (۶)۔ مسعودی (مروج الذہب، ۶/۲۱۳)، (۷) ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۷)، (۸) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء، ۶/۱۳۵۔۱۴۹)، (۹) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/۳۴۹)، (۱۰) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۱۷۸۔۱۸۳) (۱۱) ابن حجر (التہذیب، ۶/۲۳۸۔۲۴۲)، (۱۲) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۰/۱۱۵۔۱۲۰۔ (۱۳) وسٹن فیلٹ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (جرمن ایڈیشن، ۱/۵۴۵)۔ (۱۴) شاخت، در دائرۃ المعارف الاسلامیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(انگریزی ایڈیشن، ۱/۲/۷۷۲-۷۷۳)، (۱۵) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۰۸، عدد ۱)، (۱۶) الزرکلی (الاعلام، ۴/۹۴)۔
(۱۷) الکحالہ (معجم المولفین ۵/۱۶۳)، (۱۸) .... (ہینفنگ حقوق الاجانب فی التشریع الاسلامی ۱۹۳۵ ص ۱۴۸ نیز دیکھیے شاخت، بارتولڈ اور اوٹو سپینر کے مقالات۔

علمی آثار

ابن الندیم نے امام اوزاعی کی دو کتابوں، کتاب السنن فی الفقہ اور کتاب المسائل فی الفقہ کا ذکر کیا ہے ان کے اقتباسات بعض متاخر ماخذ کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ اُن میں سے قدیم ترین ماخذ امام اوزاعی کے نوجوان معاصر امام ابویوسف کی کتاب الرّد علی سیر الاوزاعی ہے۔ یہ تردید امام شافعی کی شرح سمیت کتاب الاُم میں مندرج ہے۔ (کتاب الاُم (قاہرہ، ۱۳۲۵ھ ۷/۳۰۳-۳۳۶)۔
محمد ابوالوفار الافغانی کی تحقیق اور تعلیق سے یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ (قاہرہ ۱۳۵۷ھ)۔ ابن ابی حاتم نے اُن کے بعض مکاتب نقل کیے ہیں جو امام اوزاعی نے خلیفہ وقت اور اُس کے وزیر کو لکھے تھے، جن میں اُن کی فقہی آراء اور نصائح مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ مکتوب بنام عبیداللہ خلیفہ (المہدی) کے وزیر کے نام: (حاجت روائی کے بارے میں؛ دیکھیے ابن ابی حاتم مقدمہ، کتاب الجرح والتعدیل، ۱۸۷-۱۸۸)۔
۲۔ خلیفہ مہدی کے وزیر عبیداللہ کے نام (قیدی کی رہائی کے بارے میں (مذکورہ بالا کتاب)
۳۔ خلیفہ مہدی کے نام (ایک فرقہ کی سفارش)۔
۴۔ مہدی کے نام (اہل مکہ کی مالی امداد کی سفارش)۔
۵۔ امیر المؤمنین کے نام (اہل الساحل کے وظائف میں ازدیاد کی سفارش)۔
۶۔ عبداللہ بن محمد امیر المؤمنین (المنصور) کے نام: اہل قالیقلا کے مصائب پر توجہ دلائی۔
۷۔ سلیمان بن مجالد کے نام: (خلیفہ کے نام سفارشی خط لکھنے اور اہل قالیقلا کے مصائب دور کرنے کی اپیل)۔
۸۔ عیسیٰ بن علی کے نام: جس میں قالیقلا کے بارے میں خلیفہ کی سرزنش پر معذرت کرنے والے کو جواب دیا گیا ہے۔
۹۔ ابوبلج (یحییٰ بن سلیمان) کے نام (تاریخ الطبری، ۱/۱۱۹۰، ۲/۲۲۸۸)

امام اوزاعی پر تصانیف

۱۔ ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد بن ابی بکر بن زید الموصلی الحنبلی (م ۸۷۰ھ/۱۴۶۵ء) محاسن المسائی فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناقب الامام ابی عمر الاوزاعی: شائع کردہ شکیب ارسلان، قاہرہ ۱۳۵۲ھ۔

۲۔ مقام الاوزاعی عند الملوک: مندرجہ کتاب مکارم الاخلاق، جو کسی نامعلوم مصنف کی چوتھی صدی ہجری کی نوشتہ ہے۔

۲۔ ابن ایوب العبّادانی

ابوبکر احمد بن سلیمان بن ایوّب العبادانی، دمشق میں ۲۴۸ھ/۸۶۲ء میں تولّد ہُوئے اور وہاں قاضی بھی رہے، پھر بغداد اور سامرا چلے آئے، سامرا سے دمشق منتقل ہوگئے۔ وہ آخری فقیہ تھے جنہوں نے مذہبِ اوزاعی کا درس دیا۔ اُنہوں نے ۳۴۷ھ/۹۵۸ء میں رحلت کی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) خطیب بغدادی (تاریخ بغدادی، ۴/۱۷۸۔۱۷۹)، (۲) ابن الاثیر (اللّباب، ۲/۱۰۹)، (۳) الذہبی (طبقات الحفاظ، ۸۵۷)، (۴) وہی مُصنّف (میزان الاعتدال، ۱/۴۸۔ (۵) ابن حجر (لسان المیزان، ۱/۱۸۲) ۔(۶) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۳۷۴)۔

علمی آثار

"الحدیث": کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں گیارہ اوراق ہیں۔

۳۔ ابن ابی لیلیٰ الکوفی

محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ الکوفی، ۷۴ھ/۶۹۳ء میں پیدا ہُوئے۔ اُن کا شمار بھی بلند پایہ مستقل فقہاء میں ہوتا ہے۔ اموی اور عباسی عہد میں تینتیس برس تک بڑے رعب داب سے منصب قضاء پر فائز رہے۔ لوگ اُن کے کام کی تحسین و تعریف کیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود اُن کو ضعیف الرّوایات محدث سمجھا جاتا ہے۔

ابن ابی لیلیٰ کے فقہی احکام میں "الرائے" کا بھی بڑا اثر تھا۔ اُن کے فقہی مذہب کو آنے والی نسلوں نے بھلا دیا۔ اور وہ جلد ہی نسیًا منسیًا ہوگیا۔

سوانح کے مصادر

(۱) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۴۸)، (۲) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۳/۲/۳۲۲۔۳۲۳)۔(۳) الوکیع (اخبار القضاۃ، ۲/۱۰۸، ۱۰۸۔۱۰۹، ۱۳۰۰۔۱۳۰۔۱۴۴)۔(۴) ابن الندیم (الفہرست، ۲۰۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) الشیرازی (طبقات الفقہاء، ۶۴، (۶) ابن خلکان (الوفیات، ۱/ ۲۷۲ ۵ -۲۷۳ ۵) - (۷) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳/ ۸۷ - ۸۹) - (۸) وہی مصنف (تذکرۃ الحفاظ، ۱۷۱) - (۹) الصفوی (الوافی بالوفیات، ۳/ ۲۲۱- ۲۲۳)، (۱۰) ابن حجر (التہذیب، ۹/ ۳۰۱ - ۳۰۳)، (۱۱) ابن الجزری (غایۃ النہایۃ، ۲/ (۱۲) یوسف شاخت (اصول التشریع الاسلامی، ۱۹۱ - ۱۶۲ ـ ۲۱۰ - ۲۱۱، ۲۷۰، (۱۳) الزرکلی الاعلام، ۷/ ۶۰)، (۱۴) الکحالہ معجم المولفین، ۱۰/ ۱۵۰) - نیز دیکھیے مقالہ سپیپر فقہ اسلامی کے بارے میں -

علمی آثار

ابن الندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں ابن ابی لیلیٰ کے کتاب الفرائض کا ذکر کیا ہے لیکن اُن کی فقہی آرار کو امام ابو یوسف نے کتاب ما اختلف فیہ ابوحنیفہ (ابن ابی لیلیٰ) میں محفوظ کر لیا ہے جو امام شافعی کی کتاب الأم (۷/ ۸۷ .. ۱۵) کے واسطے سے ہم تک پہنچی ہے۔ اسے ابو الوفار الافغانی نے بھی شائع کر دیا ہے۔ (قاہرہ ۱۳۵۷ھ)

۴ - امام سفیان الثوری

ابو عبداللہ سفیان بن سعید مسروق الثوری الکوفی ۹۵ھ/ ۷۱۳ء یا ۹۶/ ۹۷ھ میں تولد ہوئے۔ وہ مُحدّث، متکلم اور بڑے عابد اور پرہیزگار تھے۔ اُنہوں نے اپنے باپ اور اپنے زمانے کے بہت سے علمار سے تعلیم حاصل کی اور اُن سے روایت بھی کی۔ اُنہوں نے دینداری اور پرہیزگاری کی بنا پر منصب قضار قبول نہیں کیا، لہٰذا انہیں خلیفہ کے غیظ و غضب سے بچنے کے لیے عمر بھر پوشیدہ رہنا پڑا۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے امام سفیان ثوری نے کوفہ میں احادیث کو موضوع کے اعتبار سے مرتب کیا۔ اہلِ حدیث سے تعلق کے سبب اُنہوں نے ایک فقہی مذہب کی بنیاد رکھی جو جلد ہی معدوم ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ریاضیات کے بھی عالم تھے۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن سعد (طبقات، ۶/ ۲/ ۲۷۱ - ۲۷۴، مطبوعہ، بیروت)، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر، ۲/ ۲/ ۹۳-۹۴) (۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۲/ ۱/ ۲۲۲ - ۲۲۷)، (۴) وہی مُصنّف (التقدمہ، ۵۵ - ۱۲۹)، (۵) ابن حبّان (المشاہیر ۱۶۹ - ۱۷۰)، (۶) ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۵)، (۷) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۹/ ۱۵۱ - ۱۷۴)، (۸) ابو نعیم (حلیۃ الاولیا ۶/ ۳۵۶ - ۳۹۳)، (۹) القیسرانی (الرجال، ۱/ ۱۹۴ - ۱۹۵)، (۱۰) ابن خلکان (الوفیات، ۱/ ۲۶۳ - ۲۶۴)، (۱۱) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۲۰۳ - ۲۰۷)، (۱۲) وہی مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال، ۱/ ۳۹۶ - (۱۲) ابن حجر (التہذیب، ۴/ ۱۱۱ - ۱۱۵) ، (۱۳) مقالہ پلیسنر در دائرۃ المعارف الاسلامیہ یورپی ایڈیشن، ۴/ ۵۴۰ - ۵۴۳) ، (۱۴) العاملی داعیان الشیعۃ ، ۳۵/ ۱۳۷ - ۱۴۹) ، (۱۵) الزرکلی - (الاعلام، ۳/ ۱۵۸) ، (۱۶) الکحالہ معجم المؤلفین، ۴/ ۲۳۴ - ۲۳۵ - (۱۷) نامعلوم مصنف (مکارم الاخلاق مقام سفیان الثوری عبد الملوک -

تصانیف :

۱۔ تفسیر : شائع کردہ امتیاز علی عرشی (رامپور)

۲ القرائض : اس کے تیرہ اوراق کتب خانہ الظاہریہ، دمشق میں ہیں -

۳۔ الاعتقاد : ابن تیمیہ کی تنقیح سمیت - صرف دو ورق دمشق میں ہیں -

۴۔ مما السند سفیان الثوری ، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم (متوفی تیسری ہجری) کی تنقید و تبصرہ سمیت دمشق میں آٹھ اوراق ہیں -

۵۔ زُہد کے بارے میں عبّاد بن عبّاد بن جبیب العتکی (م ۱۸۱ھ/ ۷۹۷ء) کے نام مکتوب ، دیکھیے ابن حجر (التہذیب ، ۵/ ۹۵) ، - یہ مکتوب ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل ، مقدمہ ، ۸۶ - ۸۹) کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے - دوسرے پیغام کے لیے دیکھیے ابونعیم (حلیۃ الاولیاء ، ۷/ ۸۲ - ۸۵)

۶۔ وصیت بنام علی بن الحسن السّلمی ، دیکھیے ابونعیم (حلیۃ الاولیاء ۶/ ۳۷۶ - ۳۷۷) -
نصیحت بنام علی بن الحسن السّلمی ، دیکھیے ابونعیم (حلیۃ الاولیاء ۲۴ - ۲۵ - نیز مکتوب الیہ مذکور کے نام پیغام -

۷۔ "الجامع" ، دیکھیے ابن حجر (الاصابہ ، ۴/ ۲۰۵) -

راقم السطور کے پاس ایک کارڈ ہے جس میں ہارون الرشید اور سفیان الثوری کی خط و کتابت مرقوم ہے ، جو مشتبہ معلوم ہوتی ہے -

۵۔ یُونس الایلی

ابو یزید یونس بن یزید بن ابی النجاد الایلی - امام زُہری کے شاگرد اور راوی تھے ، امام اوزاعی ، اللیث عبد اللہ بن مبارک اور عبد اللہ بن وہب وغیرہ اُن سے روایت کرتے ہیں - وہ فقیہ سے زیادہ بطور محدث مشہور ہیں - شاید اُنھوں نے صعید (مصر) میں ۱۵۹ھ/ ۷۷۰ء میں انتقال کیا ہوگا -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مراجع

ابن سعد (طبقات، ۷/۲/۲۰۶، مطبوعہ لائیڈن ؛ (۲) البخاری (تاریخ الکبیر، ۴/۲/۲۰۶)، (۳) الذہبی (المشتبہ، ۶۳۰)، (۴) ابن حجر (التہذیب، ۱۱/۴۵۰-۴۵۲۔

علمی آثار

المدوّنہ کے مؤلف نے کم از کم اُن کی ایک فقہی کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

۶۔ ابن یسار

ابو عبیداللہ معاویہ بن عبیداللہ بن یسار الاشعری، طبریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۱۰۰ھ/۷۱۸ء میں پیدا ہوئے، حدیث اور ادب سے واقف تھے۔ پہلے خلیفہ مہدی کے کاتب اور بعد ازاں اُس کے وزیر رہے۔ زندگی عبادت و ریاضت، ادب نوازی اور نیک کاموں میں گزری، اس لیے لوگ اُن کی تعریف و تکریم کرتے تھے۔ اُن کی مدح میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک کتاب 'کتاب الخراج' کے نام سے لکھی تھی۔ انہوں نے بغداد میں ۱۷۰ھ/۷۸۶ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

الوکیع (اخبار القضاۃ، ۲/۲۵۱-۲۵۲)، (۲) تاریخ الطبری، ۳/۴۶۱-۴۶۲-۴۸۶-۴۹۰-(۳) مروج الذہب، ۶/۲۳۱/۲۳۲)، (۴) المسعودی (التنبیہ والاشراف ۳۴۳)، (۵) المرزبان (معجم الشعراء، ۳۹۵)، (۶) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد ۱۳/۱۹۶-۱۹۷)، (۷) یاقوت (الارشاد، لندن، ۶/۱۰) (۸) تاریخ الفخری، ۲۲۶/۲۵۰۔ بتحقیق ڈیرنبرگ، ۲۲۶/۲۵۰)، (۹) الزرکلی (الاعلام، ۸/۶۷۳-۶۷۴، مطبوعہ لائیڈن ۱۹۵۸۔

اسلام ہیں ٹیکس

۷۔ اللّیث

ابوالحارث اللّیث بن سعد بن عبدالرحمٰن الفہمی، قلقشندہ (مصر میں ۹۴ھ/۷۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ وہ محدّث اور نامور فقیہ تھے۔ امام شافعی کی رحلت کے بعد وہ امام مالک سے زیادہ مشہور و معروف رہے، لیکن اُن کے پیرو کار اپنے فرائض اچھی طرح نہ ادا کر سکے؛ دیکھیے ابن حجر (التہذیب، ۸/۴۶۳)۔ وہ مؤرخین مصر، یزید بن ابی حبیب اور عبیداللہ بن جعفر نیز زہری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۷۵ھ/۷۹۱ء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مصادر

(۱) ابن سعد (طبقات، ۷/ ۵۱۷)، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر، ۲۴۶-۲۴۷)، (۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل، ۳/ ۲/ ۱۷۹-۱۸۰)، (۴) ابن حبان (المشاہیر ۱۹۱)۔ (۵) الکندی (ولاۃ والقضاۃ) (۶) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۹)، (۷) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء، ۷/ ۳۱۸-۳۲۷۔ (۸) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳-۴)، (۹) القیسرانی الرجال، ۴۲۳۔ (۱۰) ابن خلکان (الوفیات، ۱/ ۵۵۴-۵۵۵)، (۱۱) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۲۲۴-۲۲۶)، (۱۲) وہی مصنف (میزان الاعتدال، ۲/ ۳۶۱)، (۱۳) الکحالہ معجم المؤلفین، ۸/ ۱۶۲۔

علمی آثار

۱۔ حدیث: مکتبہ کوبریلی میں اُنیس اوراق ہیں۔

۲۔ مجلس من فوائد اللیث والرخصۃ، فی تقبیل الید، قلمی نسخہ کتب خانہ الظاہریہ میں ہے۔

۳۔ "رسالہ الی مالک بن انس": اس فقہی رسالہ کا ابن قیم نے اعلام الموقعین (۳/ ۹۴-۱۰۰) میں ذکر کیا ہے۔

۸۔ یحییٰ بن آدم

ابوزکریا یحییٰ بن آدم بن سلیمان الاموی الاحوال، ۱۴۰ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ کوفہ میں نشوونما پائی، حضرت سفیان ثوری (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۸ء) اور شریک بن عبداللہ النخعی (م ۱۸۷ھ/ ۸۰۳ء) سے تعلیم پائی۔ فقہ، حدیث اور قرأت کے عالم تھے۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے سماع کیا۔ وہ بلند پایہ عالم تھے، یحییٰ بن آدم اور اُن کے اُستاد ابوبکر بن عیاش (م ۱۹۳ھ/ ۸۰۹ء) نے حیرہ میں خلیفہ ہارون الرشید سے ملاقات کی تھی؛ دیکھیے یاقوت (الارشاد، ۲/ ۳۷۸-۳۷۹) اس سے زیادہ ہمیں اُن کے حالات کا علم نہیں۔ وہ بمقام واسط (فم الصلح) ۲۰۳ھ/ ۸۱۸ء میں واصل بالحق ہوئے۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن سعد (طبقات، ۶/ ۲۸۱، مطبوعہ لائیڈن)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۵۸)، (۳) ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۷)، (۴) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۳۵۹-۳۶۰)، (۵) ابن حجر (التہذیب، ۱۱/ ۱۷۵-۱۷۶)، (۶) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/ ۸)، (۷) شاخت، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ طبع اوّل، ۴/ ۱۲۴۴-۱۲۴۵)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۹/ ۱۶۰)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۳/ ۱۸۵-۱۸۶)، (۱۰) بروکلمان، (تکملہ، ۱/ ۳۰۸، عدد ۱، (۱۱) یف اور ابن شمس کے مقالات ۱-۳۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

کتاب الخراج، شائع کردہ احمد محمد شاکر، قاہرہ ۱۳۴۷، کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۹۔ شریح بن یونس

ابوالحارث شریح بن یونس المروزی، فقیہ، محدث اور مفسر تھے، انہوں نے ساری زندگی بغداد میں گزاری، اُن سے امام مسلم اور ابو حاتم الرازی وغیرہ نے تعلیم حاصل کی، انہوں نے ۲۲۵ھ/۸۴۹ء میں انتقال کیا۔

سوانح پر کتابیں

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۳۱)، (۲) ابن ابی نعیم (حلیۃ الاولیاء، ۱۰/۱۱۳-۱۱۵)، (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۹/۲۱۹-۲۲۱)، (۴) یاقوت (معجم البلدان، ۱/۵۳۴)، (۵) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۸۴-۸۵)، (۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۴/۲۰۹)۔

علمی آثار

کتاب القضاء، کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں تیرہ اوراق ہیں۔

۱۰۔ ابوسلیمان داؤد الظاہری

ایک فقہی مذہب اور بھی ہے، جو صرف قرآن اور سُنت پر اعتماد کرتا ہے، اس لیے اس کے ماننے والوں کو ظاہریہ کہتے ہیں اور یہ فقہی احکام کا مبنیٰ کتاب و سُنّت کو قرار دیتے ہیں۔ اس مذہب کے بانی ابوسلیمان داؤد بن علی بن خلف الاصبہانی تھے۔ ابوسلیمان کوفہ میں ۲۰۰ھ/۸۱۵ء/۲۰۲ھ/۸۱۷ء میں پیدا ہوئے، بغداد، بصرہ اور نیشاپور میں تعلیم حاصل کی پھر بغداد میں رس بس گئے۔ وہ ممتاز مدرس تھے۔ تواضع اور پرہیزگاری کی وجہ سے لوگ ان کا اکرام و احترام کرتے تھے۔ اگر اُن کے والد حنفی تھے تو یہ اُن کے برعکس شافعی تھے۔ پھر انہوں نے شافعی مذہب کی تقلید بھی چھوڑ دی اور قیاس اور تقلید اور سب آئمہ مذاہب کی آرام سے دامن چھڑا کر بالکل غیر مقلد بن گئے۔ چوتھی صدی ہجری میں ظاہری مذہب کے پیرو عراق فارس، خراسان، عمان اور سندھ تک پائے جاتے تھے۔ یعقوب بن منصور (۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء-۵۹۵/۱۱۹۹) کے عہد حکومت میں ظاہری مذہب موحدین کا سرکاری مذہب رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مصادر

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۱۶ - ۲۱۷)، (۲) عبّادی (طبقات الشافعیہ، ۵۸ - ۵۹)، (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۸/ ۳۶۹ - ۳۷۵) - (۴) - الشیرازی (طبقات الفقہاء ۷۶ - ۷۷)، (۵) ابن خلکان (الوفیات ۱/ ۲۱۹ - ۲۴۰)، (۶) ابن الجوزی (المنتظم، ۵/ ۲/ ۷۵ - ۷۷)، (۷) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۲/ ۵۷۲ - ۵۷۳)، (۸) وہی مصنف (میزان الاعتدال، ۱/ ۳۲۱ - ۳۲۲)، (۹) ابن حجر (لسان المیزان، ۲/ ۴۲۲ - ۴۲۴)، (۱۰) القرشی - (الجواہر، ۲/ ۴۱۹)، (۱۱) السبکی (طبقات الشافعیہ، ۲/ ۴۲ - ۴۸)، (۱۲) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ، ۱۱/ ۴۷ - ۴۸) (۱۳) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/ ۱۸۴ - ۱۸۵)، (۱۴) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/ ۱۵۸ - ۱۵۹)، (۱۵) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۳/ ۴۷ - ۴۸)، (۱۶) شاخت، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، انگریزی ایڈیشن ۲/ ۱۸۲ - ۱۸۳)، (۱۷) گولڈ تسیہر: ظاہریہ ص ۲۷ (۱۸) الزرکلی (الاعلام، ۳/ ۸)، (۱۹) الکحالہ معجم المؤلفین، ۴/ ۱۳۹)، (۲۰) بروکلمان تکملہ، ۱/ ۳۱۲، عدد ۴ - (۲۱) وسٹن فیلٹ: شافعیۃ عدد ۴۶) علمی آثار

ابن الندیم نے داؤد ظاہری کی ۱۵۷ کتابوں کا ذکر کیا ہے، لیکن ان میں سے ہم تک کوئی ایک کتاب بھی نہیں پہنچی۔ اُن کی آراء کو محمد الشطی الحنبلی (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹) نے ایک کتابچے میں جمع کر دیا ہے۔ (رسالہ فی مسائل الامام داؤد الظاہری) مطبوعہ دمشق ۱۳۳۰ھ)

۱۱۔ ابوبکر محمّد الظاہری

ابوبکر محمد الظاہری، سلیمان داؤد الظاہری کے بیٹے تھے۔ ظاہری مذہب کی قیادت اپنے باپ کی وفات پر اُنہوں نے سولہ برس کی عمر میں سنبھال لی تھی۔ وہ فقیہ سے زیادہ ادیب تھے، دیکھیے بروکلمان، ۱/ ۱۵۴)۔

۱۲۔ البنّبیل

ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک الشیبانی البنبیل الظاہری، ۲۰۶ھ/ ۸۲۲ء میں پیدا ہُوئے۔ وہ برس ہا برس تک علم کی طلب میں مختلف شہروں کی خاک چھانتے رہے۔ پہلے وہ بصرہ بعد از اصفہان میں ۲۶۹ . ۲۸۲ھ میں منصب قضا پر فائز رہے، فقہ اور حدیث میں اُنہیں کمال حاصل تھا۔ زندگی بھر آرام و آسائش سے کنارہ کش رہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے تین سو کے قریب کتابیں لکھی تھیں جو زنجیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شورش کے زمانے میں ضائع ہو گئیں۔ انہوں نے ۲۸۷ھ/۹۰۰ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابونعیم (اخبار اصفہان، ۱/۱۰۰-۱۰۱)، (۲) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ، ۶۴۰-۶۴۱)، (۳) ابن کثیر (البدایۃ و النہایۃ، ۱۱/۸۴)، (۴) ابن العماد (شذرات الذہب، ۲/۱۹۵-۱۹۶)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۱/۱۸۱-۱۸۲)
(۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۲/۳۶)، (۷) بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۱۲، عدد ۴۔

علمی آثار

۱۔ کتاب الدیات: مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۳ھ۔
۲۔ کتاب الاوائل (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی دعوت کا ذکر، مکتبہ الظاہریہ دمشق میں چوبیس اوراق ہیں۔
۳۔ کتاب فیہ ذکر الدنیا والزھد فیھا... الظاہریہ میں بیس اوراق ہیں۔
۴۔ کتاب الجہاد: کتب خانہ الظاہریہ میں پہلی جلد کے چند اوراق ہیں۔
۵۔ کتاب المُذکّر والتذکیر والذکر: کتب خانہ الظاہریہ میں چند اوراق ہیں۔
۶۔ کتاب الآحاد والمثانی: اُن صحابہ کے بارے میں جنہوں نے ایک حدیث یا دو حدیثیں روایت کی ہیں، کتب خانہ کوبریلی میں ۳۸۵ اوراق مکتوبہ ساتویں صدی ہجری ہیں۔
۷۔ عوالی الاحادیث والدعالی... مجموعہ احادیث جن کے جامع النبیل ہیں اور ایک شافعی عالم نے اُن کو فقہی ابواب پر مرتب کیا تھا۔ اس مجموعہ سے امام شافعی نے بھی استفادہ کیا تھا۔

عظیم الشان چاروں فقہی مذاہب کے علاوہ ایک اور فقہی مکتب کا ظہور ہوا تھا جو الجریریہ کہلاتا تھا اور محمد بن جریر الطبری (دیکھیے باب تاریخ) سے منسوب تھا، لیکن یہ جلد ہی منظرِ عام سے غائب ہو گیا، کیونکہ اس کو زیادہ قبولیت نہ حاصل ہو سکی۔

۱۲۔ المعافی بن زکریا

ابوالفرج المعافی بن زکریا بن یحییٰ النہروانی، ابن جریر الطبری کے مذہب کے مشہور ترین پیرو تھے وہ بہت سے علوم کے جامع عالم تھے۔ ۳۰۵ھ/۹۱۷ یا ۳۰۳ھ/۹۱۵ میں کرۃ النہروان میں پیدا ہوئے جو بغداد اور واسط کے درمیان ایک قصبہ ہے۔ ابراہیم بن محمد نفطویہ وغیرہ سے تعلیم حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی، فقہ، قرآن اور حدیث کے عالم اور شعر و سخن اور نحو کے بڑے واقف کار تھے۔ بغداد کی مشرقی جانب باب الطاق میں کچھ عرصہ قاضی بھی رہے اور ۳۹۰ھ/۱۰۰۰ء میں انتقال کیا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۳۶)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۳/۲۳۰-۲۳۱)، (۳) نزہتہ الالبّار ۳-۴-۵-۴)، (۴) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۲/۱۳۲-۱۳۳)، (۵) ابن الجوزی (المنتظم، ۷/۲۱۳-۲۱۴)، (۶) یاقوت (الارشاد، مطبوعہ لندن، ۷/۱۶۲-۱۶۴)، (۷) القفطی (انباء الرواۃ، ۳/۲۹۶-۲۹۷)، (۸) السمعانی (الانساب، ۱۲۹)، (۹) ابن الاثیر (اللّباب، ۱/۲۲۴، ۳/۲۴۹)، (۱۰) الذہبی (تذکرۃ الحفاظ ۱۰۱۰-۱۰۱۲)، (۱۱) وہی مصنّف (الدّول، ۱/۱۷۲)، (۱۲) ابن الجزری (نہایۃ النہایۃ، ۲/۳۰۲)، (۱۳) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۳۱۸)، (۱۴) السیوطی (البغیۃ، ۳۹۴-۳۹۵)، (۱۵) الیافعی (مرآۃ الجنان، ۲/۴۴۲)، (۱۶) ابن تغری بروی (النجوم الزاہرہ، ۴/۲۰۱)، (۱۷) ابن العماد (شذرات الذہب، ۳/۱۳۴-۱۳۵-)، (۱۸) دیتریش (   ) در مجلۃ المجمع العلمی العزلی، دمشق، ۳۰/۱۹۵۵ء، ۳۸-۳۹۴)، (۱۹) الزرکلی الاعلام، ۸/۱۶۹)، (۲۰) الکحالہ (معجم المولفین، ۱۲/۳۰۲-)، (۲۱) بروکلمان، ۱/۱۸۴)، (۲۲) فلوگل (مدارس النحو، ۲۴۵-۲۴۶۔

تصانیف

۱۔ کتاب الجلیس الصالح والانیس الناصح الشافی: یہ ادبی کتاب ہے اور السّراج (م ۵۰۰ھ/۱۱۰۶ء) کی مصارع العشاق کا بھی مآخذ رہی ہے، نیز دیکھیے بروکلمان، ۱/۳۵۱)۔ یہ سو مجالس پر منقسم ہے۔ اس میں ہر مجلس کی ابتداء حدیثِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور اقوال صحابہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد ان کی لغوی تشریح کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی اخلاقی حکایات اور مناسب موقعہ اشعار ہوتے ہیں۔ (یہ کتاب ۴-۵ جلدوں میں قاہرہ میں حال ہی میں چھپ کر شائع ہُوئی ہے)۔

۲۔ حدیث: کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں چار ورق ہیں۔

۱۴۔ احمد بن کامل

ابو بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرۃ البغدادی الشجری، مفسر، مؤرخ اور لغوی تھے۔ اُن کی ولادت ۲۶۰ھ/۸۷۴ اور وفات ۳۵۰ھ/۹۶۱ء میں ہُوئی۔ وہ محمد بن جریر الطبری کے شاگرد تھے۔ وہ ایک فقہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کے بھی بانی تھے۔ کچھ عرصہ کوفہ میں قاضی بھی رہے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۳۲)، (۲) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۳۵۷/۴ - ۳۵۹)، (۳) یاقوت (الارشاد، مطبوعہ لندن، ۱۶/۲ - ۱۹)، (۴) القفطی (انباہ الرواۃ، ۹۷/۱ - ۹۸)، (۵) ابن الاثیر (اللباب ۱۳/۲)، (۶) ابن الجزری (غایۃ النہایۃ، ۹۸/۱)، (۷) ابن حجر (لسان المیزان، ۲۴۹/۱)، (۸) القرشی (الجواہر، ۹۰/۱)، (۹) ابن قطلوبغا (تاج التراجم ۱۰)، (۱۰) السیوطی (بغیۃ الوعاۃ ۱۵۳-۱۵۴)، (۱۱) ابن العماد - شذرات الذہب، ۲۱۳)، (۱۲) الزرکلی (الاعلام، ۱۹۰/۱)، (۱۳) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۵۲/۲) -

علمی آثار

الفوائد الحسان (ایک جزء میں حضرت عثمانؓ کے فضائل مذکور ہیں۔ کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں چند ورق مکتوبہ چھٹی صدی ہجری ہیں -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ شیعہ

امامی فقہ

شروع میں اُن مختلف اسلامی فرقوں کو شیعہ کہا گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت کا مستحق قرار دیتے تھے۔ اس طرح شیعوں کی تین جماعتیں بن گئیں۔ اُن میں سے زیدی شیعہ اہل سنت کے بالکل قریب ہیں، امامی شیعوں کی دوسری جماعت ہے، جبکہ غالی شیعوں میں قرامطہ اور اسماعیلیہ وغیرہ شامل ہیں۔

امام حسینؓ کے پوتے امام باقر کی وفات کے بعد ۱۱۷ھ/ ۷۳۵ء میں کوفہ میں شیعوں میں جماعت بندی پیدا ہوگئی۔ شیعوں میں اب یہ اختلاف پیدا ہُوا کہ امام باقر کی وفات کے بعد شیعوں کا کون امام ہو۔ بعض شیعہ امام باقر کے بیٹے امام جعفر کی اطاعت کا دم بھرنے لگے اور بعض اُن کے بھائی حضرت زیدؒ کی موافقت کرنے لگے۔ امویوں کے خلاف زید بن علی کی بغاوت سے قبل شیعوں کی اکثریت امام جعفر کے ساتھ تھی اور اُن کے ہمنوا امامی کہلانے لگے۔ حضرت جعفر کی وفات کے بعد اُن کے جانشینی کے لیے پھر تنازع ہُوا تو امامی شیعوں کی اکثریت نے خلافت کا حقدار امام موسیٰ الکاظم کو قرار دیا اور وہ ساتویں امام کہلائے۔

ما دیلنگ (   ) کی تحقیق یہ ہے کہ شروع میں اس امر میں یہ اختلاف کہ امامت باپ سے بیٹے کو منتقل ہونی چاہیے۔ امامیوں کے ہاں مقبول نہ تھا (ص ۴۵) جبکہ فقہ امامیہ کی ترقی و پیشرفت امام محمد باقر کے پیروکاروں کی مرہونِ منت ہے۔

عام مسلمانوں اور شیعوں میں افتراق و انتشار کہیں دوسری یا تیسری صدی ہجری میں جاکر پیدا ہُوا۔ اُس زمانے میں حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے دفاع اور حمایت کے ساتھ دو نئے نظریات یعنی حلول اور امام غائب کے دوبارہ ظہور کے عقائد بھی شامل ہوگئے، دیکھیے۔ سٹتروتمان در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۴/ ۳۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ اور اہل السنت کی تصنیفی سرگرمیوں کا آغاز پہلی صدی ہجری سے ہوتا ہے۔ شیعوں کی کتب حوالہ سے تقریباً چار سو فقہ کی کتابوں کا سراغ ملتا ہے جو سب کی سب امام باقر اور امام جعفر کے تلامذہ کی تصانیف ہیں۔ دیکھیے الذریعۃ (۲/۱۲۵ - ۱۴۵) ۔ اس بارے میں تیرہ کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔

شیعوں کے بارے میں کتب مراجع

۱۔ سٹروتھمان، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۴/۲۴۶ - ۲۸۵) ۔

۲۔ محمد محسن، المشہور بالشیخ آغا بزرگ طہرانی، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ۱-۱۴ جلدیں، مطبوعہ نجف، ۱۳۵۵ھ - ۱۳۸۱ھ ۔

۳۔ محسن امین العاملی: اعیان الشیعہ، مطبوعہ بیروت (۱۹۶۰ - ۱۹۶۱ء) ۱-۱۷ جلدیں ۔

۴۔ عبدالحسیب حمیدہ: ادب الشیعہ الی نہایۃ القرن الثانی الہجری، قاہرہ: ۱۹۵۶ء)

۵۔ اسلامیکا (اشاریہ ۱، ۸۷ - ۸۸ / ۲ / ۲۸) ۔

۶۔ یوسف شاخت (مصادر التشریع الاسلامی) آکسفورڈ، ۱۹۵۰، ۱۹۵۳

۷۔ ہودجسن

۸۔ میڈلنگ: الامام القاسم بن ابراہیم و تعالیم النیدیہ، برلن ۱۹۶۵ ۔

۱۔ ابو رافع

شیعوں کے اصولِ فقہ کی قدیم ترین کتاب ایک صحابی ابو رافعؓ جن کا انتقال حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں ہوا تھا، سے منسوب ہے۔ دیکھیے طبقات ابن سعد (۴/۵۱ - ۵۲، مطبوعہ بیروت ۔(۲) ابن حجر التہذیب، ۱۲/۹۲ - ۹۳) ۔ ایک کتاب ۔ کتاب السنن والاحکام والقضایا ء بھی ملتی تھی، جس سے النجاشی (م ۴۰۵ھ/۱۰۱۴ء) بھی شناسا تھا؛ دیکھیے النجاشی (الرّجال، مطبوعہ ایران، جلد ۵، الذریعہ ۲/۱۵۴ - ۱۲/۲۳۸ - ۲۳۹ ۔

۲۔ علی بن رافع

کہا جاتا ہے کہ علی بن رافع (مسبوق الذکر) نے فقہ میں ایک کتاب تالیف کی تھی اور وہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابی طالب کے شاگرد تھے اور اُس کے متعدد ابواب تھے۔ النجاشی بھی اس کتاب سے متعارف تھا؛ دیکھیے الرّجال، مطبوعہ ایران (۶۰۵)۔

۳۔ ربیعۃ بن سمیع

ربیعۃ بن سمیع حضرت علیؓ کے شاگرد تھے۔ اُنھوں نے ایک کتاب۔ کتاب فی زکاۃ النعم تالیف کی تھی، جس سے النجاشی کی بھی شناسائی تھی۔ (الرّجال، ص ۶)۔

۴۔ سُلیم بن قیس

ابن الندیم نے الفہرست (۲۱۹) میں سُلیم بن قیس الھلالی کی کتاب "کتاب الاصل" کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ شیعوں کی اوّلین کتاب ہے اور کتاب کے مؤلف حضرت علیؓ کے راوی تھے اور جب حجاج بن یوسف نے امویوں کے مخالفوں کی بیخ کنی شروع کی تو سلیم بن قیس بھی اسی ہنگامے کی نذر ہو گئے۔ شیعوں کی بڑی بڑی اور قدیم ترین کتابوں نے اس کے اقتباسات دیے ہیں۔ بعض نے تو اس کی کامل عبارتیں بھی نقل کر دی ہیں۔ یہ کتاب مختلف روایات کے واسطے ہم تک پہنچی ہے، دیکھیے الذّریعہ، ۲/۱۵۲-۱۵۹)، نیز بروکلمان، ۱/۱۹۹، عدد ۱۔

گولڈ تسیہر بھی اس کتاب کا ذکر کرتا ہے۔ اُس کی رائے میں یہ کتاب شیعوں سے منسوب کتب میں ہے، دیکھیے۔ مطالعات ۲/۱۰-۱۱)۔ اس کتاب کی اصلیّت دوبارہ تحقیق کی محتاج ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۶ھ میں نجف میں چھپی تھی۔

۵۔ امام زین العابدینؒ

امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، حضرت ابوطالب کے پڑپوتے تھے۔ وہ مدینہ میں ۳۸ھ/۶۵۸ء میں تولّد ہُوئے اور اپنے والد، اپنے چچا امام حسن، حضرت ابن عباس اور ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ ہم سے روایت کرتے ہیں جبکہ خود اُن کے راوی اُن کے بیٹے حضرت زید، الزہری وغیرہ ہیں۔ الزہری نے اُن کی مدح وثنا کرتے ہُوئے کہا ہے کہ وہ بڑے فقیہ ہیں؛ دیکھیے ابن حجر (التہذیب، ۷/۳۰۵)۔ اُن کی وفات ۹۲ھ/۷۱۰ء اور ۹۹ھ/۷۱۷ء کے درمیان ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مآخذ

(۱) طبقات ابن سعد، ۵/۱۵۶-۱۶۴)، (۲) ابن قتیبہ (المعارف، ۱۰۹)، (۳) ابو نعیم (حلیۃ الاولیاء ۳/۱۳۳-۱۴۵)، (۴) العاملی (اعیان الشیعہ، ۴/۱۹۳-۲۴۹)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۵/۸۶) (۶) بروکلمان (تکملہ، ۱/۷۶، عدد ۲)۔

علمی آثار

امام زین العابدین سے مندرجہ ذیل کتابیں منسوب ہیں۔!

۱۔ رسالۃ الحقوق۔ ابن بابُویہ کی کتاب کتاب الخصال کے حوالے سے یہ کتاب ہم تک پہنچی ہے۔ اس کے اقتباسات فقہ شیعہ کی دوسری کتابوں میں بھی ہیں۔

۲۔ الصحیفۃ الکاملہ یا الصحیفۃ السجادیہ: یہ دُعاؤں کی مجموعہ ہے جس کے جامع اُن کے بہت سے پیرو تھے، اس لیے اس کی عبارتوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ کتاب اردو ترجمہ سمیت لکھنو، دہلی اور لاہور سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کی شرح بہت سے فضلائنے لکھی ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے!

صحیفہ کی شروح اور اُن کے شارحین

ابو جعفر محمد بن منصور بن احمد العجلی الحلی (م ۵۹۸ھ/۱۲۰۲ء) نجف سے ۱۳۰۵ء میں شائع ہوئی تھی۔
تقی الدین ابراہیم بن علی بن الحسن بن محمد کفعمی (م ۹۰۵ھ/۱۵۰۰ء) دیکھیے الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱/۶۵)۔
محمد بن حسین بن عبد الصمد العاملی دم ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء) ؛ حدائق الصالحین اس شرح کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم اوّل نعمت اللہ بن عبداللہ الجزائری کی کتاب نور الانوار سمیت طہران میں چھپ چکی ہے (۱۳۱۶ھ)
محمد باقر بن محمد الحسینی الداماد (م ۱۰۴۰ھ/۱۶۳۰ء) کی شرح مطبوعہ طہران ۱۳۱۶ھ۔
گمنام شارح کی فارسی شرح۔
محمد سلیم الرازی (زمانۂ حیات ۱۰۶۰ھ/۱۶۵۰ء) دیکھیے الذریعہ۔
محمد تقی بن مقصود علی المجلسی الاصفہانی (م ۱۰۷۰ھ) دیکھیے معجم المؤلفین، ۹/۱۳۷۔
محمد صالح بن محمد بن محمد القزوینی (مکتوبہ ۱۰۷۳ھ/۱۶۶۲ء) کی شرح چھپ چکی ہے۔
محمد شاہ بن محمد الشیرازی الدّرابی (زمانۂ حیات ۱۱۰۰ھ) دیکھیے الذریعہ، ۱/۳۳۰)۔
علی بن زین العابدین بن محمد بن حسن الصغیر (مکتوبہ ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۵ : نجف اور کربلا میں اُس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلمی نسخے ہیں۔
محمد بن محمد رضا المشہدی (مؤلفہ ۱۰۹۱ھ) اس کی شرح کے تین قلمی نسخے قم، طہران اور بغداد میں ہیں۔
(الذریعہ، ۱۳/۳۵۶)،
محمد بن شاہ مرتضیٰ المولی محسن الفیض (م ۱۰۹۱ھ/ ۱۶۸۰ء)، مطبوعہ طہران ۱۳۱۶ھ
علی بن ابی جعفر بن جمال الدین الحسن الشہید الثانی (م ۱۱۰۴ھ؛ ان کی خود نوشتہ شرح مکتبہ الجامعہ طہران میں ہے۔
محمد باقر المجلسی (م ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء کی شرح کا ناقص نسخہ نجف میں ہے۔ اس کا نام الفوائد الطریفہ ہے۔
نعمۃ اللہ بن عبداللہ الموسوی الجزائری (م ۱۱۱۲ھ/ ۱۷۰۱ء) شرح (مطبوعہ ۱۳۱۶ھ)، دیکھیے بروکلمان (۲/۵۸۶)۔
صدر الدین علی بن نظام الدین احمد الشیرازی المدنی (م ۱۱۲۰ھ/ ۱۷۰۸ء) ریاض السالکین، اس کے ۳۸۲ اوراق جامعہ استنبول میں ہیں۔
حسین بن مولیٰ الجیلانی الاصفہانی (م ۱۱۲۹ھ/ ۱۷۱۶ء) شرح کے لیے دیکھیے الذریعہ ۱۳/۳۵)
محمد بن نصیر الجہارجوہی النجفی (م ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۵ء) اس فارسی شرح کا قلمی نسخہ نجف میں ہے۔
ابراہیم بن محمد السبزواری (م ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) یہ فارسی شرح چھپ چکی ہے۔
نامعلوم شارحین کی شرحیں؛ دیکھیے الذریعہ (بمواضع کثیرہ)
المناجات: اس کے چند اوراق کتب خانہ حاجی محمد میں استنبول میں ہیں، دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۹۳۸)۔
الموعظۃ: مکتبہ الفاتح میں چند ورق ہیں۔
التذکرۃ: گیارہ اوراق کتب خانہ حاجی محمود استنبول میں ہیں۔
حرز: مکتبہ آیا صوفیہ میں اٹھارہ اوراق مکتوبہ گیارہویں صدی ہیں۔
امام زین العابدین کے دیوان کے چند قصائد اور بعض مقطوعات کتب خانوں میں ہیں۔ ان میں قصیدہ قافیہ استنبول میں چھپ چکا ہے (۱۲۷۹ھ)۔
۸۔ الصحیفۃ فی الزہد، دیکھیے کلینی (الکافی، ۱۲/ ۱۷)۔

۶۔ امام باقر

محمد بن علی زین العابدین ابو جعفر الباقر، اثنی عشری شیعوں کے پانچویں امام ہیں۔ وہ ۵۷ھ/۶۷۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کا شمار مفسروں، زاہدوں اور فقیہوں میں ہوتا ہے۔ اُن کے علوم و معارف کی نشر و اشاعت اُن کے بیٹے حضرت جعفر کے واسطے سے ہوئی۔ اُن کے دوسرے شاگردوں میں زیادہ تر معروف و مشہور ابوالجارود زیاد بن المنذر ہیں لیکن وہ امام زین العابدین کی وفات کے بعد امام جعفر کے بجائے اُن کے بھائی حضرت زید کے ہمراہی اور ہم نوا بن گئے اور امام باقر کے افکار و نظریات کو نئے فرقہ زیدیہ کے عقائد میں شامل کر دیا۔ دیکھیے ماڈلنگ (الزیدیہ) ص ۴۴)۔ امام باقر نے ۱۱۴ھ/۷۳۲ء یا ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۸۰-۱۹۲)، (۲) ابن حجر (التہذیب، ۹/۳۵۰-۳۵۲)، (۳) فرانس برل، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۱/۲۷)، (۴) العاملی (اعیان الشیعۃ (بیروت، ۴/۲/۳-۲۸) (۵) الزرکلی (الاعلام، ۷/۱۵۳)۔

علمی آثار

۱۔ تفسیر القرآن، بروایت ابوالجارود زیاد بن المنذر، دیکھیے ابن الندیم (الفہرست، ۳۳)، (۲) العاملی (اعیان الشیعہ، ۵/۲/۱۹)۔

۲۔ رسالتان الی سعد الخیر: ان کو الکلینی نے اپنی کتاب روضۃ الکافی میں نقل کیا ہے ص ۵۲۰) دیکھیے العاملی (اعیان الشیعہ، ۴۷/۲/۱۹)۔

۷۔ امام جعفر الصادق

ابوعبداللہ جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین، مدینہ منورہ میں ۸۰ھ یا ۸۳ھ/۶۹۹ء یا ۷۰۳ء میں تولد ہوئے۔ اُن کی والدہ اُم فروہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پوتی تھیں۔ اپنے والد، یعنی امام باقر کی وفات (۱۱۷ھ/۷۳۵ء) اور اپنے چچا زید بن علی کی مسلح بغاوت (۱۲۲ھ/۷۴۰ء) کے تھوڑی دیر بعد اُن کے والد کے ہمراہی اُن کے چچا زید بن علی کو چھوڑ کر اُن کے ساتھی اور ہوا خواہ بن گئے اور جعفر صادق کو شیعوں کا چھٹا امام تسلیم کر لیا گیا۔ انھوں نے سیاسی سرگرمیوں میں کوئی حصہ نہیں لیا اور ساری زندگی مدینہ میں گزار کر ۱۴۸ھ/۷۶۵ء میں انتقال کر گئے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ امام جعفر کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ محدث، مفسر اور کیمیا دان تھے اور جابر بن حیان کے استاد تھے، لیکن یہ بات مشکل اور ناقابل یقین ہے۔ رُسکا ( ) کا یہ بیان کہ امام جعفر صادق علم کیمیا سے بھی اشتغال کر رکھتے تھے، ایک امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرِ محال ہے، کیونکہ یہ بات نہ تو اُن کے گھرانے سے مناسبت اور نہ اُس زمانے کے ظروف احوال سے مطابقت رکھتی ہے، دیکھیے الکیمیائیون العرب، ۲/۴۰)۔

اگر ہم سریانی، یونانی اور ہندی کتب کے عربی تراجم اور خود عرب کی ابتدائی سائنسی کتابوں سے اخذ کردہ معلومات سے صرفِ نظر کر بھی لیں تو بھی اُس کا دعویٰ بے بُنیاد اور بے دلیل نظر آتا ہے۔ تاریخی کتب سے پتا چلتا ہے کہ عربوں کا علمِ کیمیا سے اشتغال کہیں دوسری صدی ہجری کی پیداوار ہے بلکہ وہ اس سے ڈرا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر دیکھیے خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۴/۲۵۴) جہاں تک امام جعفر سے منسوب ان کتابوں کی صحت کا تعلّق ہے تو اُن پر دوبارہ نقد و تحقیق کی ضرورت ہے۔

سوانح کے ماخذ

(۱) ابن قتیبہ (المعارف، ۸۷، ۱۱۰، (۲) تاریخ الیعقوبی (طبع دوم، ۲/۳۸۱-۳۸۳)، (۳) تاریخ الطبری ۲۰۵۹/۱-۲۵۱۰)، (۴) نوبختی (فرق الشیعۃ، ۵۷، ۹۰)، (۵) ابو نعیم (حلیۃ الاولیاء، ۳/۱۹۲-۲۰۶)، (۶) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۱/۱۳۰)، (۷) العاملی (اعیان الشیعۃ، ۴/۲/۲۹-۷۹)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۲/۱۲۱)۔

ہودجسون، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (انگریزی ایڈیشن، ۲/۳۷۴-۳۷۵) سٹروتھمان در دائرہ المعارف الاسلامیہ، ۱/۱۰۳۵)، دیکھیے سٹیلیٹن، رُسکا اور پاول کراس کی کتابیں۔

امام جعفر پر لکھی ہُوئی حوالہ کی کتابیں

اخبار الامام جعفر الصادق مع المنصور (نامعلوم مصنّف) دمشق میں ہے۔

محمد الہاشمی (الامام الصادق ملہم الکیمیاء)، مطبوعہ حلب۔

عبدالعزیز سید الاہل (جعفر بن محمدؑ)، بیروت ۱۹۵۴ء

محمد ابو زہرہ (الامام الصادق، حیاتہ، دعصرہ و آرائہ) مطبوعہ قاہرہ۔

تصانیف

۱۔ مصباح الشریعۃ و مفتاح الحقیقۃ (ایک سو ابواب میں اخلاقی و دینی مضامین، مطبوعہ دہلی، تبریز اور طہران۔

۲۔ تفسیر القرآن؛ بانکی پور، بوہار (بنگال) اور علی گڑھ وغیرہ میں چند اجزا ہیں۔

۳۔ کتاب الجفر (الخافیۃ فی الجفر) قاہرہ اور کوبریلی میں چند اجزاء ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اختلاج الاعضاء (رعشہ کے بارے میں) دیکھیے رُسکا حوالہ سابقہ، اور برلن میں ۲۰، ۲۲ اوراق ہیں۔

۵۔ ہیاکل النور (السبعۃ)، طلسمات کے بارے میں۔ اس کے ساٹھ اوراق کیمبرج میں ہیں۔

۶۔ اسرار الومی استنبول میں چند ورق ہیں۔

۷۔ منافع سور القرآن: چند ورق آیا صوفیہ میں ہیں۔

۸۔ خواص القرآن العظیم: کتب خانہ الظاہریہ میں چند ورق ہیں۔

۹۔ کتاب التوحید والاہلیجیتہ، بروایت المفضل بن عمر: ایران میں فارسی ترجمہ سمیت از فخر الدّین ترکستانی (مکتوبہ ۱۰۶۵ھ/۱۶۵۴ء) چھپ چکی ہے۔

۱۰۔ کتاب اثبات الصانع، کتب خانہ ملی طہران میں قلمی نسخہ ہے۔

۱۱۔ اسئلۃ النبی: (شب معراج میں اللہ تعالیٰ سے سوالات)؛ چوبیس اوراق اسکندریہ میں ہیں۔

۱۲۔ مناظرۃ الصادق فی التفضیل بین ابی بکر و علی۔ اس کے نو اوراق مکتبہ شہید علی ترکیہ میں ہیں۔ اس کی تہذیب ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد الانصاری البخاری نے کی تھی۔

۱۳۔ الادعیۃ الاسبوعیۃ (ہفتہ بھر کی دُعائیں؛ کتب خانہ نور عثمانیہ میں گیارہ اوراق ہیں۔

۱۴۔ دُعا: پیرس میں پندرہ اوراق ہیں۔

۱۵۔ دُعا الجوشن: پیرس میں دو ورق ہیں۔

۱۶۔ کتاب الصراط (تاویل باطن کی بعض مصطلحات کے بارے میں)؛ دو ورق پیرس میں ہیں۔

۱۷۔ حرز: قلمی نسخہ آیا صوفیہ میں ہے۔

مندرجہ بالا کتابچوں کے علاوہ اُن کی بارہ۔ تیرہ کتابیں کیمیاء اور طب کے بارے میں ہیں، جن کے دو۔ دو چار اوراق مختلف کتب خانوں میں ہے جن کی نسبت اور صحت مشکوک ہے۔ اُن میں رسالۃ الفال کا ترکی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۳۱۔ سراج الظلمۃ فی طب الائمۃ: چند اوراق قاہرہ میں ہیں۔

۳۲۔ اُن سے منسوب السلک الناظر فی علم الاوائل والآخر: مکتبہ چسٹر بیٹی میں چند اوراق ہیں۔

۸۔ الشمالی

ابوحمزہ ثابت بن دینار الشمالی، حضرت زین العابدین، امام جعفر صادق وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فقیہ، محدث اور مفسر تھے۔ اُنھوں نے ۱۵۰ھ/۷۶۷ء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۳۳)، (۲) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۸۹-۹۰)، (۳) الطوسی (الفہرست، ۶۶-۶۷، مطبوعہ نجف)، (۴) القمی (تحفۃ الاحباب، ۳۶-۳۷)، (۵) العاملی (اعیان الشیعۃ، ۱۵/۱۷-۲۵)، (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین ۳/۱۰۰)۔

علمی آثار

الثمالی نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ جن میں مندرجہ ذیل کتب قابلِ ذکر ہیں:

۱۔ کتاب النوادر فی الحدیث؟

۲۔ رسالۃ الحقوق؟

۳۔ کتاب الزہد؟

۴۔ کتاب التفسیر۔ الثعلبی نے اپنی تفسیر الکشف والبیان میں اس کے بہت سے اقتباسات دیے ہیں۔

۹۔ جعفر بن شُریح

جعفر بن محمد بن شریح الحضرمی، جابر الجعفی اور حمید بن شعیب وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اُن کی صحیح تاریخ وفات ۱۶۰ھ/۷۷۶ء اور ۱۷۰ھ/۷۸۶ء کے درمیان ہے۔

سوانح کے مصادر

۱۔ النجاشی (الرجال)، مطبوعہ ایران، ص ۱۰۳)، (۲) الذریعۃ ۲/۱۴۴/۲۷

علمی آثار

"الکتاب (یا الاصل)، طہران میں چودہ اوراق ہیں، جو دوسرے نسخے مکتوبہ ۳۷۴ھ سے منسوخ ہے، حلیۃ الحقوق میں اس کے دو ورق ہیں۔

۱۰۔ عاصم بن حُمید

ابو الفضل عاصم بن حُمید الحناط، حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے اور اُن سے اور جابر بن یزید الجعفی (م ۱۲۸ھ/۷۴۵ء یا ۱۳۲ھ) سے روایت کرتے ہیں۔ عاصم بن حمید نے دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں اس دُنیا کو الوداع کہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مراجع

(۱) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۲۳۲)، (۲) الطوسی (الرجال، ۲۶۲)، (۳) الذریعہ (۲/۱۶۲)۔

علمی آثار

الکتاب یا الاصل، چند اوراق طہران میں ہیں۔ اس کی ناسخ اسی عنوان کی دوسری کتاب مکتوبہ ۳۷۴ھ ہے، جو محمد علی یعقوبی کے پاس نجف میں ہے۔

۱۱۔ زید الزراد

زید الزراد الکوفی حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے، اُنہوں نے دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

النجاشی (الرجال، ۱۳۲)، (۲) الطوسی (الرجال، ۱۹۶)، (۳) القمی (تحفۃ الاحباب، ۱۳۱)، (۴) الذریعہ (۲/۱۵۱)

علمی آثار

مسبوق الذکر۔ الکتاب (یا الاصل)۔

۱۲۔ زید النرسی

زید النرسی بھی حضرت جعفر صادق کے شاگرد اور راوی تھے، اُنہوں نے دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۱۳۲)، (۲) الطوسی (الرجال، ۱۹۶)، (۳) الذریعہ ۲/۱۵۱)۔

علمی آثار

الکتاب یا الاصل، اس کے لیے دیکھیے، عدد ۹ تا ۱۲)۔

۱۳۔ عبد الملک بن حکیم

عبد الملک بن حکیم الخثعمی الکوفی، حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے، اُنہوں نے دوسری صدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجری کے نصف آخر میں انتقال کیا۔

۱۴۔ مثنیٰ بن الولید۔

۱۵۔ خلاد بن خلف السندی البزاز الکوفی۔

۱۶۔ الحسین بن عفان بن شریک بن عدی العامری الکوفی۔

۱۷۔ الکاہلی (ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ الکاہلی۔

۱۸۔ سلام بن ابی عمرو (یا عمیرہ) الخراسانی الکوفی۔

یہ سب بزرگ حضرت امام جعفر صادق کے شاگرد تھے، اُن کا زمانۂ وفات دوسری صدی ہجری ہے ان کے علمی آثار کے لیے ملاحظہ ترجمہ عدد ۱۰)۔

۱۹۔ المفضّل الجُعفی

مفضل بن عمر الجعفی الکوفی، کے پیروکار مفضلیہ کہلاتے ہیں۔ المفضل الجعفی حضرت جعفر صادق اور ابوالخطاب محمد بن ابی زینب الاسری (م ۱۴۷ھ/۶۴ ۷۶ء) بانی فرقہ خطابیہ کا مرید تھا۔ المفضل کا سنہ وفات قطعی طور پر معلوم نہیں ہوسکا، دیکھیے مارگولیتھ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۲/ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰) اگرچہ اُس کا راوی محمد ابن سنان ۲۲۰ھ/۸۳۵ء) میں راہئ ملک عدم ہُوا تھا؛ دیکھیے النجاشی (الرّجال، مطبوعہ ایران، ۲۵۲، ۳۲۶)۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ شاید اُس کا سال وفات ۱۸۰ھ/۷۹۶ء کے لگ بھگ ہوگا۔

سوانح کے مراجع

الطوسی (الفہرست (کلکتہ، عدد ۳۹ ۷)، بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۱۰۴)

علمی آثار: المفضل سے مندرجہ ذیل کتب منسوب ہیں۔

۱۔ کتاب التوحید۔

۲۔ کتاب الہفت والاظلہ۔ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۰ء۔

۳۔ کتاب الصراط: حضرت جعفر صادق کی آرار و نظریات پر مشتمل ہے چند ورق پیرس میں ہیں۔

۴۔ روایۃ الارزو ما فیہ من المفضل: یہ کتابچہ محمد بن طاہر بن ابراہیم الحارثی (م ۵۸۴ھ/۱۱۸۸ء کی کتاب مجموع التربیۃ کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے؛ دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۷۱۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ امام موسیٰ کاظم

امام (موسیٰ الکاظم بن جعفر بن محمد الصادق۔ اثنی عشری شیعوں کے ساتویں امام ہیں۔ وہ ۱۲۸ھ/ ۷۴۵ء میں ابواء میں پیدا ہُوئے۔ مدینہ منورہ میں پلے اور بڑھے اور اپنے والد کی وفات (۱۴۸ھ/۷۶۵ء کے بعد منصب امامت پر فائز ہُوئے۔ اگرچہ حضرت موسیٰ کاظم نے سیاست میں نمایاں حصّہ نہیں لیا، لیکن خلیفۂ وقت نے محض شک وشبہ کی بنا پر اُنہیں قید کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مختلف علوم میں کمال رکھتے تھے۔ اُنھوں نے ۱۸۳ھ/ ۷۹۹ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) المسعودی (مروج الذہب، ۶/ ۳۰۹، ۳۲۹۔ ۳۳۰)، (الاصفہانی (مقاتل الطالبین، ۴۹۹۔۔۔۵۰۰) (۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۱۳/ ۲۷۔ ۳۲)، (۴) ابن خلکان (وفیات الاعیان، ۲/ ۱۷۲۔ ۱۷۳) (۵) الذہبی (میزان الاعتدال، ۳/ ۲۰۹)، (۶) ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ: ۱۰/ ۱۸۳)، (۷) سٹروتھمان دردائرۃ المعارف الاسلامیہ (طبع یورپ)، ۳/ ۸۰۰۔ ۸۰۱)، (۸) العاملی (اعیان الشیعہ، مطبوعہ بیروت، ۴/ ۲/ ۸۰۔ ۱۰۱)، (۹) الزرکلی (الاعلام، ۸/ ۲۷۰)۔

علمی آثار

۱۔ دعاء الجوشن الصغیر، مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۷۱ء

۲۔ ادعیۃ الایام السبعۃ"۔ چند ورق پیرس میں ہیں۔ یہ کتاب ہبۃ اللہ بن ابی محمد الحسن الموسوی (زمانۂ حیات ۷۰۳ھ/ ۱۳۰۳ء) کی کتاب المجموع الرائق من ازہار الحدائق میں شامل ہے۔ دیکھیے الکحالہ معجم المؤلفین، ۱۲/ ۳۶)۔

۳۔ مسند، بتہذیب ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم الشافعی (م ۳۵۴ھ/۹۶۵ء) کتب خانہ الظاہریہ دمشق میں چند اوراق ہیں۔

۴۔ وصیت (بنام ہشام بن الحکم، جو ابن شعلہ العاملی کی کتاب تحفۃ العقول میں شامل ہے)۔ ایک حصّہ بیروت سے شائع ہو چکا ہے۔

۵۔ اجاباتہ، علی اسئلۃ اخیہ علی، دیکھیے ترجمہ، ۲۰۔

۶۔ وصیۃ النبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم (حضرت علی کے حق میں)، چند اوراق دستیاب ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ المدنی

ابوالحسن علی بن جعفر بن محمد بن علی المدنی، حضرت موسیٰ الکاظم کے برادر، مدینہ منورہ کے نواح میں العریض میں رہا کرتے تھے اور فقیہ تھے۔ اُن کی متعدد تصانیف ہیں سے 'المناسک' و الحلال والحرام کے نام سے ہم آشنا ہیں۔ انھوں نے ۲۱۰ھ/۸۲۵ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

سوانح کے مصادر

(۱) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۱۹۰)، (۲) الطوسی (الفہرست، مطبعہ کلکتہ، ۸۷-۸۸)، (۳) کنتوری (کشف الحجب ۵۱۰)، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۷/۵۳)، (۵) بروکلمان (تکملہ، ۲۱۸، عدد۔

علمی آثار

"مسائل: اس میں اپنے بھائی کے سوالات کے جوابات مرقوم ہیں۔ اس کے انتالیس اوراق بوہار لائبریری (بنگال) میں ہیں۔

۲۲۔ امام علی الرّضا

ابوالحسن علی الرضا بن موسیٰ بن جعفر، اثنا عشری شیعوں کے آٹھویں امام۔ وہ مدینہ منوّرہ میں ۱۴۸ھ/۷۶۵ء یا ۱۵۳ھ/۷۷۰ء میں تولد ہوئے اور عمر بھر علم کی خدمت میں مصروف رہے۔ وہ سیاست سے بالکل الگ تھلگ رہے۔ یہاں تک کہ خلیفہ مامون الرشید نے ۲۰۱ھ/۸۱۶ء نے انھیں بلا بھیجا اور اُن کا نام الرضا من آل محمد رکھ دیا اور بنو عباس کا خلیفہ مقرّر کر دیا۔ اس پر عوام میں شورش پیدا ہوئی اور مختلف بغاوتیں ملک میں ہوئیں یہاں تک کہ ابراہیم بن مہدی کو خلیفہ نامزد کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی الرضا علم کی مختلف اقسام یعنی، فقہ، حدیث اور طب میں دستگاہ رکھتے تھے۔ انھوں نے ۲۰۳ھ/۸۱۸ء میں طوس میں وفات پائی اور ہارون الرشید کے مقبرے کے پاس دفن ہوئے۔

سوانح کے مصادر

(۱) تاریخ الیعقوبی، بار دوم، ۲/۴۴۸-۴۵۳)، (۲) تاریخ الطبری، ۳/۱۰۲۹)، (۳) المسعودی (مروج الذہب، ۷/۳، ۶۱)، (۴) الجہشیاری (الوزراء، ۳۱۲-۳۱۳)، (۵) نوبختی (الفرق، ۷۲)۔ (۶) الاصفہانی (مقاتل الطالبین ۵۶۱-۵۷۲)، (۷) ابن حجر (التہذیب ۷/۳۸۷-۳۸۹)، (۸) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ ۲/۱۷۴-۱۷۵)، (۹) ایوار، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (یورپی ایڈیشن،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱/۳۱۱) لوئیس، در دائرۃ معارف اسلامیہ (طبع دوم، ۱/۳۹۹)، (۱۰) العاملی (اعیان الشیعہ، بیروت ۲/۴/۱۰۲-۱۲۰)، (۱۱) حسن ابراہیم حسن (المامون وعلی الرضا، درمجلہ کلیۃ الآداب، جامعہ قاہرہ ۱/۵، ۱۹۳۳/۸۴-۹۴) ـ (۱۲) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۷/۲۵۰)، (۱۳) الزرکلی (الاعلام، ۵/۱۷۸)، (۱۳) بروکلمان (تکملہ) جلد اوّل، ۳۱۸، عدد ۲ ـ

حضرت علی الرضا پر تصانیف

۱۔ ابوجعفر محمد بن علی بابُوَیہ القمی (م ۳۸۱ھ/۹۹۱ء (عیون اخبار الرّضا)

۲۔ محمد باقر بن محمد المجلسی (م ۱۱۱۰ھ/۱۶۹۸ء): (احوال حضرت الرّضا)، دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۲/۵۷۳)

علمی آثار

۱۔ فقہ الرضا: حضرت علی الرضا سے اس کی نسبت کچھ مشکوک سی ہے، ہوسکتا ہے کہ اس کا مؤلف علی بن بابویہ ہو، دیکھیے العاملی (اعیان الشیعہ، ۴/۲/۱۴۴) طہران سے ۱۲۷۴ھ میں شائع ہُوئی تھی۔

۲۔ اصول الدّین: بوہار (بنگالی) میں اس کے سولہ اوراق ہیں ـ

۳۔ الرسالۃ الذہبیۃ فی اصول الطب وفروعہ (جسے حضرت علی الرضا نے خلیفہ مامون الرشید کے لیے لکھا تھا۔ اس کے قلمی نسخے بہت سے کتب خانوں میں ہیں۔ اس کے فارسی میں بھی تراجم ہیں دیکھیے۔

۱۔ ابوعلی الحسن بن ابراہیم السلماسی (م تقریباً ۶۲۴ھ) مکتبہ فاتح قسطنطنیہ میں اس کے چند ورق ہیں۔

۲۔ محمد نصیر بن قاضی بن کشاف الدین محمد بردی (گیارہویں صدی ہجری) جس کا نام تحفہ سلیمانیہ عباسیہ درشرح رضویہ ہے۔ مشہد میں اس کے ۵۳ اوراق ہیں۔ اس کی شرح الفوائد الرضویہ کے نام سے محمد بن الحسن المشہدی الخراسانی (مؤلفہ ۱۲۱۷ھ/۱۸۰۲ء) نے لکھی تھی۔ اس کے سو اوراق مکتبہ بوہار (بنگال) میں ہیں ـ

۳۔ صحیفۃ الرضا: مجموعہ احادیث جو الفضل بن الحسن طبرسی (م ۵۴۸ھ/۱۱۵۳ء) کی روایت سے ہم تک پہنچا ہے۔ یہ کتابچہ لکھنؤ میں چھپ چکا ہے (۱۸۸۳ء)

۴۔ مامون الرشید کے استفسارات کے جواب۔ (اجابات علی اسئلۃ الفقہیۃ دو ورق کتب خانہ ہندی دہلی میں ہیں ـ

۵۔ "شرائع الاسلام"، دیکھیے العاملی (اعیان الشیعہ، ۴/۲/۱۴۲) ـ

۶۔ قصائد فی مدحِ اہل البیت: دارالکتب المصریہ، قاہرہ میں آٹھ اوراق ہیں ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ دُعا الیمانی: بروایت ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن علی بن الخیاط، عراق میں ہے۔
۹۔ اتمام الشریعۃ۔ طہران میں اٹھائیس اوراق ہیں۔

۲۳۔ محمّد بن مثنّیٰ

محمّد بن المثنّیٰ بن القاسم الکوفی، جعفر بن محمد بن شریح الحضرمی سے روایت کرتے ہیں۔ اُن کی وفات کی ترجیحی تاریخ تیسری صدی ہجری کا اوائل ہے۔

حالات کے مصادر

النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۲۸۷)، (۲) الذّریعہ، ۱۶۶/۲)۔

علمی آثار

الکتاب (یا الاصل) اس کے لیے دیکھیے عدد ۹ تا ۱۸)۔

۲۴۔ ظریف

ظریف بن ناصح الکوفی البغدادی، حضرت جعفر صادق کے شاگرد تھے۔ شاید اُنھوں نے تیسری صدی ہجری کے اوائل میں انتقال کیا۔

سوانح کے مراجع

۱۔ النجاشی (ایران، ص ۱۵۶، (۲) الذّریعہ (۱۵۹/۲، ۲۸۶/۸)۔

علمی آثار

۱۔ "کتاب الدیات"، یہ کتاب کامل طور پر کتاب مَن لایحضرہٗ الفقیہ میں شامل ہے۔

۲۵۔ ابوسعید عباد العصفری

ابوسعید عباد بن یعقوب العصفری الکوفی (م ۲۵۰ھ/۸۶۴ء)

الکتاب (یا الاصل)؛ اس کے لیے دیکھیے عدد ۹ تا ۱۸)۔

۲۶۔ علی بن اسباط

ابوالحسن علی بن اسباط بن سالم الکوفی، حضرت علی الرضا کے تلمیذ رشید اور فقیہ، مفسر اور قاری تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید انھوں نے ۲۵۰ھ/۸۶۴ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

سوانح کے مآخذ

النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران)، (۲) الطوسی (الرجال، ۳۸۲)، (۳) الذریعہ (۲/۱۶۴)۔

علمی آثار

النوادر (بالاصل) : اس کے لیے دیکھیے عدد ۹ تا ۱۸۔

۲۷۔ ابن شاذان

ابو محمد الفضل بن شاذان بن الخلیل الازدی انیسابوری، حضرت علی الرضا کے ساتھی تھے اور متکلم، فقیہ اور کثیر التصانیف مصنف تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک سو اسی کے قریب کتابیں لکھی تھیں۔ وہ ۲۶۰ھ میں واصل بالحق ہوئے۔

سوانح کے مصادر

(۱) مقالات الاشعری، ۱/۶۳، (۲) ابن الندیم (الفہرست، ۲۳۱)، (۳) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۲۳۵-۲۳۶)، (۴) الطوسی (الفہرست، مطبوعہ کلکتہ، ۱۲۴-۱۲۵)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۵/۳۵۵) (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۸/۶۹-(۷)، بروکلمان (تکملہ، ۳/۲۰۱، عدد ۲)۔

علمی آثار

الایضاح فی الرد علی سائر الفرق : مشہد اور عراق میں اس کے قلمی نسخے ہیں۔

۲۸۔ البرقی

ابو جعفر احمد بن محمد البرقی، کوفہ کے باشندے تھے۔ وہ شیعہ عالم اور کثیر التصانیف مصنف تھے نجاشی نے ان کی ایک سو کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ (الرجال، مطبوعہ ایران، ۵۹، ۶۰)۔ علاوہ دوسرے شاگردوں کے مشہور لغوی احمد بن فارس بھی ان کے شاگردوں میں شامل تھے۔ البرقی نے ۲۷۴ھ/۸۸۷ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۱)، (۲) الطوسی (الفہرست، ۲۰-۲۰ مطبوعہ کلکتہ)، (۳) العاملی (اعیان الشیعہ، مطبوعہ بیروت، ۹/۲۶۶-۲۷۲)، (۴) الزرکلی (الاعلام ۱/۱۹۵)، (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۷/۲ - ۹۸ -

علمی آثار

المحاسن: یہ ایک ادبی کتاب ہے، جو جلال الدّین الحسینی نے شائع کر دی ہے۔

۲۹۔ الصفّار

ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفّار۔ الاعرج القمی، شیعی فقہ کے مشہور عالم تھے۔ اُنھوں نے ۲۹۰ھ/۹۰۵ء میں اس دارِ فانی کو الوداع کہا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۳)، (۲) النجاشی (الرّجال، مطبوعہ بمبئی، ۲۵۱)، (۳) الطّوسی (الفہرست مطبوعہ کلکتہ، ۱۴۳-۱۴۴)، (۴) ہدیۃ العارفین ۲/۲۴)، (۵) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۹/۱۰۲)، (۶) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۹)، (۷) سٹروتھمان (الشیعۃ الاثنا عشریہ)۔

علمی آثار

بصائر الدّرجات فی علومِ آل محمّد ..... مطبوعہ طہران، ۱۲۸۵ھ)۔

۳۰۔ القُمّی

ابو القاسم سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی، فقیہ اور محدّث تھے، اُنھوں نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں۔ ان میں سے ایک کتاب سے النجاشی بھی متعارف تھا۔ اُنھوں نے ۳۰۱ھ/۹۱۴ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مصادر

(۱) النجاشی (الرّجال، ۱۲۶، مطبوعہ بمبئی)، (۲) الطّوسی (الفہرست، مطبوعہ کلکتہ، ۷۵-۷۶)، (۳) الحلّی (الرّجال، ۷۸)، (۴) مامقانی (المقال، ۲/۱۶-۲۰)، (۵) العاملی (اعیان الشیعہ، مطبوعہ دمشق، ۳۴/۱۸۸-۱۹۲)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۳/۱۳۵-۱۳۶)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۴/۲۱۱-۲۱۲۔

علمی آثار

۱۔ کتاب المقالات والفرق۔ اس کا مآخذ نوبختی کی فرق الشیعہ ہے۔ کتاب المقالات والفرق محمد جواد مشکور کی تحقیق سے طہران سے شائع ہو چکی ہے (۱۹۶۳ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کتاب بصائر الدرجات: اس کے ۶۸ اوراق مشہد میں ہیں۔

۳۱۔ الاہوازی

ابو محمد الحسین بن سعید بن حماد بن سعید بن مہران الاہوازی الکوفی، وہ اور اُس کے بھائی الحسن کا شمار فقہ شیعہ، الآثار اور المناقب کے علمائے کبار میں ہے۔ وہ ۳۰۰ھ میں زندہ تھے۔

سوانح کے مآخذ

ابن الندیم (الفہرست، ۲۲۱)، (۲) النجاشی (الرجال، مطبوعہ ایران، ۴۶-۴۸)، (۳) الطوسی (الفہرست ۸۳-۸۴) مطبوعہ نجف، (۴) القمی (تحفۃ الاحباب، ۶۸)، (۵) العاملی (اعیان الشیعہ، ۲۶/۹۸-۱۱۶، مطبوعہ دمشق)، (۶) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۴/۱۰)۔

علمی آثار

۱۔ کتاب المومن: اس کے گیارہ اوراق کتب خانہ نصیری طہران میں ہیں۔
۲۔ کتاب الزہد: قلمی نسخہ نجف میں ہے۔

۳۲۔ فُرات الکوفی

فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی، حسین بن سعید الکوفی (م تقریباً ۳۰۰ھ/۹۱۲ء) سے روایت کرتے ہیں، جبکہ خود اُن کے راوی ابوالحسن علی بن الحسین بن بابویہ (م ۳۲۹ھ/۹۴۰ء) ہیں۔ فرات الکوفی نے ۳۱۰ھ/۹۲۲ء میں انتقال کیا۔

سوانح کے مصادر

الذریعہ (۴/۲۹۸-۳۰۰)۔

علمی آثار

تفسیر: اس کے ۲۶۱ اوراق مشہد میں ہیں۔

۳۳۔ النوبختی

ابو محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی، ابوسہل اسماعیل ابن علی النوبختی کے بھتیجے تھے، وہ اپنے گھرانے کے دوسرے افراد کی طرح متکلم، فلسفی اور منجم تھے۔ انہوں نے ۳۰۰ھ/۹۱۲ء کے بعد وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مراجع

(۱) المسعودی (مروج الذہب، ۱/۱۵۶)، (۲) ابن الندیم (الفہرست، ۱۷۷)، (۳) النجاشی (الرّجال، ۴۶، مطبوعہ بمبئی۔ (۴) الطوسی (الفہرست، ۴۶، مطبوعہ کلکتہ، (۵) ابن المرتضیٰ (طبقات المعتزلہ، ۱۰۴)، (۶) ابن الاثیر (اللباب، ۳/۲۴۰)، (۷) ابن حجر (لسان المیزان، ۳/۲۵۸)، (۸) ریٹر در اسلام، ۱۸/۴۸ - ۱۹)، (۹) عباس اقبال (خاندانی نوبختی، طہران ۱۲۸ - ۱۲۵)، (۱۰) العاملی (اعیان الشیعہ، ۲۳/۲۲۳ - ۲۲۹)، (۱۱) الزرکلی (الاعلام، ۲/۲۳۹)، (۱۲) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۳/۱۹۸)، (۱۳) بروکلمان، تکملہ، ۱/۳۱۹، عدد ۵)۔

علمی آثار

۱۔ کتاب فرق الشیعہ؛ مطبوعہ نجف ۱۹۳۶)۔ فرانسیسی ترجمہ از محمد مشکور رو پیرس ۱۹۵۸ء) فارسی ترجمہ از محمد مشکور (طہران ۱۳۲۵ھ) جبکہ عباس اقبال کی رائے ہے کہ فارسی میں ترجمہ خود نوبختی نے کیا تھا۔

۲۔ کتاب الآراء و دیانات الشیعہ؛ اس کے بعض اقتباسات مسعودی نے مروج الذہب (۱/۱۵۶) اور ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس (۴۳، ۴۴، ۴۹) میں دیے ہیں۔

۳۔ کتاب الرّد علی الغلاۃ؛ اس کے چند ٹکڑے ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس میں نقل کیے ہیں۔

۳۴۔ محمد بن جریر بن رُستم الطبری

ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری۔ بہت سے لوگوں نے رستم الطبری کو مشہور مؤرّخ الطبری سے خلط ملط کر دیا ہے۔ ترجیحی بات یہ ہے کہ انھوں نے چوتھی صدی ہجری کی پہلی چوتھائی میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن حجر (لسان المیزان، ۵/۱۰۲)، (۲) الذریعہ، ۸/۲۴۱ - ۲۴۷)، (۳) العاملی (اعیان الشیعہ، ۴۴/۱۳۹ - ۱۴۰)، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، جس میں تاریخ وفات اور تاریخ میلاد دونوں غلط ہیں۔

علمی آثار

۱۔ دلائل الامامۃ، مطبوعہ نجف ۱۹۴۹ء

۲۔ کتاب المسترشد فی امامۃ علی بن ابی طالب، مطبوعہ نجف۔

۳۔ بشارۃ المصطفیٰ: (شیعوں کے فضائل کے بارے میں)، قلمی نسخے نجف اور طہران میں ہیں۔ بروکلمان نے غلطی سے اس کتاب کو مؤرخ الطبری سے منسوب کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ کُلینی

ابو جعفر محمّد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی، اپنے زمانے میں بغداد میں امامی شیعوں کے سب سے بڑے عالم اور مجدد تھے۔ انہوں نے بغداد میں ۳۲۸ھ/ ۹۳۹ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) النجاشی (الرجال، ۲۶۶، مطبوعہ بمبئی)، (۲) الطوسی (الفہرست، کلکتہ، ۱۳۵-۱۳۶)، (۳) السمعانی (الانساب، ۱۴۸۶)، (۴) کنتوری (کشف الحجب، ۴۱۸-۴۱۹)، (۵) سٹروتھمان، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (بار اوّل، ۴/ ۳۸۱)، (۶) العاملی (اعیان الشیعہ، ۴۷/ ۱۵۲-۱۵۳)، (۷) حسین علی محفوظ (سیرت محمد بن یعقوب الکلینی)، (۸) الزرکلی (الاعلام، ۸/ ۱۷)، (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۲/ ۱۱۶)، (۱۰) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۲۰، عدد ۷)۔

تصانیف

۱۔ الکافی فی علم الدین: یہ امامی شیعوں کی چار معتبر فقہی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے، جو ۳۴ ابواب اور ۳۲۶ فصول پر منقسم ہے۔ یہ پندرہ ہزار احادیث پر مشتمل ہے اور اس کے قلمی نسخے ایران عرب ممالک اور یورپ کے سب کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کئی بار طہران اور لکھنؤ میں چھپ چکی ہے۔ حال ہی میں اس کا ایڈیشن علی اکبر الغفاری نے طہران سے آٹھ جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (۱۹۶۱ء)۔

الکافی کی شروح

الکافی کی شروح بہت سے امامی فضلاء نے لکھی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ملّا صدر الدین محمد بن ابراہیم الشیرازی (م ۱۰۵۰ھ/ ۱۶۴۰ء): شرح اصول الکافی، مطبوعہ ایران

ابو الفضائل محمد بن صالح بن احمد المازندرانی (م ۱۰۸۰ھ/ ۱۶۶۹ء)۔ ایک فارسی کی کتاب کے حاشیے پر چھپ چکی ہے۔

خلیل بن الغازی القزوینی (۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء): الشافی فی شرح الکافی، یہ شرح دو بار لکھنؤ میں چھپ چکی ہے۔

محمد باقر بن محمد تقی المجلسی (م ۱۱۱۰ھ/ ۱۶۹۸ء): مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول، طہران سے شائع ہو چکی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد باقر بن داماد (م ۱۰۴۰ھ/ ۱۶۳۰) الرواسخ السماویہ فی شرح الاحادیث الامامیہ، طہران اور بمبئی سے شائع ہو چکی ہے۔

مرزا رفیع محمد بن حیدر الحسینی النائینی (م ۱۰۸۲ھ/ ۱۶۷۹ء): کتب خانہ سپہ سالار میں اس کا قلمی نسخہ ہے۔

محمد بن عبد العالی بن محمد (مؤلفہ ۱۲۱۸ھ/ ۱۸۰۳ء): ہدی العقول فی شرح احادیث الاصول۔ طہران کے کتب خانہ سپہ سالار میں خطی نسخہ ہے۔

مزجی: شرح مؤلفہ (۱۰۵۷ھ)، قلمی نسخہ نجف میں ہے۔

امیر محمد معصوم بن فصیح التبریزی: شرح قزوین میں ہے۔

ابن محمد شفیع: شرح فارسی، جو نجف میں ہے۔

علی بن محمد بن الحسن بن زین الدین العاملی (م ۱۱۰۳ھ/ ۱۶۹۱ء) الدر المنظوم من کلام المعصوم پہلا حصہ طہران میں چھپ چکا ہے۔

محمد رفیع بن فرج الکیلانی (م ۱۱۶۰ھ/ ۱۷۴۷ء): "شواہد الاسلام"، قلمی نسخہ نجف میں ہے۔

حسن بن شیخ الاکبر جعفر النجفی (م ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۵ء) نجف میں دو نسخے ہیں۔

حسین الزنجانی (م ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء)

عباس بن مولیٰ الطہرانی (۱۳۶۰ھ/ ۱۹۴۱ء: فارسی ترجمہ، حصہ اول، مطبوعہ طہران۔

محمد شبیر بن الحسین بن محمد جونپوری (المولود ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء): اردو ترجمہ حصہ اول۔

روضۃ الکافی: اس کی نسبت مشکوک ہے۔

کتاب الرد علی القرامطہ: ذکر کردہ النجاشی (الرجال)، مطبوعہ بمبئی ۱۶۷، الطوسی (الفہرست ۱۳۵، مطبوعہ کلکتہ۔

۳۶۔ ابو اسحاق بن نوبخت

ابو اسحاق تقریباً ۳۴۰ھ کے مصنف ہیں۔

حالات کے مراجع

عباس اقبال: خاندان نوبخت، (۲) پاول کراس درا ونیٹالیبہ ۳۰۶/۴، (۳) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۲۰، عدد ۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

الیاقوت : شیعہ عقائد کی اشاعرہ کے مقابلے میں مدافعت۔ کتب خانہ عارف حکمت میں سولہ اوراق مکتوبہ ۷۳۳ھ ہیں۔ اس پر علامہ مجلسی (م ۲۶ ۷ھ/ ۱۳۲۵ء) کی شرح بھی ہے جسے محمد یحییٰ الزنجانی نے طہران سے ۱۳۳۸ھ میں شائع کیا تھا۔

۳۷۔ ابو القاسم الکوفی

ابو القاسم علی بن احمد الکوفی، ابتداءً امامی شیعہ تھے، لیکن پھر غالی شیعہ بن گئے۔ انہوں نے فقہ، عقائد، تاریخ الدین اور فلسفہ جیسے مضامین پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ ان میں ایک کتاب "ارسطوطالیس" ہے۔ انہوں نے شیراز کے قریب ۳۵۲ھ/ ۹۶۳ء میں داعی اجل کو لبیک کہا:

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۲)۔ (۲) النجاشی (الرجال، ص ۱۸۸۔ ۱۹۰، مطبوعہ بمبئی)، (۳) الطوسی (الفہرست، ۹۱۔ ۹۲، مطبوعہ کلکتہ)، (۴) ہدیۃ العارفین، ۱/ ۶۸۰۔ ۶۸۱)، (۵) العاملی (اعیان الشیعہ ۴۱/ ۴۲۔ ۴۴)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۵/ ۵۷)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۷/ ۲۴)، (۸) بروکلمان (تکملہ ۱/ ۳۲۰)

علمی آثار

۱۔ الاستغاثہ فی بدع الثلاثہ : خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی مخالفت میں، کاظمیہ (عراق) میں قلمی نسخہ ہے۔

۲۔ الآداب والمکارم الاخلاق، قاہرہ میں ۱۷ اوراق ہیں۔

۳۸۔ النعمانی

ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر النعمانی، المعروف بابن ابی زینب، کلینی کے شاگرد تھے، پھر بغداد چلے گئے اور وہاں سے دمشق منتقل ہو گئے اور وہاں ۳۶۰ھ/ ۹۷۱ء میں انتقال کر گئے۔

سوانح کے مصادر

(۱) النجاشی (الرجال، ۲۹۷۔ ۲۹۸)، (۲) کنتوری (کشف الحجب، ۴۵۲)، (۳) الکحالہ (معجم المؤلفین ۸/ ۱۹۵)، (۴) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۲۱، عدد ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

۱۔ کتاب الغیبۃ، مطبوعہ طہران ۱۳۱۸ھ

۳۹۔ ابن الرازی

ابو محمد جعفر بن احمد بن علی (یا علی بن احمد) القمی، جو ابن الرّازی کہلاتے تھے۔ ابو جعفر محمد بن علی بن بالبویہ (م ۳۸۱ھ/۹۹۱ء) کے شیخ (استاد) تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۲۲۰ کتابیں لکھیں تھیں۔

سوانح کے مصادر

(۱) خوانساری (روضات الجنات، ۱۴۳۔۱۴۲)، (۲) العاملی (اعیان الشیعہ، ۱۵/۲۴۸، ۲۵۳)

الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۱۳۲۔۱۳۳)۔

علمی آثار

۱۔ کتاب العروس: یوم جمعہ کے فضائل میں، مشہد میں پانچ ورق ہیں۔

۲۔ کتاب الغایات (اچھے اور بُرے اعمال کے بارے میں) اس کے تیرہ اوراق طہران میں ہیں۔

۳۔ کتاب المانعات من دخول الجنۃ، مشہد میں تین ورق ہیں۔

۴۔ کتاب المُسَلسَلات (حضرت علی کی روایتیں) چھ ورق مشہد میں ہیں۔

۴۰۔ الخزّاز

ابوالقاسم علی بن محمد بن علی الخزّاز الرازی القمی، ابن بابُویہ کے شاگرد تھے۔ ان کا زمانۂ حیات چوتھی صدی ہجری کا نصف آخر ہے۔

سوانح کے مراجع

(۱) النجاشی (الرّجال، ۲۰۵، مطبوعہ ایران)، (۲) خوانساری (روضات الجنّات، ۳۸۸۔۳۸۹)۔

(۳) کنتوری (کشف الحجب، ۴۷۱۔۴۷۲)، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۷/۲۱۷)، (۵) بروکلمان (تکملہ، ۱/۲۲۲)

علمی آثار

۱۔ کفایۃ الاثر فی النصوص علی الائمۃ الاثنیٰ عشر: یہ کتاب ابن بابُویہ اور شیخ مفید سے بھی منسوب کی جاتی ہے۔ یہ بارہ اماموں کے روایت کردہ اقوال صحابہ بر بنائے احادیث الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، پر مشتمل ہے، اس میں آئمۂ شیعہ کے اقوال بھی ہیں۔ اس کے چالیس اوراق ایشیاٹک سوسائٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آف بنگال کلکتہ میں ہیں۔

۲۔ نہایتہ الاختصار فی انساب الطالبین۔ اس کے اکتالیس اوراق قاہرہ میں ہیں۔

۴۱۔ ابوغالب

ابوغالب احمد بن محمد بن سلیمان الرازی، کوفہ میں ۲۸۵ھ/۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ ایک عرصے کے بعد بغداد چلے آئے اور امامی شیعوں کے بڑے عالم تھے، انہوں نے ۳۶۸ھ/۹۷۸ء میں انتقال کیا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) النجاشی (الرجال، ۶۰، مطبوعہ بمبئی)، (۲) الطوسی (الفہرست، ۳۱۔۳۲، مطبوعہ کلکتہ)، (۳) خوانساری (روضات الجنات، ۱۳)، (۴) العاملی (اعیان الشیعہ ۱۰/۱۰۱۔۱۰۲)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۱/۲۰۲)۔

(۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۲/۱۰۸)۔

علمی آثار

"رسالہ ابی غالب الی حفیدہٗ فی آلِ اعیان"؛ شائع کردہ محمد حسن آل یاسین بغداد ۱۹۵۴ء۔

۴۲۔ ابن داؤد

ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد بن علی القمی، قم کے باشندے تھے لیکن عمر بغداد میں گزری اور ۳۶۸ھ/۹۷۸ء یا ۳۷۸ھ/۹۸۸ء میں راہیٔ ملک عدم ہوئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) النجاشی (الرجال، ۲۹۸۔۲۹۹، مطبوعہ ایران)۔ (۲) الطوسی (الفہرست ۱۳۶، مطبوعہ کلکتہ)۔

(۳) الزرکلی (الاعلام، ۶/۲۰۲)، (۴) الکحالہ (معجم المؤلفین ۸/۲۵۹)۔

علمی آثار

"کتاب المزار": مشہد میں ۱۳۱ اوراق ہیں۔

۴۳۔ ابن قُولویہ

ابوالقاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قُولویہ القمی، شیخ مفید کے استاد تھے، محدث اور فقیہ تھے۔ انہوں نے بغداد میں ۳۶۹ھ/۹۷۸ء میں اس دنیا کو الوداع کہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مصادر

(۱) النجاشی (الرّجال، ۹۵-۹۶، مطبوعہ ایران)، (۲) الطوسی (الفہرست، ۴۲-۴۳ مطبوعہ کلکتہ)۔
(۳) ابن حجر (لسان المیزان، ۲/۱۲۵)، (۴) خوانساری (روضات الجنات، ۱۴۳)، (۵) العاملی (اعیان الشیعہ ۱۶/۸۱-۸۷ مطبوعہ بیروت)، (۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۳/۱۴۶)، (۷) بروکلمان (تکملہ، ۱/۹۵۳، عدد ۱۱)

علمی آثار

"کامل الزیارہ": آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور آئمہ کے مقابر کی زیارت کے بارے میں، قلمی نسخہ تبریز میں ہے۔

۴۴۔ ابن بابُویہ

ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الصدوق، قم میں شیعوں کے ایک ممتاز عالم کے بیٹے تھے، لیکن بغداد چلے آئے تھے اور رکن الدولہ بویہی کی سرکار سے منسلک ہو گئے تھے۔ اُن کا شمار شیعی فقہ کے چار بڑے مصنفوں میں ہوتا ہے۔ اُنھوں نے ۳۸۱ھ/۹۹۱ء میں رحلت کی۔

سوانح کے مراجع

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۲)، (۲) النجاشی (الرّجال، ۳۰۲-۳۰۶ مطبوعہ ایران (۳) الطّوسی (الفہرست، ۱۵۶-۱۵۷)، (۴) خوانساری (روضات، ۵۵۷ تا ۵۶۰)، (۵) حسین ہدایتہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (جرمنی، ۲/۳۸۸)، (۶) سٹروتھمان، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (جرمنی، ۴/۳۸۰)۔
(۷) مجلۃ الاسلام، عدد ۲۱، ص ۳۰۷)۔ (۸) الذریعہ، ۲/۲۲۶)، (۹) الزرکلی (الاعلام، ۷/۱۵۹)۔
(۱۰) الکحالہ (معجم المولفین، ۱۱/۳)، (۱۱) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۱، عدد ۱۰)

علمی آثار

۱۔ معانی الاخبار: یہ مجموعہ احادیث ہے، جس کے چند اجزاء علی گڑھ اور مشہد میں ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ فارسی میں آقا محمد ابراہیم بن محمد علی محمد آبادی نے کیا تھا اور یہ طہران سے ۱۳۷۹ھ میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ مجالس (المواعظ یا الآمالی)، مطبوعہ طہران، فارسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

۳۔ عیون اخبار الرضا)، مطبوعہ طہران ۱۳۷۵ھ اس کی شرح لوامع الانوار فی شرح عیون الاخبار، نعمتہ اللہ موسوی نے الشستری (م ۱۱۱۲ھ/۱۷۰۰) میں لکھی تھی جس کا متعدد بار فارسی میں ترجمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہے۔

۴۔ کتاب من لایحضرہ الفقیہ: یہ شیعوں کے نزدیک چار معتبر کتب حدیث میں سے حدیث کی ایک کتاب جو ابن بابویہ نے محمد بن الحسن بن اسحاق بن الحسین کی فرمائش سے تالیف کی تھی، جس سے اُس کی ملاقات بلخ میں ہُوئی تھی۔ یہ کئی دفعہ لکھنؤ اور طہران میں چھپ چکی ہے۔

شروح: مندرجہ بالا کتاب کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں۔ ان میں مندرجہ ذیل شارحین کی شرحیں قابلِ ذکر ہیں۔

ا۔ بہاؤالدین محمد بن الحسین بن عبدالصمد العاملی الحارثی الہمدانی (م ۱۰۳۱ھ/۱۶۲۲ء): الذریعہ نے اس شرح کے اقتباس دیے ہیں۔ ۶/۲۲۴)۔

ب محمد بن الحسن بن زین الدین الشہید الثانی (م ۱۰۳۰ھ/۱۶۲۱ء): الذریعہ میں اس کے اقتباس ہیں۔

ج مراد بن علی خاں التفریشی (۱۰۵۱ھ/۱۶۴۱ء): التعلیقات السجّادیہ: یہ شرح ابھی تک طبع نہیں ہُوئی۔ اس کے قلمی نسخے استنبول میں ہیں۔

د علاؤالدین حسین بن رفیع الدین محمد المرعشی الآملی (م ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۳ء) اس شرح کا ایک ٹکڑا الذریعہ میں ہے۔

ھ محمد تقی بن مقصود علی المجلسی (م ۱۰۷۰ھ/۱۶۵۹ء): روضۃ المتقین، مطبوعہ طہران مولف نے اس شرح کا فارسی میں ترجمہ اصل کتاب کے فارسی ترجمہ کے علاوہ کیا تھا جس کا جزاوّل و دوم طہران میں چھپ چکا ہے۔

و حسام الدین محمد صالح بن احمد المازندرانی (۱۰۸۶ھ/۱۶۸۵ء) دیکھیے بروکلمان، تکملہ، ۲/۵۸۷)۔

ز بدیع الزمان العقبانی (۱۰۱۶ھ/۱۶۰۷ء، میں زندہ تھا، شرح کے چند اوراق چسٹر بیٹی میں ہیں۔

۵۔ علل الشرائع والاحکام والاسباب: اصل کتاب اور اُس کا فارسی ترجمہ کئی بار طہران میں شائع ہو چکے ہیں۔

۶۔ اعتقادات الامامیہ: تبریز اور طہران میں چھپ چکی ہے۔

شروح

ا۔ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان العکبری المفید بن المعلم (م ۴۱۳ھ/۱۰۲۲ء): تصحیح العقائد۔

ب۔ فضل اللہ بن ولی اللہ القزوینی (بارھویں صدی ہجری): شرح فارسی

ج۔ محمد مہدی الموسوی (م ۱۰۷۸ھ/۱۶۶۷ء): شرح فارسی مع ترجمہ کتاب بزبان فارسی عبداللہ بن حسین رستم داری (تیرھویں صدی ہجری)،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) العاملی (اعیان الشیعہ، ۹/۳۲۳ ـ ۳۲۵)، (۶) الزرکلی (الاعلام، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۲/۱۲۶)۔
مقتضب الاثر فی الائمۃ الاثنی عشر: یہ کتاب چھپ چکی ہے (اعیان الشیعہ ۹/۳۲۵)۔

۴۶۔ المفید ابن المعلّم

ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان بن عبدالسلام العکبری العزلی الحارثی المفید ابن معلم بغداد میں ۳۳۳ھ ۹۴۴ء یا ۳۳۸ھ/۹۵۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ وہ کثیر التصانیف عالم تھے۔ اُن کی تصانیف کی تعداد دو سو کے قریب ہے۔ حدیث اور فقہ کے علاوہ انہوں نے معتزلہ، حنابلہ، زیدیہ کے رد کے علاوہ، الجبائی، ابن کلاب، الکرابیسی اور جاحظ کے رد میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ وہ سیاست سے کنارہ کش رہے اور انہوں نے ۴۱۳ھ/۱۰۲۲ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۷)۔ (۲) النجاشی (الرجال، ۳۱۱ ـ ۳۱۶، مطبوعہ ایران)۔ (۳) الطوسی (الفہرست، ۱۵۷ ـ ۱۵۸، مطبوعہ کلکتہ، (۴) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد، ۳/۲۳۱)، (۵) ابن الجوزی (المنتظم، ۸/۱۱ ـ ۱۲)، (۶) الذہبی (الدول، ۱/۱۸۰)، (۷) ابن حجر (لسان المیزان، ۵/۳۶۰)، (۸) ابن تغری بردی (النجوم الزاہرہ، ۴/۲۵۸)، (۹) ابن العماد (شذرات الذہب، ۳/۱۹۹ ـ ۲۰۰)، (۱۰) سٹروتھمان، دردائرۃ المعارف اسلامیہ، طبع اولی، ۳/۶۷۵)، (۱۱) العاملی (اعیان الشیعہ، ۴۶/۲۰ ـ ۲۶)، (۱۲) الذریعہ، ۱/۳۰۲، ۵۰۹)، (۱۳) الزرکلی (الاعلام، ۷/۲۴۵)، (۱۴) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱۱/۳۰۶ ـ ۳۰۷)، (۱۵) بروکلمان (تکملہ ۱/۳۲۲)۔

تصانیف:

۱۔ المقنعۃ (عام فقہی مسائل کے بارے میں، مطبوعہ طہران و تبریز۔ اس کی شرح اس کے شاگرد ابو جعفر محمد موسیٰ (م ۴۶۰ھ/۱۰۶۷ء) نے تہذیب الاحکام کے نام سے لکھی تھی۔
۲۔ کتاب المجالس (کتاب الامالی) کتاب الاختصاص کے نام سے بھی مشہور ہے، مطبوعہ نجف۔
۳۔ رسالہ فی ذبائح اہل الکتاب: برلن میں چار ورق ہیں۔
۴۔ الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی عبادہ، مطبوعہ ایران ۱۳۲۰ھ۔
۵۔ النکت الاعتقادیہ، مطبوعہ بغداد ۱۳۴۱ھ

مندرجہ بالا رسائل کے علاوہ شیخ حفید کے مزید اٹھارہ رسائل ہیں جن کے دو دو چار چار ورق ایران اور عراق کے مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ فارسی از ابوالفتح الحسینی (م ۹۵۰ھ/۱۵۴۳ء)
ترجمہ فارسی از محمد بن شمس الدین محمد الاسترابادی دحل العقائد
شرح عربی از محمد عباس لکھنوی ۔
ترجمہ فارسی از علی بن حسین الزواری ۔
ترجمہ انگریزی از آصف فیضی ـــــــ ـــ مطبوعہ بمبئی و کلکتہ ۱۹۴۲ء

۷۔ مناظرۃ الملک رکن الدولہ مع الصدوق ابن بابویہ (مناظرہ کا موضوع خلفاء بغداد حضرت علی ہے۔اس کا فارسی ترجمہ طہران سے ۱۲۷۹ھ میں شائع ہو چکا ہے ۔

۸۔ کتاب الخصال، مطبوعہ طہران ۱۳۰۲ھ و ۱۳۱۳ھ ۔ اس کا موضوع اچھے اور برے خصائل ہیں۔اس کا فارسی میں ترجمہ محمد باقر نے کیا تھا۔ مطبوعہ طہران ۱۳۶۸ھ ۔

۹۔ ثواب الاعمال، طبع سنگی تبریز ۱۲۹۹ھ ۔

۱۰۔ عقاب الاعمال، مطبوعہ معہ ثواب الاعمال

۱۱۔ المقنع فی الفقہ : مجموعہ جوامع الفقیہ کے ساتھ طہران میں چھپ چکی ہے ؟

۱۲۔ کتاب الھدایۃ (فی الاصول والفروع) مطبوعہ طہران ۔

۱۳۔ اکمال (یا کمال) الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیبۃ وکشف الحیراۃ ، طبع سنگی ، طہران ۱۳۰۱ھ)

۱۴۔ کتاب التوحید : مطبوعہ طہران و بمبئی ۔
شرح فارسی از محمد باقر بن محمد السبزواری (م ۱۰۹۰ھ/۱۶۷۹ء) ۔
شرح فارسی از محمد سعید بن محمد مفید القمی (م ۱۱۰۳ھ/۱۶۹۱ء) ۔

ان کے علاوہ الاختصاص، مصادقۃ الاخوان ، الفضائل ، کتاب فی فقہ النحل الاسلامیہ، صفتہ الجنتہ والنار اور الاخبار عن الصحابہ ..... کے نام سے اُن کے رسائل ہیں ۔

۴۵۔ الجوہری

ابو عبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ بن الحسن الجوہری ، بغداد کے باشندے تھے ، فقہ اور حدیث کے عالم تھے ، ۴۰۱ھ/۱۰۱۱ء میں راہیٔ ملک عدم ہوئے ۔

سوانح حیات

(۱) النجاشی (الرجال ، ۶۷) ۔ (۲) الطوسی (الفہرست ، ۲۳ ، مطبوعہ کلکتہ) ، (۳) الکنتوری (کشف الحجب ، ۵۴۴)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۔ ابو عبداللہ الجرجانی

ابو عبداللہ الحسن بن اسمٰعیل بن الزید بن الحسن الشجری الجرجانی، فقہ کے بڑے عالم تھے۔ وہ ۴۲۰ھ/۱۰۲۹ء میں زندہ تھے۔

حالات کے مصادر

بغدادی؛ تراجم الرجال ۱۲ (منقول از کحالہ، ۳ : ۲۰۷

علمی آثار

کتاب الاعتبار "وسلوۃ العارفین" امبروزیانا (دی آنا) میں صرف دو اوراق (۳۵، ۳۶) ہیں۔ اس مصنف نے اپنی کتاب کا اختصار بھی کیا تھا۔ (اوراق ۲۲۱-۲۲۹) ان کے درمیان ۷۷ ابیات کا ایک قصیدہ بھی ہے۔ بروکلمان ملحق ۲: ۱۰۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقۂ زیدی

شیعوں کا زیدی فرقہ حضرت زید بن علی سے منسوب ہے، جنہوں نے کوفہ میں اپنی امامت کا اعلان کیا تھا اور اموی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرکے ۱۲۲ھ/ ۷۴۰ء میں جاں بحق ہوئے تھے۔ اس بغاوت کے رونما ہونے سے قبل ہی امام محمد باقر (م ۱۱۷ھ/ ۷۳۵ء) کے بہت سے تلامذہ اور دوسرے مشہور راویوں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ امام باقر کے بعد اُن کے بھائی زید امامت کے حقدار ہوں گے۔ ان میں ابو الجارود زیاد بن منذر، ابو خالد الواسطی اور فیصل بن الزبیر الرّسان حضرت زید کے طرف دار تھے جبکہ ان کی اکثریت امام جعفر صادق کی حامی تھی کہ وہ اپنے باپ امام باقر کی وفات کے بعد امامت کے منصب پر فائز ہوں گے۔

ابو الجارود اور اُن کے ہم خیال ساتھی جو جارودیہ کہلاتے تھے، امام باقر کے معتقدوں کے افکار و نظریات کو حضرت زید کے پیروؤں کے معتقدات میں شامل کردیا۔ زیدیوں کی قدیم ترین کتاب جو حضرت زید بن علی سے منسوب ہے، وہ "مجموع الفقہ" ہے جسے کتب زیدیہ کے محقق عالم، گریفینی نے ۱۹۱۹ء میں میلانو (اٹلی) سے شائع کیا تھا۔ اُس نے اپنے مقدمہ میں اس کتاب کی نسبت کو حضرت زید بن علی سے صحیح ثابت کیا تھا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد برجسٹراسٹر اور سٹروتھمان نے اس نسبت کو مشکوک ٹھہرایا تھا اور مجموع الفقہ کی عبارتوں کو فقہائے اہل السنت کی کتابوں سے مقابلہ کرکے اس کو کسی دوسرے مصنف کی تصنیف ثابت کیا تھا۔

مجموع الفقہ اور اہل السنت کی فقہی کتابوں میں مشابہت کی وجہ سے برجسٹراسر نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ شیعی فقہ اہل السنت کی فقہ سے متاثر ہوا ہے۔ گریفینی نے زیدیوں کے بارے میں جو مواد جمع کیا تھا، اُس میں برجسٹراسر نے الطبری کی اختلاف الفقہاء کا اضافہ کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مجموع الفقہ کے مشمولات و مندرجات فقہائے عراق، مثلاً امام ابو حنیفہ، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام ابو یوسف اور امام محمد کی فقہی آراء سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان کی فقہی اصطلاحیں بھی عراقی فقہ سے ملتی جلتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برجسٹراسر نے لمبی چوڑی بحث کے بعد یہ لکھا ہے کہ کتاب "مجموع الفقہ" دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی کی یادگار ہے جبکہ عراقی فقہ اوج کمال کو پہنچ گیا تھا یا اُس کے زمانہ مابعد کی تالیف ہے۔

سٹروتھمان نے کتاب مجموع الفقہ کے داخلی اسمائی کے تناقضات کا زیدیوں کی دوسری کتابوں سے مقابلہ کر کے کتاب مجموع الفقہ کی اصلیت کو مشکوک ٹھہرایا ہے، حالانکہ اس زمانے میں فقہائے اہل السنت اور اہل تشیع کی فقہی آراء میں معمولی سا فرق تھا۔

زمانۂ حال میں مجموع الفقہ کے اعتبار اور عدم اعتبار کا سوال ماڈیلونگ (MADELVING, ۔) نے اپنی کتاب "امام الزیدیہ القاسم بن ابراہیم" میں دوبارہ اٹھایا ہے۔ اُس کا نظریہ ہے کہ کتاب المجموع کی اہمیت اس کا حضرت زید سے انتساب ہے۔ اس کی تحقیق کے مطابق کتاب المجموع ابوخالد عمرو بن خالد الواسطی ابی الجارود کی تخلیق ہے۔ اس کے مخطوطات اور تفسیر القرآن اور دوسرے مصادر سے پتا چلتا ہے کہ ابوالجارود حضرت زید کا راوی تھا اور مجموع الفقہ کا بڑا حصہ احمد بن عیسٰی الزیدی (ولادت ۱۵۷ھ/۷۷۳ء وفات ۲۴۷ھ/۸۶۱ء) کی کتاب امالی میں شامل ہے۔

مسٹر ماڈیلونگ کا یہ نظریہ ہے کہ شیعی مؤرخ نصر بن مزاحم (م ۲۱۲ھ/۸۲۷ء) نے ساری کتاب مجموع الفقہ کو ابراہیم بن الزبرقان سے روایت کیا ہے جو ابوخالد کا راوی تھا، اس لیے سٹروتھمان کے تحقیقی نتائج کتاب کی عدم اصلیت کے بارے میں مبالغہ سے خالی نہیں، کیونکہ ابوخالد نے حضرت زید سے جو کچھ سنا تھا، وہ اُس نے اپنے شاگردوں کو سنا دیا اور ان میں سے ایک شاگرد ـــــ ابراہیم بن الزبرقان نے تمام مسموعات کو ایک کتاب میں جمع کر دیا۔ اب ماڈیلونگ کے تحقیقی نتائج اور سٹروتھمان اور یوسف شاخت کی فکری آراء میں اختلاف ہے۔ شیعی فقہ کے بارے میں مسٹر ماڈیلونگ نے مسٹر شاخت کے نظریہ کو غلط ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شیعی فقہ بہت قدیم زمانے سے چلا آرہا تھا اور سنی فقہ اور شیعی فقہ دونوں ساتھ ساتھ ترقی کی منزلیں طے کر رہے تھے۔

ہماری رائے میں اس ناقضیہ نامرضیہ کو اس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔

فقہ اسلامی کا ظہور پہلی صدی ہجری میں ہُوا اور اسی زمانے میں فقہ کی بُنیادی کتابیں لکھی گئیں۔ دراصل سنی اور شیعہ کی کتب فقہ اپنے اپنے ماحول اور معاشرے کی پیداوار ہیں۔ دونوں کے مضامین کو ایک ہی کتاب سمجھ لینا مؤلف کے سوءِ فہم کی دلیل اور کتب سنت سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ یہ فرض کر لینا کہ ابوخالد ہی کتاب مجموع الفقہ کا تنہا راوی ہے، کتاب کی اصلیت میں شبہ نہیں پیدا کر سکتا۔ کسی کتاب کا اکیلا یا تنہا راوی ہونا علومِ اسلامیہ کی تاریخ میں کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ حضرت زید کی آراء اور کتب زیدیہ میں اُن سے منسوب آراء میں کافی تضاد پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مجموع الفقہ نہایت زمانے میں تالیف ہوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب مذکور الصدر شیعہ سنی اختلافات کے ظہور سے بہت پہلے زمانے کی یادگار ہے، کیونکہ اگر مجموع الفقہ کا انتساب حضرت زید سے نہ ہوتا تو اس میں اور زیدیوں کی کتابوں میں اتحاد اور اشتراک مضامین ہوتا۔ اب بعض مشمولات اور مندرجات کے یکساں اور متحدة المضامین ہونے کی بنا پر ہم یہ کہ نہیں سکتے کہ مجموع الفقہ کسی سُنی عالم نے لکھ کر حضرت زید سے منسوب کر دی ہو۔

بہرحال شیعہ حضرات دوسری صدی ہجری میں اس کتاب سے بخوبی متعارف تھے اور اس سے استفادہ کرتے رہے تھے۔ اب ہم گریفینی کی تحقیق سے متفق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مجموع الفقہ حضرت زید ہی کی تالیف ہے۔

کتب مآخذ

(۱) سٹروتھمان (دراسات بزبان جرمن)، (۲) تُراث الزیدیہ، (۳) قانون الدولة عند الزیدیہ، (۴) العبادات عند الزیدیہ، (۵) مقالہ سٹروتھمان، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، طبع جرمنی، ۴/۱۲۹۵-۱۲۹۷ اور ماڈلونگ C.V. Arendost, Madelung کی کتابیں (الامامۃ الزیدی فی الیمن) و (الامام القاسم بن ابراہیم وعقیدۃ الزیدیہ، بزبان جرمن)

۱۔ حضرت زید بن علی

حضرت زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، جن سے شیعوں کا فرقہ زیدیہ منسوب ہے۔ ۷۹ھ/ ۶۹۸ء میں پیدا ہوئے، کوفہ میں زندگی گزاری۔ بعض معتبر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ بعض مآخذ سے پتا چلتا ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ کو بھی دیکھا تھا لیکن اُن سے روایت نہیں کی۔ انہوں نے اپنے والد امام زین العابدین کے علاوہ امام محمد باقر، ابان بن عثمان، عروہ بن الزبیر وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ خود اُن کے راوی اُن کے اپنے بیٹے حسین و عیسٰی ہیں۔ ان کے علاوہ امام جعفر صادق، الزہری، شعبہ اور ابو خالد الواسطی وغیرہ ہم بھی اُن سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید فقیہ، مفسر ہونے کے علاوہ شاعر بھی تھے۔ جاحظ نے اُن کی مدح سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اُن کا شمار مشہور مقرروں میں ہے (البیان والتبیین، ۳۱۰/۱)۔ عقیدہ کے بارے میں اُن کی اپنی آراء تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے استاد واصل بن عطاء سے متاثر تھے: دیکھیے ابن شاکر، فوات الوفیات ۳۳۵/۱، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۱ء)۔

وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا ذکر برائی اور بدی سے کرنے سے محترز رہتے تھے اور صرف حضرت علیؓ اور اہل بیت کو خلافت کا مستحق سمجھتے تھے (الطبری، ۱۶۹۹/۲-۱۷۰۰ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زید نے ۱۲۲ھ/ ۷۴۰ء میں اموی حکومت کے خلاف بغاوت کی اور میدان جنگ میں شہید ہوئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) طبقات ابن سعد، مطبوعہ یورپ، ۵/ ۲۳۹ ـ ۲۴۰)، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر، ۲/۱/ ۴۰۳ (۳) المسعودی (مروج الذہب، ۵/ ۴۶۳ ـ ۴۷۳) ـ (۴) ابوالفرج الاصفہانی (مقاتل الطالبین، ۱۲۷ ـ ۱۵۱)، (۵) ابن عساکر (تہذیب، ۶/ ۱۵ ـ ۲۵)، (۶) ابن حجر (التہذیب، ۳/ ۴۰۹ ـ ۴۲۰)، (۷) نیز دیکھیے مقالہ سٹروتھمان ـ ــــــــ در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (مطبوعہ یورپ بار اول، ۴/ ۱۲۹۲ء) ـ (۸) Vr.A.ARENDONAK فان ارندونک، (۹) الزرکلی (الاعلام، ۳/ ۹۸) ـ (۱۰) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۴/ ۱۹۰) (۱۱) الذریعہ (۱/ ۳۳۱ ـ ۳۳۳)، (۱۲) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۱۳ ـ

تصانیف:

۱ـ تفسیر غریب القرآن: اس تفسیر کے راوی ابوخالد عمرو بن خالد الواسطی ہیں ـ اس میں مجموع الفقہ کی طرح قدریہ کا دفاع کیا گیا ہے ـ اگرچہ خلق الافعال کے بارے میں معتزلہ کی صریح مخالفت کی گئی ہے لیکن بہت سے عقائد میں حضرت زید معتزلہ کے ہم رائے نظر آتے ہیں ـ سٹروتھمان نے حضرت زید کے مصنف ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سیاسی آراء میں شیعوں کے ہم خیال ہیں، لیکن اس تفسیر میں شیعی عقائد کی جھلک نظر نہیں آتی ـ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس تفسیر میں مذکورہ شروح کو قرآن پاک کی مشہور تفاسیر میں نقل کیا گیا ہے اور تفسیر طبری میں حضرت زید کے حوالے سے بہت سے اقتباسات دیے گئے ہیں جس طرح اسناد پرست تفسیر طبری کے راویوں پر نقد وجرح کرتے رہے ہیں ـ اسی طرح حضرت زید کی تفسیر پر اعتراضات ہوتے رہے ہیں ـ معترضین یہ بھول جاتے ہیں کہ حضرت زید شارح تھے نہ کہ شارع ـ

سٹروتھمان عربوں کے تراثِ اوّلین سے ناواقف تھا ـ اس کو یہ علم نہیں ہوسکا کہ الطبری اسناد کے بعد سابقہ تفسیروں کے اقتباسات دیتے ہیں ـ ان میں سے بعض تفسیریں حضرت زید کے زمانے سے بہت پہلے کی ہیں ـ انہوں نے سابقہ تفسیروں سے بہت کچھ استفادہ کیا ہے اور متاخر مفسروں کی آراء نقل کی ہیں جس طرح ہمیشہ سے مفسرین کرام کا شیوہ رہا ہے، لہٰذا اس تفسیر کی حضرت زید سے نسبت شک وشبہ سے بالا ہے کیونکہ اس کی روایت قدیم کتابوں کی طرح ہوتی چلی آتی ہے ـ

صنعاء (یمن) میں اس کے ایک سو چالیس اوراق ہیں ـ

۲ ـ قرآن کی بعض آیتوں کی تفسیر: اس کے چند اوراق برلن میں ہیں ـ

۳ ـ قراءت ـ اس کے چند اوراق امبروزیانا (اٹلی) میں ہیں ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت زید نے ایک کتاب مرجیوں کے رد میں لکھی تھی، جس کے ایک سو سولہ اوراق برلن میں ہیں، جن کے اوّل و آخر کے صفحات مفقود ہیں۔ اس میں کافر، مشرک، منافق اور مومن وغیرہ اصطلاحات مذکور ہیں۔ حضرت زید نے فاسق کے بارے میں جو رائے ظاہر کی ہے، وہ مجموع الفقہ میں مذکورہ رائے سے مختلف ہے اور زیدی حضرات کا بھی اس سے اختلاف رہا ہے اور متاخر کتابوں سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی۔

۵۔ مجموع الفقہ: گزشتہ صفحات میں اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے، مطبوعہ میلانو ۱۹۱۹ء۔ عباس بن احمد صنعانی کے اضافات کے ساتھ یہ کتاب متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس کی شرح حسین بن احمد بن الحسینی الخیمی نے "الروض الناصر" کے نام سے لکھی تھی جو چار جلدوں میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے (۱۹۲۸-۱۹۳۱ء)

مجموع الفقہ کی دوسری شرح شرف الدین بن صالح السباعی نے مسند الامام زید بن علی بن زین العابدین کے نام سے قاہرہ سے ۱۳۴۹ھ میں شائع کرائی تھی جس کے جامع ابو القاسم عبدالعزیز بن اسحاق البغدادی تھے۔

۶۔ رسالہ فی اثبات وصیۃ امیر المؤمنین و اثبات امامۃ و آئمۃ الحسن والحسین و ذریتھما برلن میں تین ورق ہیں۔

۷۔ تثبیت الامامۃ: تین اوراق برطانوی عجائب گھر لندن میں ہیں۔

۸۔ مناسک الحج و احکام: علم فقہ میں یہ قدیم ترین رسالہ ہے، تین چار ورق برلن میں ہیں۔

۹۔ کتاب الصفوۃ: اہل بیت اور امامت کے بارے میں اُن کا حق: چند اوراق برطانوی عجائب گھر لندن میں ہیں۔

۱۰۔ رسالہ فی حقوق اللہ بروایت ابو خالد الواسطی: تین چار اوراق ویٹیکان میں ہیں۔

۱۱۔ رسالہ فی اجوبۃ زید بن علی: مدینہ منورہ میں حضرت زید کے بھائی نے حضرت زید سے چند سوالات پوچھے تھے اور حضرت زید نے اُن کا جواب دیا تھا۔ چار اوراق مکتوبہ دسویں صدی ہجری کتب خانہ وہبی پاشا (ترکیہ) میں ہیں۔

۱۲۔ رسالہ فی الامامۃ الی واصل بن عطاء: چار اوراق مکتوب دسویں صدی ہجری کتب خانہ وہبی پاشا میں ہیں۔

۱۳۔ قصائد: حدائق الوردیہ میں مذکورہ قصائد، جاحظ نے کتاب البیان والتبیین (۱/۵۸-۵۹) میں حضرت زید کے چند ابیات نقل کیے ہیں اور ان کے حکمت آمیز اقوال بھی دیئے ہیں۔

ایک نامعلوم مصنف کا قصیدہ۔ الابانہ عن من اھب زید الفرضی میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ہارون بن سعد العجلی

ہارون بن سعد العجلی، اپنے زمانے میں زیدیوں کے سربراہ تھے۔ واسط میں خلیفہ المنصور کے مقابلے میں ابراہیم بن عبداللہ بن الحسن الطالبی کی حمایت کی، وہ محدث اور عابد و زاہد تھے، ابو حازم الاشجعی الاعمش وغیرہ سے حدیث روایت کرتے ہیں جبکہ خود اُن کے راوی سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ ہیں۔ انہوں نے ۱۵۰ھ/۷۶۸ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مصادر

(۱) تاریخ الطبری، ۳/ ۳۰۲-۳۰۴، (۲) النوبختی (فرق الشیعہ، ۵۰)، (۳) ابوالفرج الاصفہانی ۳۵۹-۳۶۲)، (۴) المرزبانی (معجم الشعراء، ۴۶۱، بارثانی)۔ (۵) ابن حجر (التہذیب، ۱۱/۶)۔ (۶) الزرکلی (الاعلام، ۹/ ۴۰)، (۷) ماڈیلونگ ص ۴۹، ۔ (۸) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۱۴، عدد ۳)۔

علمی آثار

ہارون بن سعد کے ایک قصیدے کے نو اشعار، جو انہوں نے روافض کی ہجو میں لکھے تھے، ہم تک پہنچے ہیں؛ دیکھیے ابن قتیبہ (عیون الاخبار، ۲/ ۱۴۵)، جفر: علم غیب میں ایک رسالہ جو انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے: دیکھیے ابن خلدون (مقدمہ) انگریزی ترجمہ، ۲/ ۲۰۹-۲۱۰)۔ یہ رسالہ امام جعفر صادق سے بھی منسوب چلا آرہا ہے۔

۳۔ احمد بن عیسیٰ

ابو عبداللہ احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ المختفی البغدادی، اہل بیت سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۱۵۷ھ/ ۷۷۳ء میں پیدا ہوئے۔ جب اُن کے باپ ابو عیسیٰ کا انتقال ہوا تو وہ صرف آٹھویں برس میں تھے (م ۱۶۶ھ/ ۷۸۳ء)۔ زیدی احمد بن عیسیٰ کو اپنا امام قرار دیتے ہیں، ہارون الرشید کی دعوت پر وہ بغداد آگئے لیکن انہیں قید خانے میں ڈال دیا گیا، اور وہ کسی طرح قید خانے سے بھاگ نکلے اور اپنی وفات تک بصرے میں چھپے رہے (۲۴۷ھ/ ۸۶۱ء)۔

احمد بن عیسیٰ علم کلام میں معتزلہ کا رد کیا کرتے تھے اور شیعوں کی امامت کو امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں محدود نہیں سمجھتے تھے۔ (عدالت ظاہرہ)، دیکھیے ماڈیلونگ، ص ۵۲)۔ آنے والی صدیوں میں اُن کو استادِ اعظم مانا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مراجع

(۱) ابن قتیبہ (المعارف، ص ۱۱۱)، (۲) تاریخ الطبری، ۳/ ۶۵۱، ۱۷۴۶، ۱۸۵۷)، (۳) ابوالفرج الاصفہانی (مقاتل الطالبین، ۴۲۰، ۴۴۲، ۶۱۹، ۶۲۷)، (۴) العاملی (اعیان الشیعہ، ۹/ ۱۳۱-۱۳۶)۔ (۵) الزرکلی (الاعلام)۔ نیز دیکھیے احمد بن عیسٰی پر سٹروتھمان (اسلام ۲۰/ ۵۱) اور ماڈیلونگ کے مقالات)، (۶) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۱۴، عدد ۲)۔

علمی آثار

الآمالی: بروایت ابوجعفر محمد بن منصور بن یزید المرادی (م ۲۹۰ھ/ ۹۰۳ء) دو اوراق امبروزیانا میں ہیں۔

۴۔ ابو محمد القاسم

ابو محمد القاسم بن ابراہیم بن اسماعیل الحسنی العلوی الرسی، ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑی میں مقیم رہے۔ اپنے بھائی محمد کی وفات کے بعد اُن کے مریدوں کی سربراہی کی۔ وہ زیدیوں کی ایک شاخ القاسمیہ کے بانی ہیں جو آج بھی موجود ہے۔ وہ مسئلہ الوہیت میں معتزلہ کے ہم پلہ اور مرجئہ کے مخالف تھے، دیکھیے سٹروتھمان کا مقالہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ بار اوّل، ۲/ ۱۲۹۵) ابو محمد القاسم نے ۲۴۶ھ/ ۸۶۰ء میں جبل الرس میں رحلت کی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) ابوالفرج الاصفہانی (مقاتل الطالبین، ۵۵۳، ۵۵۶)، (۲) المرزبانی (معجم الشعراء، ۲۱۷-۲۱۸)، (۳) الواسعی (تاریخ الیمن، ۱۸)، (۴) اعیان الشیعہ، ۴۲/ ۳۳۱)، (۵) الزرکلی (الاعلام، ۶/ ۵)، (۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۸/ ۹۱)، (۷) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۱۴)، (۸) ماڈیلونگ (امام القاسم بن ابراہیم وعقیدیۃ الزیدیہ، بزبان جرمن، برلن ۱۹۶۵ء

تصانیف

۱۔ ابو محمد القاسم نے تیس کے قریب رسائل مختلف عنوانات پر لکھے ہیں، جن کے دو۔ دو، چار چار اوراق مختلف کتب خانوں میں ہیں۔ یہ رسائل زندیقیوں، رافضیوں، عیسائیوں اور خارجیوں کے رد میں ہیں۔ ایک مجموعہ رسائل بھی ہے، جس میں تیئس رسائل شامل ہیں۔

۲۔ تفسیر القرآن: یہ تفسیر چار زیدی تفاسیر سمیت (مخطوطہ ۱۰۶۵ھ) صنعا کے کتب خانے میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ الخمسۃ الاصول : زیدیوں کے علمِ اصول میں یہ قدیم ترین کتاب ہے، جس کی شرح قاضی عبدالجبار بن احمد بن عبدالجبار (م ۴۱۵ھ/ ۱۰۲۵ء) نے لکھی تھی، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۶۵ء۔ اس کے حواشی بہت سے فضلاء نے لکھے ہیں ۔

۵۔ ابن القاسم الرسّی

ابو علی محمد بن القاسم بن ابراہیم الحسنی الرسی (سابق الذکر مصنّف کے بیٹے کی مندرجہ ذیل کتابیں ہم تک پہنچی ہیں ۔

۱۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰؑ کے قصہ کے بارے میں سوالات کے جوابات : برطانوی عجائب گھر، لندن میں چار ورق ہیں ۔

۲۔ رسالہ مع رسالۃ الہادی الی الحق : برطانوی عجائب گھر میں تین ورق ہیں ۔

۶۔ المرادی

ابو جعفر محمد بن منصور بن یزید المرادی، زیدی مذہب کے مفسّر قرآن تھے۔ مزید برآں وہ محدث، فقیہ اور مورخ بھی تھے، احمد بن عیسیٰ بن زید سے حدیث روایت کرتے تھے ۔ انہوں نے ۲۹۰ھ/ ۹۰۳ء میں انتقال کیا ۔

حالات کے مصادر

(۱) ابن الندیم (الفہرست ۱۹۴)، (۲) جنداری (تراجم الرّجال، منقولہ از الکحالہ (معجم المولفین، ۱۲/ ۵۳) (۳) ۳۵، ۹۶ ۔

علمی آثار

ابو عبداللہ محمد بن علی الحسنی (م ۴۴۵ھ/ ۱۰۵۳ء) نے الجامع الکافی فی فقہ الزیدیہ میں ابو جعفر محمد بن منصور اور احمد بن عیسیٰ، القاسم بن ابراہیم اور الحسن بن یحییٰ کی کتابیں (رسائل) جمع کر دی ہیں ۔

۷۔ الہادی الی الحق

ابو الحسین یحییٰ بن الحسین بن القاسم بن الابراہیم الحسنی الہادی الی الحق الرّسّی مدینہ منورہ میں ۲۲۰ھ/ ۸۳۵ء میں تولد ہوئے اور الفرع (البحار) میں اپنے عزیزوں کے ہاں مقیم رہ کر فقہ اور دوسرے علوم کی تکمیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ۔ اُن کے علم وفضل اور زہد وورع کے سبب فرقہ زیدیہ کو بڑا فروغ ہُوا۔ حاکم یمن ابوالعتاہیہ سے اُن کی خط وکتابت رہتی تھی، جس نے انہیں اپنے ملک میں آمد کی دعوت دی؛ چنانچہ الہادی الی الحق اپنے پچاس مریدوں کو لے کر ۲۸۳ھ/۲۸۳ء میں صعدۃ چلے آئے، جو حج کے راستے میں مکہ اور صنعاء کے درمیان واقع ہے ۔ اُس وقت خلیفہ المعتضد سریر آرائے سلطنت تھا۔ یہاں لوگوں نے اُنہیں ہادی الی الحق کا خطاب دیا۔ بعدازاں اُنہوں نے نجران فتح کر کے متشدد عباسیوں سے جنگ کی اور صنعاء پر قبضہ کرلیا۔ مکہ معظمہ میں اُن کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ آخر کار اُنہوں نے ۲۹۸ھ/۹۱۱ء میں وفات پائی ۔

سوانح کے مراجع

(۱) المسعودی (مروج الذہب، ۸/۱۹۶، ۲۷۹، (۲) ابن الندیم (الفہرست، ۱۹۴) (۳) الہمدانی (الاکلیل، ۱۰/۱۸، ۱۸۱، ۲۱۰)، (۴) ابن خلدون (تاریخ ۴/۱۱۱)، (۵) الواسعی (تاریخ الیمن، ۲۱-۲۳) (۶) الزرکلی (الاعلام، ۹/۱۷۱-۱۷۲)، (۷) الکحالہ (معجم المولفین، ۱۳/۱۹۲)، (۸) سٹروتھمان دراسلام، ۱/۳۵۸، ۲/۱۳)، (۹) ۱۱۵-۲۸۰۔

الہادی الی الحق کی سیرت پر مندرجہ ذیل کتابیں لکھی گئی ہیں ۔

۱۔ ابوجعفر محمد بن سلیمان الکوفی (م ۲۹۸ھ/۹۱۰ء): سیرۃ امام الہدیٰ والصدق، امیرالمومنین الہادی الی الحق۔

۲۔ احمد بن محمد بن عبیداللہ العلوی: سیرۃ الہادی (زمانۂ تالیف ۳۰۰ھ/۹۱۲ء) الہادی الی الحق کے بارے میں روایت کی ہیں، اُن کے دو تین ورق برطانوی عجائب گھر میں ہیں ۔ اس کے شاگردوں نے اس کی زندگی اور مذہب کے بارے میں بہت سی روایات بیان کی ہیں ۔

۱۔ تفسیر القرآن: یہ کتاب اُسی تفسیر کا تکملہ ہے جس کی ابتدا اُن کے جدِامجد القاسم اور چچا محمد نے کی تھی اور تکمیل اُن کے بیٹوں المرتضیٰ اور الناصر نے کی ۔ یہ مکمل تفسیر چار سو اوراق پر مشتمل ہے المکتوبہ ۱۰۶۵ھ) اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الزیدی الشرفی (زمانۂ حیات گیارہویں صدی ہجری) کی تفسیر کا بنیادی ماخذ ہے ۔

۲۔ ان کے علاوہ ہادی الی الحق کے انتالیس رسائل بھی ہیں، جن کے ۲، ۳، ۴۔ اوراق مختلف کتاب خانوں میں ہیں ۔

۸۔ الاطروش

ابومحمد الحسن بن علی بن الحسن بن علی الناصر للحق الحسینی الاطروش ۲۳۰ھ/۸۴۴ء میں مدینہ میں تولد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاطروش نے جن مسائل میں شیعوں سے اختلاف کیا ہے۔ اُس کے لیے دیکھیے علی بن ابی جعفر بیر مرد الالیمی کی المغنی فی رؤوس مسائل الخلاف ... اس کے وٹیکان میں ۱۵۲، اوراق (نوشتہ قبل از ۶۷۰ھ) ہیں۔

۹۔ المرتضیٰ لدین اللہ

ابوالقاسم محمد بن یحییٰ بن الحسین المرتضیٰ لدین اللہ کہا جاتا ہے کہ اُن کی ولادت ۲۷۸ھ/۸۹۱ء میں صعدہ میں ہوئی۔ وہ اپنے باپ الہادی الحق کے ہمراہ یمن میں مقیم رہے، پھر قرامطہ کے خلاف معرکہ آرائیوں میں شریک رہے اور ۲۹۹ھ/۹۱۱ء میں اپنے باپ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

سوانح کے مصادر

الحوسمی (الافادہ) منقولہ از آرینڈونک، الزرکلی، ۳/۸، (۲) الجنداری (الرجال ۳۶)، (۳) الکحالہ (معجم المولفین، ۱۲/۱۰۱)۔ (۴) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۶، عدد ۱۵۔

علمی آثار

۱۔ مختصر من کتاب النہی عن رسول اللہ: پانچ اوراق نوشتہ ۱۰۴۴ھ برطانوی عجائب گھر اور دو سو اوراق (۹ تا ۲۱۳) امبروزیانا میں ہیں۔

۲۔ تین رسائل، جن میں بعض سوالات کے جوابات مرقوم ہیں۔

۳۔ تفسیر: یہ اُس تفسیر کا تکملہ ہے جس کے آغاز اُن کے دادا اور باپ نے اضافہ کیا تھا۔ صنعاء (یمن) میں اس کے چار سو اوراق ہیں۔ اُن کے اور اُن کے باپ سے منسوب چند قصائد بھی ہیں جو سیرت الہادی میں مذکور ہیں۔

۱۰۔ الناصر لدین اللہ

احمد بن یحییٰ بن القاسم الحسنی الناصر لدین اللہ، الہادی الی الحق کے بیٹے۔ جب اُن کے بڑے بھائی امامت سے معزول ہوئے تو وہ منصب امامت پر فائز ہوئے اور ۳۰۱ھ/۹۱۳ء میں انہوں نے قرامطہ سے بہت سی معرکہ آرائیاں کیں اور ۳۲۵ھ/۹۳۷ء میں وفات پا گئے۔

حالات کے مراجع

(۱) الجنداری (تراجم) فان آرینڈونک۔ ص ۴۰ا۔ اور سٹروتھمان کے مقالات، در دائرۃ معارف الاسلامیہ (یورپی طباعت، ۳/۹۳۷ء (۲) الزرکلی (الاعلام ۱۰/۲۵۳) (۳) الکحالہ (معجم المولفین، ۲/۲۰۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئے اور داعی العلوی الکبیر الحسن بن زید کے عہد حکومت میں طبرستان چلے آئے۔ پہلے تو نیشاپور کے والی نے اُن کا ساتھ دیا، لیکن پھر بدعہدی کر کے اطروش کی حمایت سے ہاتھ کھینچ کر انہیں قید کر دیا۔ رہائی کے بعد وہ القائم کے ہاں جُرجان چلے آئے اور سامانیوں کے خلاف جنگ میں شریک ہُوئے۔ شکست کے بعد بھاگ کر انہوں نے دیلمیوں کی پناہ لی جنہوں نے اُن کی خوب آؤ بھگت کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اُن کے بہت سے حمایتی جمع ہو گئے۔ ان میں سے اکثریت دیلمیوں کی تھی جو بحیرۂ قزوین کے ساحل پر رہتے تھے۔ ۳۰۱ھ/۹۱۳ء میں احمد بن اسماعیل السامانی کی خراسانی فوج کو شکست ہُوئی تو وہ آمل چلے آئے اور اُس کو اپنا مرکز بنا لیا۔ اطروش شاعر تھے، جو عقائد اور فقہ اور حدیث پر طبع آزمائی کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ اُن کی فقہی آراء یمنیوں سے مختلف رہی ہیں، لیکن وہ زیدیوں کی ایک چھوٹی سی شاخ الناصریہ کے بھی بانی مبانی ہیں۔ وہ ۳۰۴ھ/۹۱۷ء میں اس جہان سے کوچ کر گئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) تاریخ الطبری، ۳/۱۵۲۳۔ (۲) المسعودی (مروج الذہب، ۷/۳۴۳۔ (۳) ابن الندیم (الفہرست ۱۹۲)۔ (۴) النجاشی (الرجال، طباعت ثانی ۴۵-۴۶)۔ (۵) ابن مسکویہ (تجارب الامم، ۵/۱۰۲۔ (۶) خوانساری (روضات الجنان، ۱۶۷-۱۶۸)۔ (۷) سٹروتھمان کا مقالہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، بار اوّل، ۴/۱۱۴۷-۱۱۴۹)۔ (۸) اعیان الشیعہ، ۲۲/۲۸۸-۳۱۴۔ (۹) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۳/۲۵۲)۔ (۱۰) موڈیلونگ، ۱۵۹-۱۔ (۱۱) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۷)۔

علمی آثار

۱۔ البساط : یہ کتاب زیدی مذہب کی ترجمان ہے۔ اس کے صرف تینتیس اوراق صنعاء میں ہیں۔

۲۔ کتاب الابانۃ : یہ کتاب ابو جعفر محمد بن یعقوب الہوسمی (م پانچویں صدی ہجری) کی شرح سمیت ہم تک پہنچی ہے اور اس کی پہلی جلد میونخ (جرمن) اور امبروزیانا میں دوسری جلد کے ۱۸۹ اوراق (مکتوبہ نویں صدی ہجری) ہیں۔

۳۔ قصیدہ جس کی تخمیس صالح بن عبداللہ بن مغل (م ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء) کی تھی۔ اس کے چند اوراق برطانوی عجائب گھر میں ہیں۔

۴۔ کتاب الاحتساب : حسبہ کے بارے میں، اس کے چند اوراق (مکتوبہ گیارھویں صدی ہجری) کے آٹھ اوراق برطانوی عجائب گھر میں ہیں۔ نیز دیکھیے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی آثار

تفسیر: یہ اس تفسیر کا تکملہ ہے، جس کا آغاز اس کے دادا نے کیا تھا اور باپ اور بھائی نے اضافے کیے تھے۔ اس کے چار سو اوراق مکتوبہ ۱۰۶۵ھ یمن میں ہیں۔

۱۱۔ ابن البقّال

ابوالقاسم عبدالعزیز بن اسحاق بن جعفر رُوز بہان بن بقال ۲۷۲ھ/۸۸۵ء میں تولد ہُوئے۔ وہ محدث تھے جنہوں نے فقہ زیدیہ میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ وہ ۳۶۳ھ/۹۷۴ء میں راہیِ ملک عدم ہُوئے۔

سوانح کے مآخذ

(۱) تاریخ بغداد، ۱۰/۴۵۸-۴۵۹۔ (۲) الطوسی (فہرست، ۱۴۵، عدد ۵۳۷)۔ (۳) طوسی (الرجال، ۴۸۳)۔
(۴) الذہبی (میزان الاعتدال، ۲/۱۳۳)، (۵) ابن حجر (لسان المیزان، ۴/۲۵)۔ (۶) الکحالہ (معجم المولفین، ۵/۲۴۳)۔

علمی آثار

ترتیب الاعتقاد و تقریب الاستشہاد: فقہ زیدیہ کی کتاب جس کے ۱-۷۷ اوراق مکتوبہ دسویں صدی ہجری مکتبہ وہبی میں ہیں۔

المنصور باللہ العیانی

ابوالحسین القاسم بن علی بن عبداللہ المنصور باللہ العیانی، یمن کے چوتھے زیدی امام سال ہائے ۳۸۹ھ/۹۹۹ء - ۳۹۳ھ/۱۰۰۲ء کے درمیان منصب امامت پر فائز رہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک سو کتابیں لکھی تھیں۔ انہوں نے ۳۹۳ھ/۱۰۰۲ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) مقالہ سٹروتھمان، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (بار اوّل، ۳/۲۷۰)، (۲) الزرکلی (الاعلام، ۶/۱۱)۔
(۳) مادیلونگ، ۱۹۴-۱۹۶)، (۴) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۱۷، عدد ۷)

علمی آثار

کتاب التفریع۔ اس میں کتاب الطہارت اور کتاب الفرائض کے ابواب شامل ہیں۔ اس کے مستخرج کے چند اوراق (۱۸۳ب-۱۵۵) برطانوی عجائب گھر میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ المہدی لدین اللہ

حسین بن القاسم بن علی بن عبداللہ المہدی لدین اللہ، زیدیوں کے پانچویں امام، جو ۳۸۴ھ/۹۹۴ء میں پیدا ہوئے اور ۴۰۴ھ/۱۰۱۳ء میں اگلے جہاں کو سدھارے جبکہ صنعاء کے شمال میں البون میں ایک معرکہ برپا ہوا تھا۔

سوانح کے مصادر

(۱) ہدیۃ العارفین، ۱/۳۰۷، (۲) الزرکلی (الاعلام، ۲/۲۷۴)، (۳) مادیلونگ ۱۹۸-۲۰۰)۔
(۴) بروکلمان (۱/۱۹۸، عدد۔

علمی آثار

عبداللہ المہدی نے مندرجہ ذیل چوبیس رسائل لکھے تھے، جن کے دو، دو۔تین تین رسائل مختلف کتاب خانوں میں ہیں۔

(۱) کتاب الاکفاء، (۲) کتاب السبیلین العقل والنفس (۳) تفسیر الغریب من کتاب اللہ (۴) التحدی للعلماء والجہال والرد علی الزینم وغیرہ من الضلال۔ (۵) الرد علی اہل التقلید والنفاق۔ (۶) الرد علی من انکر الوحی بعد ختم النبیین۔ (۷) موعظۃ۔ (۸) کتاب الرد علی الملحدین وغیرہم من فرق الضالین۔ (۹) التوحید والتناہی والتحدید (۱۰) بناء الحکمۃ۔ (۱۱) الرد علی من نکر قتل عدو اللہ (ابی حاتم)۔ (۱۲) الفرق بین الافعال والرد علی الکفرۃ الجہال۔ (۱۳) الامامۃ (۱۴) الادلۃ علی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ذات الٰہی کی صفات پر دلائل۔ (۱۵) مختصر من التوحید (۱۶) التوکل علی اللہ ذی الجلال والرد علی المشبہ الضلال (۱۷) الرحمۃ وابتداء اللہ سبحانہ لعبادہ بالنعمۃ (۱۸) الدلیل علی حدث الاجسام۔ (۱۹) الطبائع۔ (۲۰) شواہد الصنع والادلۃ (۲۱) منہج الحکمۃ والفوائد (۲۲) کتاب التوفیق والتسدید والآداب (۲۳) کتاب الصفات (۲۴) کتاب الاسرار۔ اللہ تعالیٰ کی مخفی حکمتوں کی وضاحت اور کفار کا رد۔

۱۴۔ المؤید

امام مؤید باللہ احمد بن الحسین بن ہارون البطحانی کی کنیت ابوالحسین تھی اور وہ طبرستان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ۳۳۳ھ/۹۴۴ء میں پیدا ہوئے اور دیلم میں زیدیوں کی امامت پر فائز ہوئے اور بیس برس تک امامت کے منصب پر فائز رہے۔ انہوں نے لدنجا میں ۴۱۱ھ/۱۰۲۰ء میں یا ۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پائی ۔

سوانح کے مآخذ

(۱) جُنداری (الرجال، ۲ ۔ (۲) الواسعی (الدرّ الفرید، ۲۷، قاہرہ ۱۳۵۷ھ)۔ (۳) اعیان الشیعہ ۸/ ۲۰۵ (۴) الزرکلی (الاعلام، ۱/ ۱۱۲)۔ (۴) الکحالہ (معجم المولفین، ۱/ ۲۰۹۔ (۵) بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۱۷۔ (۶) اسٹروتھمان ارندونک اور مادیلونگ نے المویدپہ بھی مقالات لکھے ہیں ۔

علمی آثار

۱۔ کتاب الافادہ : فقہ کی ایک کتاب معہ اضافات جس کو مولف کے معاصر ابوالقاسم حسین بن علی ابن تال ہوسمی نے جمع اور روایت کیا تھا۔ اس کے ۱۴۱ اوراق امبروزیانا اور ۱۴۹ اوراق نوشتہ نویں صدی ہجری بنگال میں محفوظ ہیں ۔ اس کی شرح قاضی عماد الدین ابو مُقر شریح بن المویدالمویدی الشرجی نے لکھی تھی (۴۰۰ ۔۔ ۴۵۰ھ) جس کا اختصار محی الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن الولید نے الجواہر و الدرر المستخرجہ من شرح ابی مضر کے نام سے کیا تھا (۶۰۰ھ/ ۱۲۰۳) ۔ اس کے ۳۱۷ اوراق مکتوبہ ۱۰۷۸ھ برطانوی عجائب گھر میں ہیں ۔

۲ ۔ اثبات النبوۃ : قاہرہ میں ۹۱ اوراق مکتوبہ ۵۵۱ھ ہیں ۔

۳ ۔ التجرید : فقہ الہادی کی ایک کتاب جو شرح سمیت چار جلدوں میں ہے ۔ اس میں القاسم اور الہادی کے اختلاف اور عبادات کے چودہ اور معاملات کے اکیس موضوعات مذکور ہیں، قلمی نسخہ امبروزیانا میں ہے ۔

۴ ۔ کتاب الدعوۃ : امبروزیانا میں چار اوراق مکتوبہ گیارہویں صدی ہجری ہیں ۔

۵ ۔ سیاستہ المریدین : ریٹی گن میں تیرہ اوراق نوشتہ دسویں صدی ہجری ہیں ۔ اس کا رد حمیدالدین الکرمانی (ت ۴۱۱ھ/ ۱۰۳۱م) نے الکافیہ فی الرّد علی ..... کے نام سے لکھا تھا ۔

۶ ۔ الآمالی، مطبوعہ صنعاء ۱۳۵۵ھ ؛

۷ ۔ کتاب فی نصرۃ مذاہب الزیدیہ : دارالکتب قاہرہ میں قلمی نسخہ مکتوبہ ۵۵۱ھ ہے ۔

۱۵۔ علی بن بلال الاملی

ابوالحسن علی بن بلال الاملی الزّیدی ، صبق المویدباللہ الہارونی جس نے پانچویں صدی کے اوائل میں وفات پائی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مآخذ

الطوسی (الترجال، ۴۰۴، ۴۱۷، ۴۳۲، ۴۸۶ ۔

علمی آثار

۱۔ شرح (جامع، الاحکام فی الحلال والحرام مصنفہ ہادی الی الحق، دیکھیے ص ۵۶۵

۲۔ الوافی (فی فقہ الہادی)، صنعاء (یمن) میں پہلی جلد کے ۱۶۴ اوراق ہیں ۔

اس کی شرح ابو جعفر محمد بن یعقوب الہوسمی الناصری نے الکافی علی الوافی کے نام سے لکھی تھی، جس کی جلد چہارم کے ۱۹۶ اوراق (مکتوبہ ۵۹۰ ھ) صنعاء میں ہیں ۔

۱۶۔ ابو جعفر الہوسمی

ابو جعفر محمد بن یعقوب الہوسمی الناصری، ابوالب یحیٰی بن الحسین الہارونی الناطق بالحق (م ۴۲۴ھ/۱۰۳۲ء) دیکھیے بروکلمان، ۱/۴۰۲) ۔

علمی آثار

۱۔ شرح علی الابانہ : مصنفہ الاطروش

۲۔ الکافی علی الوافی : وافی مؤلفہ علی بن بلال کی شرح ۔

۳۔ الشرح فی الفرائض : امبروزیانا میں ایک سو اوراق مکتوبہ ۱۲۹۱ھ ہیں ۔

۱۷۔ الخلیل الزیدی

علی بن محمد الخلیل الجیلی (زمانہ حیات پانچویں صدی ہجری) نے فقیہ المؤید باللہ احمد بن الحسین ہارونی کی فقہ میں "المجموع الفقہی" تالیف کی تھی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسماعیلی

اسماعیلی، شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو اُن کے چھٹے امام جعفر صادق (م ۱۴۸ھ/۷۶۵ء) کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل سے منسوب ہے۔ امام جعفر صادق نے امامت کے لیے اسماعیل کے بجائے جس نے ۱۴۳ھ/۷۶۰ء میں انتقال کیا تھا، اپنے دوسرے بیٹے موسیٰ کاظم کے حق میں وصیت کی تھی، لیکن شیعوں کی ایک جماعت نے موسیٰ الکاظم کی امامت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اسماعیل ہی کو جائز امام سمجھتی رہی۔ تاریخ میں اسماعیلیوں کی سرگرمیوں کا آغاز تیسری صدی ہجری سے ہوتا ہے اور تیسری صدی ہجری کے اواخر ہی میں ان کی تنظیم پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی اور ایران، شام اور المغرب میں بہت سے لوگ ان کے پیروکار بن گئے۔

اگرچہ اسماعیلیوں کی رائے میں ان کے اماموں کے ظہور کا تسلسل برابر قائم رہا، لیکن اُن کے مذاہب کے قیام کے ڈیڑھ سو برس بعد تک ان کی تاریخ کی کوئی مستند شہادت ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی۔ ہماری دسترس میں اسماعیلیوں کی قدیم ترین کتاب دعائم الاسلام مصنفہ قاضی النعمان (م ۳۶۳ھ/۹۷۴ء) ہے جو اسماعیلی فقہ کی بنیادی کتاب ہے۔ اب اسماعیلیوں کے بہت سے ذیلی فرقے بن گئے ہیں جو ایک دوسرے سے نمایاں اختلاف رکھتے ہیں۔ آج بھی بہت سے اسماعیلی وسطی ہند، گجرات، شمالی ہند، ترکستان، افغانستان، ایران، شام اور یمن میں پائے جاتے ہیں۔

اسماعیلی عقائد

اسماعیلیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صفات سے منزہ ہے۔ اُس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ ہمارے وہم و خیال سے ماوراء ہے۔ اُس نے اپنے "امر" سے اس عالم کو پیدا کر کے عقل کو پیدا کیا جو تمام صفات الٰہیہ کی حامل ہے اور عقل ہی خارجی صورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ جلوہ گر ہوتا ہے۔ علم عقلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات کا جوہر ہے اور عقل سے نفس کی پیدائش ہوئی۔ جب نفس معرفت کے اعتبار سے ناقص ہے تو ضروری ہے کہ وہ درجہ کمال تک پہنچنے کے لیے راغب ہو۔ اس سے مقررہ حرکت پیدا ہوتی ہے جس کے مقابل حرکت الفیض ہے۔

نفس سے حدِ جسمانی الاوّل (زمین و سیارگان خمسہ، شمس و قمر) پیدا ہوئی جو جسمانی سلیسی ہے اور اشکال کی صورت جسمانی وہ ہے جس کی روحانی امثال عقل میں پائی جاتی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی دو ضروری اور اصلی چیزیں پائی جاتی ہیں اور وہ مکان و زمان ہیں۔ اتحاد خمسہ مذکورہ کائنات عناصر کی حرکت کا سبب ہے..... معرفت کا حصول ہی ہدایت کا راستہ ہے اور یہ صرف حدالجسمانی جو روحانی الاوّل کے مماثل ہے، سے حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف انبیائے کرام یا کرہ ارض پر اُن کے نائبین یعنی آئمہ ہی ارباب نظم جہاں ہیں۔ یہ اکابرِ عقل روحانی کے نمائندے ہیں۔

حدودِ جسمانی میں عقل کے مقابل "ناطق" اور نفس کے عوض اساس کی اصطلاح ہے۔ اسماعیلی عقائد کی رُو سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناطق تھے اور حضرت علی اساس تھے جو باطنی تاویل سے وحی کی تشریح کیا کرتے تھے (اسماعیلیوں کے عقائد افلاطونی نظریات اور شیعی علمِ کلام کا ملغوبہ ہیں۔ مترجم)

اسماعیلی بہت سے فرقوں میں منقسم ہیں جو ایک دوسرے سے واضح اختلاف رکھتے ہیں۔ اب اسماعیلی وسطی ہند، گجرات، شمالی ہند، ترکستان، ایران، شام اور یمن میں پائے جاتے ہیں۔

اسماعیلیوں کے بارے میں مطالعات

(۱) الوار (   ) تھے، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، یورپی ایڈیشن، ۲/۵۸۷-۵۹۰)۔
(۲) نیز دیکھیے انڈکس اسلامیکس   عدد ۲۹۱۶ - ۲۹۶۱ - (۳) ایوانوف (IVANOV) در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، بذیل مادہ اسماعیلیہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، اضافات ۱۰۱)، (۴) دراسات عن الاسماعیلیہ المکبرۃ فی ایران، قاہرہ ۱۹۴۸ء، (۵) ابن القداح (المؤسس المزعوم الاسماعیلیہ - (۶) التراث الاسماعیلی، دلیل ببلیوگرافی۔   طبع دوم، طہران، ۱۹۶۳ء

۴۔ ابو حاتم رازی

ابو حاتم احمد بن حمدان بن احمد الورشانی اللیثی الرازی، رے کے رہنے والے تھے۔ ہمیں اُن کی زندگی کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ وہ بغداد میں المبرد (م ۲۸۵ھ/۸۹۸ء) اور ثعلب (م ۲۹۱ھ/۹۰۴ء) سے شناسائی رکھتے تھے۔ انہوں نے طبرستان، دیلم، اصفہان اور رَے کے سیاسی معاملات میں نمایاں اور سرگرم حصہ لیا تھا۔ ابو حاتم رازی نے ۳۲۲ھ/۹۳۳ء میں انتقال کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مصادر

(۱) ابن الندیم (الفہرست، ۱۸۸ - ۱۸۹)، (۲) بغدادی (الفرق، ۲۶۷)، (۳) سیاحت نامہ نظام الملک، مطبوعہ شیفر، (۴) ابن حجر (لسان المیزان، ۱/۱۶۴)، (۵) نیز دیکھیے ایفانوف (تراث الاسماعیلی) دراسات عن الاسماعیلیۃ المبکرۃ فی ایران (۶) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۳)، (۷) پال کراوس در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (لیڈن ایڈیشن، بار دوم، ۱/۱۲۵)، (۸) قنواتی (۹) الزرکلی (الاعلام، ۱/ (۱۰) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۱/۲۱۱، (۱۱) فایدا (حروف و الاصوات عبد ابی حاتم الرازی، در عربیکا ۸/۱۹۶۱/۱۱۳-۱۳۰ -

علمی آثار

۱- کتاب الزینۃ : اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے حروف اور اسماء کے بیان اور اُن کے باہمی فرق سے ہوتی ہے، مطبوعہ قاہرہ، دو جلد ۱۹۵۶ - ۱۹۵۸، اس کے بارے میں دیکھیے حسین الہمدانی، بحث در مؤتمر المستشرقین ۸/۱۹۶۱/۲۰۹ - ۲۱۰ -

۲- اعلام النبوۃ : یہ کتاب ایک ملحد یعنی ابوبکر محمد بن زکریا رازی کے رد میں ہے۔ دیکھیے بروکلمان، ۱/۲۳۳) ان دونوں کے مناظرات کراؤس نے مجموعہ رسائل فلسفیہ (مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۹، ص ۲۹۱ - ۳۱۶) میں شائع کرا دیے ہیں -

۳- کتاب الاصلاح - اسماعیلی نقطۂ نظر سے قرآن پاک کی تاویل۔ اس میں بعض تکوینی مسائل بھی مذکور ہیں - اس کا ناقص نسخہ بمبئی میں ہے -

۲- النسفی

ابو عبد اللہ محمد بن النسفی (النخشبی) ناصری خسرو نے اُس کو خوان الاخوان لکھا ہے۔ اور سال ۳۳۱ھ/ ۹۴۲ء کے ضمن میں ترکستانی وشنق کا ذکر کیا ہے -

سوانح کے مراجع

(۱) بغدادی (الفرق، ۲۷۷)، (۲) ایفانوف تراث الاسماعیلی ۲۳ - ۲۴ (۳) وہی مصنف (دراسات عن الاسماعیلیہ مبکرہ فی ایران) ۸۷ - ۱۲۲)

علمی آثار

۱- کتاب المحصول : اس کی نسبت کچھ مشکوک سی ہے۔ البغدادی کا بیان ہے کہ اس کتاب کا مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النخشبی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کتاب کا مؤلف ابو عبداللہ ہے تو یہ فاطمیوں کی قدیم ترین کتاب ہوگی۔ اس کے چند اقتباسات ابو حاتم الرازی کی کتاب الاصلاح اور حمید الدین الکرمانی کی کتاب الریاض میں مندرج ہیں۔

۲۔ کتاب کون العالم: یہ کتاب علم الفلک اور کونیات میں ہے، لیکن اس کی نسبت مشکوک ہے۔

۳۔ المنصور باللہ

منصور باللہ کی کنیت ابوالزہر یا ابوالعباس۔ یا ابو طاہر اسماعیل ہے اور وہ فاطمیوں کا خلیفہ ثالث ہے اُس سے دو کتابیں منسوب ہیں جو اُس نے قاضی النعمان کی شرکت میں لکھی تھیں یا خود قاضی نعمان نے منصور باللہ کی آرار کو کتابی صورت میں جمع کر دیا ہے۔

سوانح کے مراجع

(۱) مارسانی ( ) نے دائرۃ المعارف الاسلامیہ، یورپی طباعت بار دوم، ۲/۲۷۹)، میں منصور باللہ پر مقالہ لکھا ہے، نیز دیکھیے ایفانوف تراث الاسماعیل ، ص ۳۱)۔

(۲) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۴، عدد ۳)۔

علمی آثار

۱۔ "تثبیت الامامۃ لمولانا علیؓ بن ابی طالب"

۲۔ الوصیۃ، دیکھیے ایفانوف بزیر عدد ۵۷، ۵۸)۔

۴۔ المعز الدین اللہ

المعز الدین اللہ، ابو تمیم سعد بن اسماعیل المنصور، فاطمیوں کا خلیفہ چہارم (۳۴۱ھ/۹۵۳ء - ۳۶۵ھ/ ۹۷۵ء)۔ اُن سے بعض کتابیں منسوب کی جاتی ہیں۔ اب یہ ثابت کرنا دشوار ہے کہ یہ کتابیں خلیفہ چہارم کی ہیں یا اُن کے مصنف قاضی نعمان ہیں، دیکھیے ایفانوف (ص ۳۱) اور ریگب در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (طباعت اول، ۲/۷۶۲-۷۶۳)

علمی آثار

۱۔ رسالۃ الروضۃ: شاید یہ کتاب یا تاویل الشریعۃ یا تاویل الشرائع یا اسرار الشریعۃ، ایک ہی کتاب ہے۔ ایفانوف نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے نسخے نادر الوجود ہیں، لیکن اُس نے کسی جگہ کی نشاندہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی۔

۲۔ المناجات یالادعیۃ (دعائیں) : ایفانوف نے اس کتاب کے ایک نسخہ کا ذکر کیا ہے، لیکن اُس نے کسی مقام کی صراحت نہیں کی۔ اس کے بعض اجزاء جو پایر نے اسماعیلی مذہب کے قطعات کے ضمن میں شائع کیے ہیں (پیرس ۱۹۴۷ء، نیز دیکھیے ماسینیون دربارہ قرامطہ فہرست مفصل،

۳۔ الروضۃ (یا المقالۃ المسیحیہ) : ماسینیوں کی تحقیق سے مذکورہ ماخذ کے ضمن میں شائع ہوچکا ہے۔

۴۔ الروضہ الی حسن القرمطی : اس کا ایک جز المقریزی کی اتعاظ الحنفاء کے حوالے سے ہم تک پہنچا ہے اور بوتر کی تحقیق سے شائع ہوچکا ہے (۱۳۴۔۱۴۳) دیکھیے ایفانوف، عدد ۶۱۔

۵۔ ابویعقوب السجزی

ابویعقوب السجزی اسحاق بن احمد۔ ایفانوف نے ذکر کیا ہے کہ سجزی ۳۳۱ھ/۹۴۲ء میں زندہ تھا۔ اس کی تالیف "الافتخار" کے تیرہویں باب سے پتا چلتا ہے کہ وہ ۳۶۱ھ/۹۷۱ء میں حیات تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس شخصیت کا ابن الندیم نے الفہرست (ص ۱۹۰) میں ذکر کیا ہے، وہ کوئی دوسری شخصیت ہے اور اس کا زیرِ عنوان ابویعقوب السجزی سے کوئی تعلق نہیں۔

سوانح کے مآخذ

(۱) البغدادی الفرق، ۲۷۶)، (۲) کوربان مقدمہ، کتاب کشف المحجوب (جس کا ذکر آئندہ بذیل عدد ۱۱ آئے گا)، (۳) دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۳، عدد ۲)، (۴) ایفانوف در التراث الاسماعیلی۔ ۲۷ تا ۳۱)، (۵) وہی مصنف دراسات عن الاسماعیلیہ المبکرۃ فی فارس ۲۹، ۳۰، بمبئی ۱۹۵۵ء

علمی آثار

۱۔ اثبات النبوۃ : یہ کتاب سات اقسام میں منقسم ہے۔ اس کے بہت سے نامکمل نسخے ہم تک پہنچے ہیں۔ بمبئی کے نسخے کے ۱۴۴ اوراق ہیں۔

۲۔ تحفۃ المستجیبین : مطبوعہ عارف تامر ضمن مجموعہ خمسۃ رسائل اسماعیلیۃ۔

۳۔ کتاب الموازین : یہ کتاب اُنیس ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کا عنوان میزان ہے۔

۴۔ کتاب الافتخار : اس کتاب میں ۱۷ فصلیں ہیں۔ بمبئی کا نسخہ نوشتہ گیارہویں صدی ہجری ہے۔

۵۔ سُلّم الحیاۃ : یہ اسماعیلیوں کی بُنیادی کتاب ہے۔ اس کے کئی ناقص قلمی نسخے ہیں۔ بمبئی کا نسخہ ۴۵ اوراق پر مشتمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ کتاب الینابیع : یہ اسماعیلیوں کی دوسری بنیادی کتاب ہے ہنری کوربان H. Corban نے اس کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا ہے (الثلاثیتہ الاسماعیلیہ)۔

۷۔ المبداء وللعاد : اس چھوٹے سے کتابچہ کے تین اجزاء اور سولہ اوراق ہیں۔

۸۔ الرّد علیٰ من وقف عند الفلک المحیط من الفلاسفتہ : اس کتابچے کے آٹھ اوراق ہیں۔

۹۔ الرسالتہ الباقرۃ؛ اس کے چودہ قلمی اوراق مکتبہ نصر اللہ تقویٰ الخاصہ میں ہیں۔

۱۰۔ کتاب البرہان : دیکھیے مقدمہ، خمسۃ رسائل، ۲۔۱۱۔

۱۱۔ کشف المجوب (فارسی) شاید یہ کتاب اصل میں عربی میں تھی۔اب کوربان کی تحقیق سے پیرس سے شائع ہو چکی ہے (۱۹۴۹ء)

۱۲۔ کتاب النصرۃ فی شرح ما قالہ الشیخ الحمید فی کتاب المحصول : اس کتاب میں ابوحاتم الرازی کی کتاب الاصلاح پر نقد و تبصرہ کیا گیا ہے، دیکھیے الفرق (البغدادی)، ۲۶۷)؛ ناصر خسرو، ۴۲۲۔

۱۳۔ تسلیتہ الاخوان : اس کتاب کی نسبت مشکوک ہے۔

مندرجہ ذیل کتب کی نسبت بھی مشکوک ہے۔

۱۔ سرائر المعاد والمعاش۔

۲۔ کتاب الغریب فی معنی الاکسیر۔

۳۔ مونس القلوب۔

۴۔ رسالہ فی تالیف الارواح۔

۵۔ خزینتہ الادلتہ۔

۶۔ رسالتہ الامن من الحیرۃ۔

دیکھیے ایفانوف، عدد۔ ۵۔ ۵۵۔

۶۔ القاضی النعمان

قاضی ابوحنیفتہ النعمان بن محمد ابی عبداللہ بن منصور بن احمد بن حیّون التمیمی، شاید ایک مالکی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو قیروان میں گزر بسر کیا کرتا تھا۔وہ تیسری صدی ہجری کے آواخر میں پیدا ہوئے اور جوانی ہی میں اسماعیلیوں میں شامل ہو گئے اور فقہ، تاریخ اور فلسفہ پڑھتے پڑھاتے رہے۔فاطمیوں کے خلیفہ اوّل المہدی کے عہد میں (۳۱۳۔۳۲۳ھ) قاضی نعمان مختلف مناصب پر فائز رہے۔خلیفہ القائم کے مرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر بعد وہ قاضی مقرر ہوئے۔ المعز کے زمانے میں ان کی شہرت دور و نزدیک پہنچ گئی اور انہیں بڑا اقتدار حاصل ہوا اور اسماعیلی دعوت کے سب سے بڑے منصب پر فائز رہے۔ قاضی نعمان کو اسماعیلی فقہ کا بانی مبانی شمار کیا جاتا ہے بلکہ اُس کی کتاب "عالم الاسلام" فاطمیوں کے نزدیک اہم قانونی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ قاضی نعمان نے قاہرہ میں ۳۶۳ھ/۹۷۴ء میں وفات پائی۔

سوانح کے مآخذ

(۱) الکندی (الولاۃ، ۵۸۶-۵۸۷)، (۲) ابن خلکان (وفیات، ۲/۲۱۹-۲۲۳)، (۳) الذہبی (الدول، ۱/۱۶۴)، (۴) ابن حجر (لسان المیزان، ۶/۱۶۷)، (۵) خوانساری (روضات الجنات، ۲/۲۱۹-۲۲۰)، (۷) الزرکلی (الاعلام، ۹/۸)، (۸) الکحالہ معجم المولفین، (۹) مقالہ فیضی، در جرنل آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی، ۱۹۳۴ء/۱-۳۲، (۱۰) دائرۃ المعارف الاسلامیہ (بار اوّل، ۳/۱۰۲۹-۱۰۳۰)، (۱۱) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۴، عدد ۷)۔ (۱۲) ایفانوف (التراث الاسماعیلی ۳۲-۳۷)، (۱۳) مقالات سٹروتھمان اور کراوس۔

تصانیف

۱۔ مختصر الآثار فیما روی عن الائمۃ الاطہار: یہ فقہی کتاب قاضی نعمان نے خلیفہ المعز لدین اللہ کے حکم کی تعمیل میں ۳۴۸ھ/۹۵۹ء میں تالیف کی تھی۔ اس کی جلد دوم کے ۱۴۹ اوراق وٹیکان میں ہیں۔

۲۔ الاقتصار: یہ فقہی کتاب پہلی مرتبہ قاہرہ (۱۳۱۰ھ) اور دوسری بار وحید مرزا کی تحقیق سے دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔ (۱۹۵۷ء)

۳۔ دعائم الاسلام فی الحلال والحرام والاحکام عن اہل بیت رسول اللہ: یہ کتاب اسماعیلیوں کے علم فقہ اور علم کلام کا دائرۃ المعارف ہے۔ ایفانوف اور سٹروتھمان نے اس کے تعارف میں مقالات لکھے ہیں۔ دعائم الاسلام کے مخطوطات وٹیکان، مشہد، لندن اور لائیزگ میں ہیں۔ اب یہ کتاب مسٹر آصف علی اصغر فیضی (بمبئی) کی علمی مساعی سے قاہرہ سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے (۱۹۵۲-۱۹۶۱ء) اس کا مختصر عربی اور اردو میں بھی بمبئی میں چھپ چکا ہے۔ مسٹر آصف فیضی نے اس کتاب کا ایک حصہ کتاب الجہاد والمقدمات کے نام سے قاہرہ سے شائع کرایا تھا۔ دوسرا حصہ تربیۃ المومنین بالتوفیق علی باطن علم الدین فی تاویل دعائم الاسلام" عادل العوا نے دمشق میں چھپوا کر شائع کرایا تھا۔ (۱۹۵۸ء)

۴۔ ینبوع: فقہ کی ایک کتاب۔

۵۔ شرح الاخبار فی فضائل النبی المختار وآلہ المصطفین الاخیار من الائمۃ الاطہار: یہ کتاب سولہ ابواب میں منقسم ہے اور تاریخی اعتبار سے بڑی قیمتی ہے۔ اس کے بعض اجزا مسٹر آصف علی اصغر فیضی کے ذاتی مکتبہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس کا پہلا حصہ سورت (ہند) میں چھپ چکا ہے۔

۶۔ المجالس والمسایرات والمواقف والتوقیعات: اس کے قلمی نسخے تونس اور بمبئی میں ہیں اور یہ برہان پور (سی۔پی) بھارت میں چھپ چکی ہے۔

۷۔ المناقب والمثالب یا مناقب بنی ہاشم ومثالب بنی اُمیہ: قلمی نسخہ قاہرہ اور بمبئی میں ہے۔

۸۔ افتتاح الدعوۃ وابتداء الدولۃ: اس کتاب کا سنہ تالیف ۳۴۶ھ/۹۵۷ء ہے اور خلافت فاطمیہ کی ابتدائی تاریخ سے متعلق ہے۔ متاخر مصادر نے اس سے اقتباسات دے دیے ہیں اس لیے اس میں کوئی ندرت نہیں رہتی۔ سٹرن نے اس پر تین ملاحظات لکھے ہیں۔ اس کے مخطوطات مکتبہ ہمدانیہ، مکتبہ ماسینیون اور قاہرہ میں ہیں۔

۹۔ توحید باللہ: اس کے مخطوطات برلن اور بمبئی میں ہے۔

۱۰۔ اساس التاویل: اس کے بعض اجزاء لندن، قاہرہ اور بمبئی میں ہیں۔

۱۱۔ الہمۃ فی آداب اتباع الائمہ: محمد کامل حسین کی تحقیق سے قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعض منتخبات کا انگریزی ترجمہ مستعلی اور مولوی کی مساعی سے پاکستان سے شائع ہو چکا ہے (۱۹۵۰ء)۔

۱۲۔ الرد علی المذہبۃ: شائع کردہ عارف تامر، در خمس رسائل اسماعیلیہ (۲۔۸۸)۔

۱۳۔ کتاب الایضاح: معلوم ہوتا ہے کہ یہ فقہ کی کتاب ہے۔ اس کا مختصر "الاخبار" تیرہ اجزاء میں ہے۔

۱۴۔ العقیدۃ المنتجبہ: فقہ میں ایک قصیدہ۔

۱۵۔ کتاب الیوم واللیلۃ: دعوتی انداز کی ایک کتاب۔

۱۶۔ کتاب الطہارۃ۔

۱۷۔ اختلاف اصول المذاہب

۱۸۔ رسالۃ ذات البیان فی الرد علی ابن قتیبہ

ان کتابوں کے دو دو چار ورق مختلف کتاب خانوں میں ہیں۔

۱۹۔ مفاتیح النعمۃ فی ذکر امتحان الخلق فی انفسہم: ابوالحسن بغدادی کے سوالات کے جوابات (ص ۵۶)۔

۲۰۔ تاویل الرؤیا

۲۱۔ کتاب الراحۃ والتسلی

۲۲۔ منہاج الفرائض۔

ان رسالوں کے چند ورق مختلف کتب خانوں میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ المہیدی

حسن (یا محسن) بن محمد المہیدی (یہدی، مہیدی، خلیفہ فاطمی العزیز کے عہد حکومت (۳۶۵ھ/۹۷۵ء۔ ۳۸۶ھ/۹۹۶ء میں داعی تھا۔

علمی آثار

رسالہ الی جماعت اہل الرّامی۔ فاطمیوں کے عقائد کے بارے میں ایک کتابچہ جو محمد بن طاہر الحارثی (م ۵۸۴ھ/۱۱۸۸ء) کی مجموع التربیۃ اور حسن بن نوح (م ۹۳۹ھ/۱۵۳۳ء) کی "کتاب الازہار" کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہے؛ دیکھیے ایفانوف، عدد ۱۱۴۔

۸۔ جعفر بن منصور الیمن

جعفر بن منصور الیمن، مختار قول یہ ہے کہ وہ منصور الیمن کا پوتا تھا نہ کہ بیٹا۔ اُس نے ایک کتاب اسرار النطقاء ۳۸۰ھ/۹۹۰ء میں لکھی تھی۔

سوانح کے مآخذ

جعفر بن منصور پر پاول کراس اور ایفانوف نے التراث الاسماعیلی میں مقالات لکھے ہیں؛ نیز دیکھیے برکلمان (تکملہ، ص ۳۲۴، عدد ۴)

علمی آثار

۱۔ کتاب الکشف: قرآن پاک کی باطنی تفسیر مطبوعہ لندن، ۱۹۵۲ء

۲۔ اسرار النطقاء و سرائر النطقاء: یہ دونوں کتابیں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں، دونوں میں قرآنی قصص کی باطنی تاویل پیش کی گئی ہے۔ ان کے پچیس اوراق ہیں۔

۳۔ الشواہد والبیان فی اثباتِ مقام امیر المومنین والائمہ، اس کے ۲۰۲ قلمی اوراق بمبئی میں ہیں۔

۴۔ تاویل الزکاۃ: لائیڈن میں ۲۱۷ اوراق ہیں۔

۵۔ الرّضاع فی الباطن: بعض قرآنی آیات کو بنیاد بنا کر شریعت کی تاویل، قلمی نسخہ بمبئی میں ہے۔

۶۔ تاویل الحروف المجموعہ، دیکھیے ایفانوف، عدد ۲۱

۷۔ تاویل سورۃ النساء: ایفانوف، عدد ۲۲

۸۔ الفترات والقرانات العشرہ من کتاب الحدثان و تصاریف الزمان۔ پاول کراس کے مطابق یہ ایک قسم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرۃ المعارف ہے، جس میں بہت سی کتابیں سمو دی گئی ہیں اور اس کی ابتدائی شکل و صورت امام جعفر سے منسوب کی جاتی ہے۔ بمبئی میں اس کے دو سو بیس اوراق مکتوبہ ۱۲۶۳ھ ہیں۔

۹۔ کتاب الفرائض وحدود الدین۔ اس پر ماسینیون، پاول کراس اور ہمدانی نے مقالات لکھے ہیں۔ اس کے قلمی نسخے کے ایک سو بیس اوراق بمبئی میں ہیں۔

۹۔ یعقوب بن کلّس

یعقوب الوزیر بن یوسف بن کلس، فاطمیوں کا مرید تھا۔ ایفانوف کے مطابق (ص ۳۸) اس نے ۳۸۰ھ/ ۹۹۱ء میں وفات پائی۔

علمی آثار

۱۔ "منسک الحج الکبیر"

۲۔ کتاب الفقہ: ایفانوف (عدد ۱۱۱-۱۱۲) نے اس کا نام مصنف الوزیر لکھا ہے۔

۱۰۔ محمدؐ بن زید

محمد بن زید، العزیز کے عہد حکومت (۳۶۵ھ/ ۹۷۵ء - ۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء) میں فاطمیوں کے داعی اور مبلّغ تھے۔ اُن کی تالیف "کتاب البلاغ" کے قلمی نسخے بہت کم ملتے ہیں۔ (ایفانوف، عدد ۱۱۳)۔

۱۱۔ ابوالفوارس

ابوالفوارس احمد بن یعقوب، فاطمی خلیفہ الحاکم بامر اللہ کے عہد حکومت (۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء - ۴۱۱ھ/ ۱۰۲۱ء) میں مبلغ تھے۔ اُن کی تالیف رسالہ فی الامامۃ ہے جس میں شام میں کیے جانے والے ساٹھ سوالات کے جوابات مذکور ہیں۔ یہ رسالہ مجموع التربیۃ میں شامل ہے۔ (ایفانوف، عدد ۱۳۰، ۳۰۵/ ۳۲)۔

۱۲۔ زید بن محمدؐ

زید بن محمد بن فضل، الحاکم الفاطمی کے عہد میں (۳۸۶ھ/ ۹۹۶ - ۴۱۱ھ/ ۱۰۲۸ء) میں تبلیغ کا کام کیا کرتا تھا۔ اُس کی تالیف المکنونہ دو جلدوں میں ہے، جس میں آیات قرآنی کی باطنی تاویلات ہیں (ایفانوف، عدد ۱۲۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ النیسابوری

احمد بن ابراہیم (یا محمد) النیسابوری، فاطمی خلفاء العزیز اور الحاکم کے ادوار حکومت یعنی چوتھی صدی ہجری کے اواخر اور پانچویں صدی ہجری کے اوائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیکھیے ایفانوف الترات الاسماعیلی ص ۳۹ و بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۵، عدد ۸)

علمی آثار

۱۔ استتار الامام عبداللہ بن محمد و تفرق الدعاۃ فی الجزائر لطلبہ و استقامتہ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد، دکن) میں اس کے تیس اوراق نوشتہ چودھویں صدی ہجری ہیں، جن کا انگریزی ترجمہ ایفانوف نے اپنی کتاب فاطمیوں کا عروج (۱۵۷۔۱۸۳) میں بمبئی سے ۱۹۴۲ء میں شائع کرایا تھا۔ گجراتی ترجمہ غلام علی بن اسماعیل نے کشف الظلام فی ترجمۃ استتار الامام کے نام سے بمبئی سے ۱۹۱۶ء میں شائع کرایا تھا۔

۲۔ الزاہر و فی معرفتہ الدار الآخرہ: اس کتاب کے سات ابواب ہیں، دیکھیے ایفانوف (عدد ۱۱۹)۔

۳۔ "اثبات الامامۃ" بمبئی میں ۶۴ اوراق مکتوبہ ۱۳۴۷ھ میں ایفانوف، عدد ۱۱۶)۔

۴۔ المعجزۃ الکافیۃ فی آداب (یا شروط) الدعوۃ والحدود۔ حاتم بن ابراہیم الحمیدی (م ۵۹۶ھ/۱۱۹۹ء) نے اپنی کتاب تحفۃ القلوب و فرجۃ المکروب" میں اس کے اقتباسات دیے ہیں۔ بروکلمان (تکملہ، ۱/۷۱۵)۔

۱۴۔ حمید الدین الکرمانی

حمید الدین احمد بن عبداللہ الکرمانی، عراق عرب، عراق عجم میں اسماعیلیوں کے سب سے بڑے داعی تھے، اس لیے ان کا لقب حجۃ العراقین پڑ گیا۔ وہ امام الفاطمی الحاکم بامر اللہ (۳۸۶ھ۔۴۱۱ھ کے عہد حکومت میں بقید حیات تھے، اس لیے ۴۰۷ھ/۱۰۱۶ء میں الحاکم نے انھیں تعالیم الاسماعیلیہ کی اصلاح کے لیے مصر بلا بھیجا، کیونکہ فاطمیوں کے زمانے میں اکثر مصنف نرے دانشمند تھے۔ حمید الدین نے اپنی کتابوں میں اسماعیلی عقیدے پر فلسفہ کا ملمع چڑھا کر اُسے گہرا کر دیا، دیکھیے پاول کراس (اسلام ۱۹/۲۴۴)۔ اُس کی بعض کتابوں میں عبرانی، سریانی زبانوں کے حوالے آئے ہیں۔ اُس کی اکثر کتابیں نظریہ امامت کے بیان کے لیے وقف ہیں اور عہد قدیم اور عہد جدید سے اقتباسات پر مبنی ہیں۔ حمید الدین نے ۴۱۱ھ/۱۰۲۱ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح کے مآخذ

ماسینیون نے قرامطہ کے بارے میں سلسلۂ تصانیف کے ضمن میں حمید الدین کا ذکر کیا ہے پاول کراوس نے عبرانی اور سریانی کتابوں سے اسماعیلی اقتباسات کا حوالہ دیا ہے۔ نیز دیکھیے ایفانوف التراث الاسماعیلی، ۴۰۔۴۵)، بروکلمان، ۱/۳۲۵)۔

تصانیف :

۱۔ المصباح فی اثبات الامامۃ : یہ دو مقالوں پر مشتمل ہے، بمبئی میں اس کے ۶۹ اوراق مکتوبہ ۱۲۲۸ھ ہیں۔ اس کا ایک اختصار بھی ہے، دیکھیے ایفانوف، عدد ۱۲۵)۔

۲۔ کتاب راحۃ العقل : تخلیق کائنات اور حدود العشرہ (روحانی وجسمانی جیسے موضوعات پر اسماعیلی فلسفی نقطۂ نظر سے بحث کی گئی ہے، یہ کتاب قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

۳۔ تنبیہ الہادی والمستھدی : بمبئی میں ۱۰۱ اوراق مکتوبہ ۱۳۳۱ھ ہیں۔

۴۔ معالم الہدیٰ والاصابۃ فی تفضیل علی علیٰ صحابتہ : یہ کتاب جاحظ کی کتاب "العثمانیہ" کے رد میں ہے۔ اس کے نصف ثانی کے بہت سے نسخے ہیں۔ اس کے ۱۲۷ اوراق مجموعہ آصف علی اصغر فیضی بمبئی میں ہیں۔

۵۔ الاقوال الذہبیہ فی الطب النفسانی : یہ کتاب ابوقاسم رازی کے دفاع اور ابوبکر محمد بن زکریا کی کتاب الطب الروحانی کی مخالفت میں لکھی گئی ہے، دیکھیے بروکلمان، ۱/۲۳۳) دیکھیے موازنہ ابوحاتم رازی اور ابوبکر محمد بن زکریا از الہمدانی

در جرنل آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی، ۱۹۳۳، ۴/۴، مذہب الذرۃ عند المسلمین ۲۴، برلن ۱۹۳۶)، پاول کراوس ۱/۲۹۲، الطب النفسانی کا قلمی نسخہ جس کے ۱۴۶ اوراق ہیں ہمدانی کے کتب خانہ میں ہے۔

۶۔ مباسم البشارات : مسئلۂ امامت کے بارے میں عموماً اور خلیفہ الحاکم بامر اللہ کے احوال میں خصوصاً یہ کتاب ہے۔ اس کے چند اوراق بمبئی میں ہیں۔ اس کے اقتباسات عماد الدین ادریس بن الحسن نے عیون الاخبار وفنون الآثار میں دیے ہیں جو پاول کراوس کی تحقیق سے شائع ہو چکے ہیں۔

۷۔ المواعظ الواعظۃ : یہ رسالہ ایک غالی اسماعیلی حسن الفرغانی بن حیدرہ، جس نے ۴۰۹ھ/۱۸-۱۰۱۰ء میں الحاکم بامر اللہ کی الوہیت کا دعویٰ کیا تھا۔ کے رد میں لکھا گیا تھا۔ اب یہ رسالہ جامعہ قاہرہ کے مجلہ کلیۃ الآداب میں شائع ہو چکا ہے (۱۴/۱/۱۹۵۲ء)

۸۔ رسالۃ الوضیۃ فی معالم الدین ۔ بمبئی میں اس کے ایک سو بیس اوراق ہیں، دیکھیے ایفانوف ۹ عدد ۱۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ ۔ کتاب الریاض فی الحکم بین الشیخین ابی حاتم الرازی وابی یعقوب السجزی فیما اختلفا فیہ، شائع کردہ عارف تامر
عارف تامر، بیروت ۱۹۶۰ء ۔

۱۰ ۔ الدریۃ فی معنی التوحید، شائع کردہ محمد کامل حسین، قاہرہ ۱۹۵۲ء

۱۱ ۔ رسالۃ النظم فی مقابلۃ العوالم؛ شائع کردہ محمد کامل حسین، قاہرہ ۱۹۵۲ء

۱۲ ۔ الرسالۃ المرضیۃ فی جواب من یقول بقدم الجوہر

۱۳ ۔ الرسالۃ المرضیۃ فی الامر والامر والمامور، قاہرہ اور بمبئی میں چند اوراق ہیں ۔

۱۴ ۔ الرسالۃ اللازمۃ فی صوم شہر رمضان : ماہ رمضان کی باطنی تاویل، محمد حسن الاعظمی کی تحقیق اور اردو ترجمہ سمیت (نظام الصوم عند الفاطمین، کراچی سے شائع ہو چکا ہے ۔ (۱۹۶۱) ۔

۱۵ ۔ رسالۃ الروضۃ فی الازل والازلی ۔

۱۶ ۔ الرسالۃ الزاہرۃ فی ردّ من الاقوال .... قاہرہ اور بمبئی میں اس کے قلمی نسخے ہیں ۔

۱۷ ۔ الرسالۃ الحاویۃ فی اللیل والنہار قاہرہ میں کامل حسین کے پاس اس کا قلمی نسخہ ہے ۔

۱۸ ۔ الرسالۃ الکافیۃ فی الرد علی الہارون الحسینی ۔ بمبئی میں چند اوراق ہیں ۔

۱۹ ۔ اسبوع دور الستر؛ مطبوعہ بیروت ۱۹۵۲ (بضمن اربع رسائل اسماعیلیہ)

۲۰ ۔ خزائن الادلۃ؛ اس کی نسبت مشکوک ہے ۔

ادریس بن الحسن نے "عیون الاخبار" میں حمید الدین الکرمانی کی پندرہ کتابوں کے اقتباسات دیے ہیں، دیکھیے ایفانوف (عدد ۱۴۵ تا ۱۵۷) ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرامطی فقہ

بعض لوگ قرامطہ اور اسماعیلیہ کے احوال اور عقائد کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ درحقیقت قرامطہ اور اسماعیلیہ کے باہمی تعلق کی ابھی تک وضاحت نہیں ہو سکی۔ ان دونوں فرقوں کو دوسری صدی ہجری کے اواخر کی ایک ہی شخصیت، یعنی عبداللہ بن میمون القداح سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اسماعیلیوں کے قدیم مآخذ یا اُن کی قومی روایات اُس کا ذکر کرتی چلی آئی ہیں، دیکھئے ایفانوف، (دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ص ۱۰۲)

فرانسیسی مستشرق ماسینیون کا خیال ہے کہ حقیقی معنوں میں ابوالخطاب محمد بن زینب الاسدی (م ۱۴۵ھ/ ۷۶۲ء) ہی اوّلین قرمطی مؤلف ہے، جس نے قدیم شیعوں کی تفسیر کی جگہ قرآن کریم کی مجازی تاویل اختیار کی۔ ماسینیون کا یہ بھی نظریہ ہے کہ ابوشاکر میمون القداح المخزومی (م ۱۸۰ھ/ ۷۹۶ء) نے قرامطہ کے عقیدہ فیض کو انتہائی درجے تک پہنچا دیا اور تخلیق عالم کا صدور و مصدر حدود الروحانی الاولیٰ کو قرار دیا اور قدیم انتہاپسندوں کے برعکس ان کی بُنیاد ایتام خمسہ (تاریخی ہستیاں جنہیں صفات الوصیت سے متصف کیا گیا ہے) نہیں رکھی۔ یہ غالی قسم کے مفکر ایتام خمسہ کی روحانی تشخیص اور ہر دم بدلنے والی کیفیت سے کیا کرتے تھے۔

ابوشاکر میمون القداح خدائی صفات کے وجود کا بھی منکر تھا، کیونکہ ذات الٰہی صفات سے منزہ ہے۔ وہ قرآن پاک کو نور روحانی کہا کرتا تھا جس سے تمام حدود منور ہوتی ہیں) (دائرۃ المعارف الاسلامیہ، ۲/ ۸۲۵)۔

قرامطہ کی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز حمدانیوں کے زمانے میں واسط کے علاقے میں ۲۷۷ھ/ ۸۹۰ء میں ہُوا۔ ایک مدت کی تیاری کے بعد قرامطہ نے پہلی بغاوت ذکرویہ کی قیادت میں کی، لیکن شکست کھائی اور ذکرویہ ۲۹۴ھ/ ۹۰۶ء میں مقتول ہُوا، لیکن اس پر بھی قرامطہ کی شورشیں جاری رہیں۔ ۲۸۶ھ/ ۸۹۹ء میں ابوسعید حسن بن بہرام الجنابی نے الاحساء کے علاقے میں قرمطیوں کی مستقل ریاست قائم کر لی۔ اُس کے بیٹے ابوطاہر سلیمان نے جنوبی عراق میں خون ریز جنگوں کا سلسلہ شروع کیا (۳۰۱ھ/ ۹۱۴ء - ۳۳۲ھ/ ۹۴۳ء)۔ ۴۲۲ھ/ ۱۰۳۰ء میں الاحساء میں قرامطہ کی ریاست مٹ گئی، لیکن اس کے بعد قرامطہ نے یمن میں کئی چھوٹی ریاستیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم کرلیں۔ ان کے علاوہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں ان کے مراکز خراسان اور شام میں بھی قائم ہوچکے تھے۔

قرامطیوں کے عقائد کے بارے میں دیکھیے :

۱۔ ماسینیون کا مقالہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ (یورپی ایڈیشن، ۲/ ۸۲۱ - ۸۲۹ء)۔

۲۔ ماسینیون کی قرامطہ پر کتابیات ۳۲۹۹ - ۳۳۸ کے لیے دیکھیے براؤن کے بارے میں یادگاری مجموعہ ۱۹۲۲ء

۳۔ ابن الجوزی کی کتاب، کتاب المنتظم کے حوالے سے سوجی کی بحث

۴۔ ایم فارسی (قرامطہ اور غلاموں کی بغاوت، در ایک فرانسیسی رسالے میں

ابن حوشب

ابوالقاسم الحسین بن الفرج بن حوشب الکوفی ۲۶۶ھ/ ۸۷۹ء میں قرامطہ کی تعلیمات کی اشاعت کے لیے عدن گیا اور تیسری صدی ہجری کے آخر میں یمن پر قابض ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اُس کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کا علم نہیں ہوسکا۔ شاید اُس کی وفات چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں ہوئی، دیکھیے ایفانوف (تراث الاسماعیلی)، ص ۱۷-۱۸)

علمی آثار

۱۔ کتاب العالم والغلام : یہ کتاب اسماعیلیوں کے عقائد کی تاریخ سے بحث کرتی ہے۔ اس کے قلمی نسخے کے ۵۹ اوراق بمبئی میں ہیں۔ ابن حوشب سے اس کی نسبت کچھ مشکوک سی ہے، دیکھیے۔ ایفانوف (اسماعیلیۃ المبکرۃ، ص ۱۰، ۱۱، ۲۲)

۲ کتاب الرشد والہدایۃ، مطبوعہ محمد کامل حسین، قاہرہ ۱۹۴۸ء دیکھیے ایفانوف، عدد ۲۱۳: اس کی تالیف وتصنیف بھی مشکوک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیری فقہ

نُصیر کے اشتقاق کے بارے میں مختلف رائیں ہیں، دیکھیے ماسینیون، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ یورپی ایڈیشن، ۲/۱۰۴۰)۔ ترجیحی قول یہ ہے کہ نصیری فقہ محمد بن نصیر سے منسوب ہے جو بصرے کی اعلیٰ شخصیت تھی۔ دسویں شیعی امام علی نقی اور انکے بیٹے محمد (۲۴۹ھ) نے نبی ہونے کا اعلان کیا، نوبختی (الفرق، ۷۸)۔ اُن کے معتقدات کا مضبوط تعلق ابو الخطاب محمد بن ابی زینب کے عقیدے سے تھا، جس کی آرا کو اسماعیلیوں نے بھی اختیار کر لیا تھا۔ حقیقی معنوی میں نصیری فرقے کا اصلی بانی ابو عبداللہ الخصیبی تھا جو محمد بن نصیر کے ایک سو سال بعد ظاہر ہوا تھا، دیکھیے ماسینیون (در دائرۃ معارف الاسلامیہ، یورپی ایڈیشن، ۲/۱۰۴۱-۱۰۴۴)، (۲)۔

۱۔ الخصیبی

ابو عبداللہ حسین بن علی بن الحسین بن حمدان الخصیبی زین الدین مصری باشندہ تھا۔ وہ پہلے جنبلہ (عراق)، پھر بغداد چلا گیا۔ وہ تصوف میں شیعی میلانات سے متاثر تھا۔ جس کی وجہ سے اُسے عراق میں قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد خصیبی نے شام میں سیف الدولہ کی پناہ لی۔ وہ نصیری فرقہ کا حقیقی بانی سمجھا جاتا ہے۔ وہ ۳۵۸ھ/۹۶۸ء میں راہیٔ ملک عدم ہُوا۔

سوانح کے مآخذ

(۱) النجاشی (الرجال، طبع دوم، ص ۵۳، (۲) طوسی (الفہرست، ص، ۵۷)۔ (۳) ابن حجر (لسان المیزان، ۲/۲۷۹)، (۴) ماسینیون، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، بار اوّل، ۲/۱۰۴۲)، (۵) اعیان الشیعہ، ۳۴۵/۲۵-۳۴۹)، (۶) الزرکلی (الاعلام، ۲/۲۵۵)، (۷) الکحالہ (معجم المؤلفین، ۵/۴)، (۸) بروکلمان (تکملہ، ۱/۳۲۶، عدد ۱۱۔)

علمی آثار

۱۔ دیوان الشامی: مانچسٹر اور کتب خانہ ظاہریہ میں اس کے ۸۲/۸۳۔ اوراق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دیوان الغریب : مانچسٹر اور ظاہریہ میں اس کے ۸۲/ ۸۵۔ اوراق ہیں۔
۳۔ کتابۃ الہدایۃ : یہ کتاب چودہ اماموں کے مناقب و فضائل میں ہے۔ اس کا قلمی نسخہ مشہد میں ہے جس کے ۲۹۴۔ اوراق مکتوبہ ۱۱۰۱ھ ہیں۔

۲۔ راس باش الدیلمی

شہاب الدین بختیار بن ابی منصور رأس باش الدیلمی، کی شخصیت اور اُس کے احوال کا پتہ نہیں چل سکا۔ شاید وہ ۴۰۰ھ میں زندہ تھا۔ اُس نے تصوف آمیز ایک قصیدہ لکھا تھا، جس کا موضوع آلِ نبی بعض صحابہ کرام اور اہل تصوف ہیں۔ مانچسٹر میں ایک قلمی نسخہ ہے جس کے اوراق ۱۹۱۔ ۲۱۴ مکتوبہ ۱۱۲۲ھ ہیں۔ دیکھیے بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۲۶، عدد ۱۲)۔

۳۔ الخدیجی

ابوالفضل محمد بن الحسن المنتجب العینی الخدیجی المصری (م ۴۰۰ھ/ ۱۰۰۹ء، دیکھیے بروکلمان (تکملہ ۳۲۷، عدد ۱۳)۔

علمی آثار

نصیبی خاندان سے تعلق رکھنے والے اپنے عزیز و اقارب اور علی بن بدران اور اُس کے بیٹے کی شان میں مدحیہ قصیدے، جن کے قلمی اوراق (۱۲۰۔ ۱۹۰) مانچسٹر میں ہیں، جبکہ الظاہریہ میں بھی چند اوراق (۱۲۵۔ ۱۲۰) نوشتہ ۱۳۳۳ھ ہیں۔

۴۔ المیمون بن القاسم الطبرانی

ابوسعید المیمون بن القاسم الطبرانی، ۳۵۸ھ/ ۹۶۸ء میں طبریہ میں پیدا ہُوا، حلب اور لاذقیہ میں زندگی گزار کر ۴۲۶ھ/ ۱۰۳۴ء میں راہیٔ ملک عدم ہُوا۔ دیکھیے، سٹروتھمان، در اسلام ۲۷/ ۷، بروکلمان (تکملہ، ۱/ ۳۲۷، عدد ۱۴)۔

علمی آثار

۱۔ سبیل راحۃ الارواح : شائع کردہ سٹروتھمان، در مجلّہ اسلام (۲۔ ۲۷۳)۔
۲۔ کتاب الدلائل فی معرفۃ المسائل۔
۳۔ کتاب المعارف تحفۃ لکل عارف (ایک سو اوراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اباضی فقہ

اباضی خارجیوں کا ایک فرقہ، جو بعض عقائد کی تفہیم میں اختلاف کے باعث خارجیوں سے علٰحدہ ہو ہوگیا تھا۔ درحقیقت اباضی فرقے کا بانی عبداللہ بن اباض المری التیمی تھا جو پہلی صدی ہجری کے نصف ثانی میں بقید حیات تھا۔ اس نے امویوں کے خلاف خارجیوں کی بغاوتوں میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اُس نے صرف مروان ثانی کے آخری دورِ حکومت میں (۱۲۷ھ/۷۴۴ تا ۱۳۲ھ/۷۴۹ء) اُس کے خلاف بغاوت میں شرکت کی تھی۔

جب جزیرہ نمائے عرب میں اباضیوں کی بغاوتوں کی آگ ٹھنڈی پڑگئی تو اُن کی تحریک نے المغرب (شمالی افریقہ) میں زور پکڑا جہاں اُس کی کثیر تعداد آج بھی پائی جاتی ہے۔ اباضی خلفائے راشدین میں صرف حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کو تسلیم کرتے ہیں اور حضرت عثمانؓ کے خُون کا بدلہ لینے کو غیرضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ سیاسی اغواء، جس کو وہ استعراض کہتے ہیں، کے بارے میں خوارج سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ صرف قرآن وحدیث کو مانتے ہیں اور اِجماع وقیاس کے بجائے رائے کو اہمیت دیتے ہیں۔

عقائد کے بارے میں اباضیوں کی کسی قدیم ترین کتاب کا پتہ نہیں چلتا۔ ابن الندیم بھی ان کی کتابوں سے ناواقف تھا۔ ان کے دینی معتقدات کے بارے میں ہمارے پاس دو دینی رسالے ہیں جو عبداللہ اباض نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو لکھ کر بھیجے تھے اور جن کا ذکر البرادی نے کتاب الجواہر میں کیا ہے۔ ان کا ترجمہ زخاؤ نے جرمن زبان میں کیا ہے۔ نیز دیکھیے موتیلیسکی کا مقالہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، یورپی ایڈیشن، ۱/ ۲۶۔ اباضیوں کی قدیم ترین کتاب جو ہم تک پہنچی ہے "وہ ربیع بن حبیب کی کتاب الآثار" ہے اور دوسری صدی ہجری کے نصف ثانی کی یادگار ہے۔ اباضیوں سے متعلق اہم ترین مراجع حسب ذیل ہیں۔

۱۔ موتیلیسکی کا مقالہ، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، یورپی ایڈیشن، ۱/ ۲۵۔ ۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ ۔ یوسف شافت المکتبات والمخطوطات الاباضیہ، در مجلہ افریکین Africaine ۱۹۵/۷۵/۱۶۸-۳۶۸ ۔

۳ ۔ لیفیکی اضافات، در دائرۃ المعارف الاسلامیہ، بار اوّل، ۱۸۶-۱۸۸ ۔

۴ ۔ لیفیکی فروغ الاباضیہ، ۱۹۵۸/۶، ۷۱-۸۲ ۔

۵ ۔ وہی مصنف المغرب عربی میں اباضیوں کے مورخین اور مؤلفین کتب الطبقات والمحدثین، در اور ینٹالیا

۱۹۶۱/۱/۲ء (۱-۱۳۴) ۔

۶ ۔ اور ینٹالیا مغرب عربی کے بارے میں عموماً اور اباضیوں کے بارے میں خصوصاً لیفیکی کے علمی کارنامے، در مجلہ ۱۰۳، /۱۵۹/۳۵۶-۳۷۱ ۔

۱ ۔ جابر بن زید

ابوالشعثار جابر بن زید البصری، حضرت عبداللہ بن عباس کے راوی اور اباضیوں کے مشہور فقیہ اور مفسر قرآن تھے ۔ اُن کا زمانۂ حیات پہلی صدی ہجری ہے ۔ اُنہوں نے ۹۳ھ/۷۱۱ء میں انتقال کیا ۔

سوانح کے مآخذ

(۱) طبقات ابن سعد، ۷/۱/۱۳۰-۱۳۲ و ۷/۹/۱۷۹-۱۸۲)، (۲) البخاری (تاریخ الکبیر ۱/۲/۲۰۴-۲۰۵) ۔ (۳) ابن قتیبہ (المعارف، ۲۳۱، ۲۸۷)، (۴) ابن حجر (التہذیب، ۲/۳۸-۳۹) ۔ (۵) ابن کثیر (البدائیہ و النہایتہ، ۹/۹۴-۹۵)، (۶) یوسف شافت (مصادر فقہ اسلامی) ۲۶۰)، (۷) الزرکلی (الاعلام، ۲/۹۱) ۔

جابر کی بغاوت کے بارے مآخذ سے کچھ معلوم نہیں ہُوا، لیکن تمام مراجع سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بڑا عالم تھا ۔ شاید اُس نے تفسیر پر کچھ کام کیا تھا ۔ زہد کے بارے میں اُس کے اقوال ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء ۸۵/۳-۹۱ میں دیئے ہیں ۔

۲ ۔ بشر بن غانم

ابو غانم بشر بن غانم الخراسانی (م ۲۰۰ھ/۸۱۵ء) مدونہ کے مولف تھے، جو دو مختلف ترتیبوں سے ہم تک پہنچی ہے ۔

۱ ۔ المدونتہ الکبریٰ بترتیب محمد بن یوسف اطفیش : اُس کا مخطوطہ ابراہیم بن باقر کے کتاب خانہ میں ہے ۔

۲ ۔ المدونۃ الصغریٰ یہ بھی ابراہیم بن باقر کے کتاب خانے میں ہے ۔ یہ کتاب عبداللہ بن یزید الفزاری سے بھی منسوب کی جاتی ہے، دیکھیے ___ لیفیکی در دائرۃ المعارف اضافات، اس میں دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی ہجری کے ثقہ مولفین کی آرا رشامل ہیں۔ اس کا ترجمہ اور شرح بربری زبان میں بھی ہے۔
دیکھیے شاخت در مآخذ مذکورہ بالا، ص ۳۸۱) - بربری ترجمہ کے لیے دیکھیے Ribillet ۱۲۸۸،
۱۲۸۹، ۱۲۹۰ھ، (۱۲۳۱ھ)۔

۳۔ ابن رُستم

افلح بن عبدالوہاب بن عبدالرحمن بن رستم، الجزائر میں اباضیوں کا تیسرا امام تھا۔ وہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد ۱۹۰ھ/۸۰۵ء میں امامت پر فائز ہُوا اور ۲۴۰ھ/۸۵۴ء میں انتقال کرگیا؛ دیکھیے الزرکلی (الاعلام، ۱/۳۲۴)، اس میں دوسرے مآخذ بھی مذکور ہیں۔ اُس نے ایک قصیدہ ادب المعلم و المتعلم کے عنوان سے لکھا تھا جو ابوبکر احمد بن سلیمان بن نزار (زمانۂ حیات چھٹی صدی ہجری) کی کتاب الدعائم کی ابتدا میں چھپ گیا ہے؛ دیکھیے شاخت، مآخذ متذکرہ صدر، ص ۳۹۸)۔

تمت بالخیر
شیخ نذیر حسین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ معارف اسلامی، منصورہ

لاہور-پاکستان